تجرباتی ایڈیشن

درسی کتاب

5

معاشرتی علوم

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب ۲۰۲۰ء کے مطابق

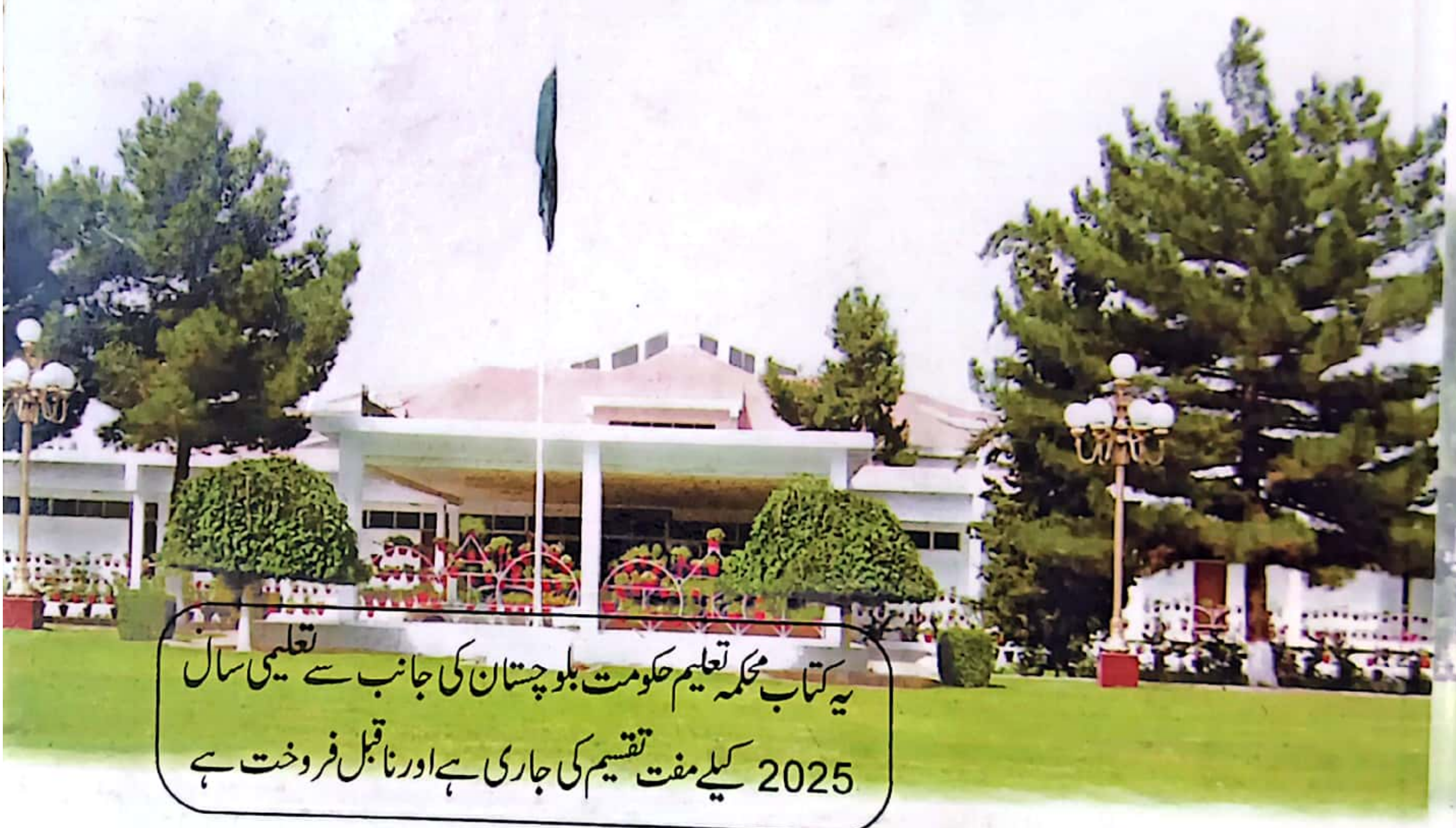

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025 کیلیے مفت تقسیم کی جاری ہے اور ناقبل فروخت ہے

حکومت بلوچستان کا پروگرام "معیاری تعلیم سب کے لیے"

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

Scanned with CamScanner

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

درسی کتاب

معاشرتی علوم

(Social Studies)

جماعت پنجم

یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق

ایک قوم ایک نصاب

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

پبلشرز

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر: SO (Acad:) 2-1/2021/2289-93 مورخہ 14 اکتوبر 2021، این او سی نمبر 316-19/CB مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنفہ : اسماء زبیر

زیر نگرانی محمد رفیق طاہر

جوائنٹ ایجوکیشنل ایڈوائزر قومی نصاب کونسل، وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

اراکین جائزہ کمیٹی

مہر صفدر ولید (پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ)

فوزیہ مجاہد (فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن)

حامد خان (خیبر پختونخوا ڈائریکٹریٹ آف کریکولم اینڈ ٹیچر ایجوکیشن)

شازیہ کامران (دی سٹی سکول اسلام آباد)

ڈاکٹر گلاب خلجی (بلوچستان بیورو آف کریکولم)

آصفہ فیصل (ایف جی ای آئی کینٹ گریژن راولپنڈی کینٹ)

حاجی محمد انور (محکمہ تعلیم گلگت بلتستان)

ڈاکٹر تکبیر علی (آغا خان یونیورسٹی کراچی)

مریم چغتائی (لمز یونیورسٹی)

اراکین صوبائی جائزہ کمیٹی

احسان اللہ خان (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ) محمد انور (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، محمد یوسف (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، الیاس احمد (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، جنید فاروق (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، اورنگزیب ترین، (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، شائستہ عظیم (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، بہار شاہ بخاری (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، رخسانہ بنگش (ماہر مضمون ادارہ نصابیات کوئٹہ)، عمران خان (جے ای ٹی ادارہ نصابیات کوئٹہ)، منیر احمد (ٹی او ٹی ادارہ نصابیات کوئٹہ)، عذرا مری (پوسٹ گریجوایٹ گرلز کالج کوئٹہ کینٹ) فیروز خان کاسی (گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج کوئٹہ)، شبانہ اختر (سردار بہادر خان وومن یونیورسٹی)، اختر امین (پوسٹ گریجوایٹ کالج کوئٹہ)، سید عبد الوہاب (گورنمنٹ موسیٰ کالج کوئٹہ)، عنبر ناز غرشین (گورنمنٹ گرلز سکول فیض آباد)، بلقیس کمال (گورنمنٹ گرلز ہائی سکول زیارت)، سعید احمد (گورنمنٹ ہائی سکول مستونگ)، ذاکرہ قادر (گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کولاچی گوادر)، محمد تقی (گورنمنٹ موسیٰ کالج کوئٹہ)، محمد امین (گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج سریاب کوئٹہ)

تکنیکی معاونت: نگہت لون، اسفند یار خان، جعفر خان ترین ڈیسک آفیسر: صنم علی (قومی نصاب کونسل) کوآرڈینیٹر: محمد سرفراز احمد

کمپوزر: حافظ قادر حسین ڈیزائنر: بشارت احمد، عبد الاحد ایڈیٹنگ اینڈ ڈیزائننگ: انعام خان کاکڑ السٹریٹر: شٹر سٹاک، افق عامر

نگران طباعت: تنویر سراج بلوچ (ماہر مضمون) پرنٹر: ٹاپ ماؤنٹین پرنٹرز اینڈ پبلشرز

Scanned with CamScanner

اپیل

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ منظور شدہ نصاب کی روشنی میں درسی کتب کی اشاعت کو یقینی بنانے کے لیے سرگرم عمل ہے۔ یہ درسی کتب ماہرین تعلیم، محققین اور ماہرین مضمون کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ تاہم ہماری مسلسل کوششوں کے باوجود ممکنہ یا غیر ارادی غلطیوں کو رد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ معیاری درسی کتب کی تیاری اور بہتری کے عمل میں اصلاح کی گنجائش ہر وقت رہتی ہے۔

لہٰذا درسی کتب کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے تمام بلاواسطہ یا بالواسطہ شرکاء جیسے طلباء، والدین، اساتذہ اور معاشرے کے نمائندگان کی (Feedback) کے حصول کے لیے بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے باقاعدہ (Feedback and Review Mechanism) قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعے تمام آراء و تجاویز کو ٹیکسٹ بک بورڈ کے حال ہی میں قائم کردہ تحقیقی مرکز کو ارسال کیا جائے گا تاکہ تحقیقی مرکز میں موجود ماہرین ان کا تجزیہ کر کے انہیں درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری لانے کے لیے استعمال کر سکیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ مذکورہ تحقیق پر مبنی تجزیہ کے ذریعے درسی کتب کے معیار میں مجموعی اور ہمہ پہلو بہتری آئے گی۔ مطلوبہ (Feedback) مندرجہ ذیل طریقوں سے دی جا سکتی ہے۔ درسی کتب کی سکولوں میں ترسیل کے بارے میں بھی آگاہ کیا جا سکتا ہے۔

1- ویب سائٹ: www.btbb.com.pk
2- آفیشل ایپ: "btbb official"
3- ای میل: btbb_quetta@yahoo.com
4- فون: 081-2470501-2470503

ڈاکٹر گلاب خان خلجی
چیئرمین
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ۔

محکمہ تعلیم
حکومت بلوچستان
کا تعلیمی نظام سے
متعلق شکایات
کے ازالے کا نظام

www.emis.gob.pk

یاد رکھیں: باشعور معاشرے اپنے تعلیمی وسائل ضائع نہیں کرتے

Performance Management System

شکایات درج کروانے کیلئے کال کریں
081 111 098 765

فہرست

باب	عنوانات	صفحہ نمبر
اول	شہریت (Citizenship)	1
دوم	ثقافت (Culture)	11
سوم	ریاست اور حکومت (State and Government)	27
چہارم	تاریخ (History)	36
پنجم	جغرافیہ (Geography)	56
ششم	معاشیات (Economics)	96.
	فرہنگ	120

Scanned with CamScanner

باب اول

شہریت (Citizenship)

شہریت اور انسانی حقوق

(Citizenship and Human Rights)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پہچان سکیں کہ شہری حقوق (Civic Rights) اور ذمہ داریاں (Responsibilities) کیا ہوتی ہیں اور وقت کے ساتھ یہ کیوں بدلتی ہیں۔
- ڈیجیٹل شہری (Digital Citizen) ہونے کے اخلاقی تقاضوں کو پہچان سکیں اور آن لائن ہونے کی صورت میں اختلافِ رائے سے نمٹ سکیں۔
- اقوامِ متحدہ (United Nation) کے وضع کردہ بنیادی انسانی حقوق کی شناخت کر سکیں۔
- جان سکیں کہ تمام انسانوں کو مذہبی اور نسلی تفریق سے بالاتر ہو کر مساوی حقوق حاصل ہیں اور انفرادی اختلافِ رائے کا احترام کرنا سیکھ سکیں۔
- آزادیٔ اظہار (Freedom of Speech) کی اہمیت کی وضاحت کر سکیں۔
- گھر اور اسکول میں ہونے والے تنازعات کو حل کرنے کے لیے بات چیت اور مذاکرات کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- امن (Peace) اور ہم آہنگی (Harmony) پیدا کرنے کے طریقے تجویز کر سکیں۔
- آج کل کی مہذب دنیا میں روزمرہ کے آداب (Common Etiquettes) پہچان سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو کسی نہ کسی ملک کی شہریت حاصل ہوتی ہے۔ ایک شخص کی وہ قانونی حیثیت جس سے اُس کو کسی بھی ملک یا ریاست کا فرد تصور کیا جاتا ہے، شہریت کہلاتی ہے۔ ایک شہری ہونے کے ناطے ہمارے بہت سے حقوق اور ذمے داریاں ہیں۔ ہر حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنائے اور ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری طرح انجام دے۔

? سوچیں اور جواب دیں (Think and Answer!)

- آپ کو کون سے حقوق حاصل ہیں اور آپ کون سے فرائض پورے کرتے ہیں؟ اپنے تین حقوق اور تین فرائض کی فہرست بنائیں۔

حقوق	فرائض

Scanned with CamScanner

ریاست کی طرف سے شہریوں کو بہت سے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ایسے قانونی اور معاشی حقوق ہوتے ہیں جن سے شہری ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

شہریوں کے حقوق میں سے چند یہ ہیں:

- آزادی اور زندہ رہنے کا حق
- اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق
- تعلیم کا حق
- تنظیم سازی اور کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے کا حق
- عزت، پُرامن اجتماع اور آزادانہ حرکت کا حق
- آزادیِ اظہار کا حق
- ووٹ دینے کا حق

ان حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے۔ ایک اچھے شہری کی حیثیت سے یہ اس کا اخلاقی اور قانونی فرض بھی ہے کہ وہ اپنے ملک کے امن اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

شہریوں کی ذمہ داریاں (Responsibilties of Citizens)

شہریوں کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- اپنے ملک کا وفادار ہونا اور اس کا شہری ہونے پر فخر کرنا
- قوانین کا احترام اور ان کی پاس داری کرنا
- دوسروں سے اچھا سلوک رکھنا
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کرنا
- دیانت داری سے ٹیکس ادا کرنا
- اپنے ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا
- وسائل مثلاً پانی، بجلی اور گیس احتیاط سے استعمال کرنا
- اپنے علم اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہونا
- وسائل کا یکساں استعمال کرنا اور روزمرہ معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کرنا

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک ذمہ دار شہری کی اعلیٰ مثال ہیں۔ انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور ایک الگ پہچان دیتے ہوئے، ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ یہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی قیادت تھی جس کے نتیجے میں 1947ء میں، پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

کمرہ جماعت میں صفائی مہم کا دن مقرر کریں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کمرہ جماعت کو صاف کریں۔

Scanned with CamScanner

ریاست کی طرف سے شہریوں کو بہت سے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ یہ ایسے قانونی اور معاشی حقوق ہوتے ہیں جن سے شہری ایک بہتر زندگی گزار سکتے ہیں۔

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

شہریوں کے حقوق میں سے چند یہ ہیں:

- آزادی اور زندہ رہنے کا حق
- اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا حق
- تعلیم کا حق
- تنظیم سازی اور کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے کا حق
- عزت، پُرامن اجتماع اور آزادانہ حرکت کا حق
- آزادیِ اظہار کا حق
- ووٹ دینے کا حق

ان حقوق کا استعمال کرتے ہوئے ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض بخوبی انجام دے۔ ایک اچھے شہری کی حیثیت سے یہ اس کا اخلاقی اور قانونی فرض بھی ہے کہ وہ اپنے ملک کے امن اور خوشحالی کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔

شہریوں کی ذمہ داریاں (Responsibilties of Citizens)

شہریوں کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

- اپنے ملک کا وفادار ہونا اور اس کا شہری ہونے پر فخر کرنا
- قوانین کا احترام اور ان کی پاس داری کرنا
- دوسروں سے اچھا سلوک رکھنا
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کرنا
- دیانت داری سے ٹیکس ادا کرنا
- اپنے ماحول کو ہر قسم کی آلودگی سے بچانا
- وسائل مثلاً پانی، بجلی اور گیس احتیاط سے استعمال کرنا
- اپنے علم اور مہارت کا استعمال کرتے ہوئے معاشرے کے لیے فائدہ مند ثابت ہونا
- وسائل کا یکساں استعمال کرنا اور روزمرہ معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کرنا

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک ذمہ دار شہری کی اعلیٰ مثال ہیں۔ انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور ایک الگ پہچان دیتے ہوئے، ان کے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ یہ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہی کی قیادت تھی جس کے نتیجے میں 1947ء میں، پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

کمرہ جماعت میں صفائی مہم کا دن مقرر کریں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کمرہ جماعت کو صاف کریں۔

Scanned with CamScanner

Do you want to know more? کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

عبدالستار ایدھی نے ایک ذمے دار پاکستانی ہونے کی حیثیت سے دکھی انسانیت کی خدمت کی اور اس مقصد کے لیے فلاحی تنظیم ''ایدھی فاؤنڈیشن'' قائم کی۔ اس تنظیم نے پورے ملک میں بیماروں کے لیے کلینک اور بلڈ بینک، یتیموں اور لاوارثوں کے لیے پناہ گاہیں، معذوروں کے لیے گھر اور کئی اسکول قائم کیے نیز یہ تنظیم پوری دنیا میں قدرتی آفات اور جنگوں سے متاثرہ انسانوں کو امداد فراہم کرتی ہے۔ عبدالستار ایدھی کی ان خدمات پر حکومت پاکستان کی طرف سے انھیں نشانِ امتیاز سے نوازا گیا۔

عبدالستار ایدھی

وقت کے ساتھ حقوق اور ذمہ داریوں کا بدلنا
(Change in rights and responsibility with passage of time)

وقت گزرنے کے ساتھ زندگی گزارنے کے طریقے بدلتے رہتے ہیں۔ اس لیے شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں میں بھی تبدیلی آتی ہے۔

پاکستان کے قیام کے وقت مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ہجرت کر کے پاکستان آئی تھی۔ ملک مشکل صورتِ حال سے دوچار تھا۔ پہلے ہی سال مہاجروں کی آبادکاری کے مسئلے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت بنیادی حقوق جیسے خوراک، صاف پانی، بجلی، صنعتوں، رہائش گاہوں، ہسپتالوں، سڑکوں اور بینکوں کی شدید کمی تھی۔ ترقی کا ایک مضبوط بنیادی ڈھانچہ تشکیل دینے میں کچھ وقت لگا۔

اللہ کے فضل و کرم سے جلد ہی پاکستان ترقی کی راہ پر گامزن ہوگیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ تعلیم، صحت، بینکاری اور ذرائع نقل و حمل میں نمایاں ترقی ہوئی اور لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق حاصل ہوئے۔ آج پاکستان میں بینکاری کا ایک مضبوط نظام قائم ہے۔ اسی طرح پورے ملک میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ توانائی کے شعبے اور رہائشی سیکٹر نے بھی تیزی سے ترقی کی ہے۔ تعلیمی میدان اور طبّی شعبوں میں بھی ہم آگے بڑھ رہے ہیں۔

پاکستان کے شہریوں کو جہاں بنیادی حقوق حاصل ہیں وہیں ایک شہری کی حیثیت سے ان پر کچھ ذمے داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ قیامِ پاکستان کے فوراً بعد پاکستان کے شہریوں کی ذمے داری ملک کو مشکل حالات سے نکالنے اور ترقی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرنے کی تھی۔ آج ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے ملک کے تمام اداروں کو مستحکم کریں۔ اپنی تعلیم و تربیت کا استعمال کرتے ہوئے اچھے اور مفید شہری ہونے کا ثبوت دیں تاکہ ملک خوشحال ہو اور مزید ترقی کرے۔

ہم 21 ویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔ ٹیکنالوجی کی ترقی نے دنیا کو گلوبل ولیج (Global Village) بنا دیا ہے۔ لوگ آسان سفری سہولیات، ماس میڈیا (Mass Media) اور ٹیلی مواصلات (Telecommunication) کے ذریعے سے ایک دوسرے سے رابطے میں ہیں، اور ایک ہی معاشرہ بن چکے ہیں۔ آج کا دور ڈیجیٹل دور ہے اور ہم ڈیجیٹل شہری ہیں۔

Scanned with CamScanner

ڈیجیٹل شہری اور اس کی ذمہ داریاں (Digital Citizen and their Responsibilities)

ایسا شہری جو سماجی اور شہری سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے انٹرنیٹ (Internet) اور دیگر ڈیجیٹل ذرائع ٹیکنالوجی مثلاً فیس بک (Facebook)، وٹس ایپ (WhatsApp)، انسٹا گرام (Instagram) اور ٹویٹر (Twitter) وغیرہ کا مؤثر استعمال کرتا ہے، ڈیجیٹل شہری کہلاتا ہے۔ ڈیجیٹل شہری کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ اپنی اور دوسروں کی حفاظت کے لیے اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔ آیئے! دیے ہوئے ذہنی خاکے (Mind Map) کی مدد سے ان اخلاقی اصولوں کے بارے میں جانتے ہیں۔

آن لائن ہونے کی صورت میں اختلافِ رائے سے کیسے نمٹا جائے؟ (How to deal with disagreement on views when online?)

آن لائن ہوتے ہوئے اختلاف رائے سے نمٹنے کے چند اصول درج ذیل ہیں:

- جب آپ کسی ای میل یا سوشل میڈیا پوسٹ کے بارے میں تکلیف یا ناراضگی محسوس کریں تو فوراً اس کا جواب نہ دیں۔ کچھ دیر بعد ای میل یا پوسٹ کو دوبارہ پڑھیں اور ٹھنڈے دماغ سے جواب دیں۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو حقوق و فرائض میں فرق سمجھائیں۔ انھیں ڈیجیٹل شہری کے اصولوں سے آگاہ کریں۔ طلبہ کو اقوامِ متحدہ کے قیام کا مقصد بتائیں۔ انھیں اقوامِ متحدہ کے اعلامیے/منشور (Universal Declaration of Human Rights, UDHR) کے بارے میں بتائیں۔

Scanned with CamScanner

- اختلاف رائے کی صورت میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔
- اپنا رویہ مثبت رکھیں اور تنقید کو خوش دلی سے قبول کریں۔
- الزام تراشی سے گریز کریں۔
- بات چیت کے وقت مناسب زبان اور بہتر الفاظ کا استعمال کریں۔
- دلائل سے اپنی بات واضح کریں۔

اقوامِ متحدہ اور انسانی حقوق (United Nations and Human rights)

اقوامِ متحدہ

خوراک، لباس اور رہائش انسان کے بنیادی حقوق ہیں۔ ان کے علاوہ ہر انسان کو آزادی سے زندگی گزارنے، آزادیِ اظہار اور انصاف کا حق حاصل ہے۔ یہ سارے حقوق "انسانی حقوق" کہلاتے ہیں۔ یہ وہ حقوق ہیں جن کے تحت تمام انسان یکساں بنیادی ضروریات اور سہولیات کے حق دار ہیں۔ انسانی حقوق کے تحفظ اور انصاف کی فراہمی کے لیے 1945ء میں اقوامِ متحدہ نے انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) تیار کیا۔ یہ اعلامیہ 10 دسمبر 1948ء کو دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

اس اعلامیے کے اہم نکات یہ ہیں:

- تمام انسانوں کے لیے آزادی اور زندگی کا حق
- تعلیم، صحت، مناسب خوراک، رہائش، لباس اور سماجی تحفظ کا حق
- امتیازی سلوک اور غلامی سے آزادی کا حق
- قانون کے مطابق ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کا حق
- فکر و مذہب کی آزادی کا حق
- آزادانہ کام کرنے اور جائیداد رکھنے کا حق
- آزادیِ اظہار کا حق

یہ حقوق سب کے لیے یکساں ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں چاہے وہ کسی بھی قوم، رنگ، نسل، ثقافت، مذہب اور زبان سے تعلق رکھتے ہوں۔ ہر انسان کو چاہیے کہ وہ انسانی حقوق کا تحفظ کرے۔ سب کی عزت کرے۔ ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرے۔ اختلافِ رائے کی صورت میں اپنے اندر برداشت پیدا کرے تاکہ دوسروں کی بات کو سن سکے۔ اگر کسی معاملے میں دوسرے کی بات درست ہو تو اس کو خوش دلی سے مان لے۔ اگر دوسرے کی بات صحیح نہ لگے تو دلائل سے اپنی بات واضح کرے اور بحث و مباحثہ سے گریز کرے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

بنیادی انسانی حقوق کا ذہنی خاکہ (Mind Map) تیار کریں اور بات چیت کے ذریعے سے بتائیں کہ اپنی روزمرہ زندگی میں ان حقوق کو برقرار رکھنے میں کس طرح اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

خطبہ حجۃ الوداع

دنیائے اسلام میں خطبۂ حجۃ الوداع کو بنیادی انسانی حقوق کا پہلا منشور قرار دیا جاتا ہے۔ یہ خطبہ 9 ذی الحجہ کو عرفات میں پیش کیا گیا۔
اس تاریخی خطبے میں حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا:
''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔'' (مسند احمد، حدیث نمبر 22391)

آزادیٔ اظہار کی اہمیت (Importance of Freedom of Speech)

انسانی حقوق کے مطابق ہر انسان کو اپنے خیالات کے اظہار کا حق حاصل ہے۔
1948ء کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ (UDHR) کے آرٹیکل 19 میں کہا گیا ہے:
''ہر ایک کو رائے اور اظہار رائے کی آزادی کا حق حاصل ہے؛ اس حق میں کسی مداخلت کے بغیر رائے قائم کرنے اور کسی بھی میڈیا کے ذریعے سے اور کسی بھی سرحد سے قطع نظر معلومات اور نظریات کو تلاش کرنے، حاصل کرنے اور فراہم کرنے کی آزادی شامل ہے۔''

آزادیٔ اظہار کے نظریے کو انیسویں صدی کے برطانوی لبرل مفکر جان اسٹورٹ مل (John Stuart Mill) نے پیش کیا۔ انھوں نے کہا کہ معاشرتی ترقی کا واحد راستہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے دیا جائے۔ آزادیِ اظہار ایک متنوع معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے معاشرے میں ہم آہنگی اور رواداری پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ آزادیِ اظہار کسی بھی ملک میں جمہوری نظام کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ آزادیٔ اظہار معاشرتی برائیوں سے نجات پانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی بھی معاشرتی برائی کا خاتمہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ لوگ اس کے خلاف بات نہ کریں۔ آزادیِ اظہار میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔

امن اور تنازع (Peace and Conflict)

معاشرے میں چونکہ مختلف طرح کے لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو کبھی کبھار وہ ایک دوسرے کی باتوں سے اختلاف بھی کرتے ہیں اور بعض اوقات اختلاف تنازع کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ زیادہ تر لوگ تنازعات سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ امن سے رہ سکیں۔ تنازعات لمبے عرصے تک موجود رہیں تو کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپس کے تنازعات ختم کر کے امن و امان سے رہیں خواہ وہ تنازعات گھریلو سطح پر ہوں یا اسکول کی سطح پر ہوں۔

Scanned with CamScanner

تنازعات کا حل (Resolving of Conflicts)

کسی بھی مسئلے کو بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے سے حل کیا جا سکتا ہے۔ بات چیت کے ذریعے سے ہم بآسانی دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکتے ہیں اور اپنا نقطۂ نظر دوسروں کو سمجھا سکتے ہیں۔ بات چیت اور مذاکرات کے وقت چند باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے جیسا کہ:

- بات چیت کے لیے مناسب الفاظ کا استعمال کریں۔
- دوسروں کو اپنی بات مکمل کرنے کا موقع دیں۔
- دوسروں کی بات غور سے سنیں۔
- دوسروں کے نقطۂ نظر کو سمجھیں۔

امن اور ہم آہنگی

امن اور ہم آہنگی سے مراد معاشرے میں سکون اور آپس میں صلح سے رہنے کے ہیں۔

امن اور ہم آہنگی کے فروغ کے طریقے (Ways of promoting peace and harmony)

امن اور ہم آہنگی سے معاشرے کے ہر فرد پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور لوگ بھی متحد رہتے ہیں۔ لوگوں کو متحد رکھنے کے ساتھ ساتھ امن کسی بھی ملک میں خوش حالی اور ترقی کا باعث بھی ہے۔ امن اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
21 ستمبر کو پوری دنیا میں امن کا دن منایا جاتا ہے۔

- دوسروں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔
- اختلافات کے باوجود دوسروں کی رائے اور نظریات کا احترام کریں۔
- غلطی کی صورت میں معذرت کر کے معاملہ حل کر لیں۔
- دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔
- کوئی بھی معاملہ پیش آئے تو امن اور ہم آہنگی کی خاطر صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مصالحت اختیار کریں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
گھر یا محلے میں سے اپنے پسندیدہ انسان کی خصوصیات کی فہرست بنائیں۔

روزمرہ کے آداب (Common Etiquettes)

اچھا انسان ہمیشہ آداب کا خیال رکھتا ہے۔ ہمیں بھی ان آداب کو اپنی زندگی کا لازمی جزو بنا لینا چاہیے۔

- جب کسی سے ملیں تو سلام کریں۔
- ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ اچھا اخلاق اچھا انسان بناتا ہے۔
- اپنے والدین، اساتذہ اور بڑوں سے ہمیشہ عزت و احترام سے پیش آئیں۔

- چھوٹوں سے پیار کریں۔
- بڑوں اور بزرگوں کے احترام میں کھڑے ہوں۔ان کے لیے نشست خالی کر دیں۔
- بات چیت کے دوران میں اپنی باری کا انتظار کریں۔بات چیت کے لیے ہمیشہ نرم اور شائستہ لہجہ اپنائیں۔
- کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہ کریں اور کسی کی چیز واپس کرتے وقت اس کا شکریہ ادا کریں۔
- مشکل وقت میں دوسروں کی مدد کریں۔
- ہر جگہ اصول وضوابط اور قوانین کا خیال رکھیں اور ان کی پابندی کریں۔
- گھر، کمرہ جماعت، اسکول، پارک، ہسپتال، وغیرہ کو ہمیشہ صاف رکھیں۔
- ہمیشہ صاف ستھری اور مفید غذائیں استعمال کریں اور کھانے سے پہلے اور بعد
- میں ہاتھ دھوئیں۔
- سماجی معاملات میں ایمان داری کا مظاہرہ کریں۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر تلاش کریں کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں لوگ ایک دوسرے سے ملتے وقت کون سے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ان کا کیا طریقہ کار ہوتا ہے۔ جیسے مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہتے ہیں اور ہاتھ ملاتے ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- حقوق سب کے لیے یکساں ہیں۔
- حقوق کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں۔
- ایک ڈیجیٹل شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ آن لائن سرگرمیوں میں حصہ لیتے وقت اخلاقی اصولوں کا خاص خیال رکھے۔
- تنازعات کو بات چیت اور مذاکرات سے ختم کیا جا سکتا ہے۔
- امن اور ہم آہنگی سے افراد اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) شہریت کی تعریف کریں۔
ii) انسانی حقوق سے کیا مراد ہے؟
iii) روزمرہ زندگی کے کوئی سے تین آداب بتائیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

انسانی حقوق کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں
https://www.un.org/en/universal-declaration-human-rights/

Scanned with CamScanner

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. آزادیٔ اظہار کی کیا اہمیت ہے؟ کیا اپنی رائے کے اظہار کی آزادی حاصل ہونی چاہیے؟

ii. امن قائم کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

3۔ ایک ذمہ دار ڈیجیٹل شہری کے تین اصول اپنی کاپی میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام
(Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اچھے شہریوں کی خصوصیات سے متعلق ذہنی خاکہ (Mind Map) بنائیں۔

سرگرمی 2۔ اپنی ذاتی زندگی میں آپ کو کن تنازعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ ایک فہرست بنائیں۔ ان مسائل میں سے کسی ایک مسئلے کے بارے میں لکھیں کہ آپ اسے کیسے حل کر سکتے ہیں؟

سرگرمی 3۔ احمد دوستوں کے ساتھ فٹ بال کھیل کر گھر واپس آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کا بٹوہ اس کی جیب سے پھسل کر نیچے گر گیا ہے۔ اس نے جلدی سے جا کر وہ بٹوہ اٹھایا اور ـــــــــــــــــــــــــ آپ کے خیال میں اب احمد کو کیا کرنا چاہیے اور کیوں؟

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ اچھے شہریوں کی خصوصیات پر ذہنی خاکہ (Mind Map) بنوائیں۔ ان سے کہیں کہ اس میں وہ تمام خصوصیات درج کریں جو ایک اچھی شہری میں ہوتی ہیں۔

سرگرمی 2: طلبہ سے کمرہ جماعت، اسکول، گھر میں ہونے والے تنازعات اور جھگڑوں کی فہرست بنوائیں۔ طلبہ ان میں سے کسی ایک مسئلے کا انتخاب کریں اور اس پر ڈرامہ، رول پلے پیش کریں۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس مسئلے کے حل کے طریقے سوچیں۔ حل سوچنے کے بعد جماعت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کریں۔ بعد ازاں طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ان تجاویز کو اپنی ذاتی زندگیوں پر لاگو کر سکیں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جاری ہے اور ناقابل فروخت ہے

Scanned with CamScanner

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ (UDHR) دنیا کے سامنے پیش کیا گیا:

(ا) 1946ء میں (ب) 1947ء میں (ج) 1948ء میں (د) 1949ء میں

ii۔ اقوامِ متحدہ کی تنظیم قائم ہوئی:

(ا) 1945ء میں (ب) 1946ء میں (ج) 1947ء میں (د) 1948ء میں

iii۔ آزادئ اظہار کے نظریے کو کس نے پیش کیا؟

(ا) گراہم بیل نے (ب) آئن سٹائن نے (ج) جان سٹورٹ مل نے (د) کارل مارکس نے

iv۔ معاشرے میں سکون اور آپس میں صلح سے رہنے کو کہتے ہیں:

(ا) اختلاف (ب) ہم آہنگی (ج) تنازع (د) جنگ

v۔ خطبۂ حجۃ الوداع پیش کیا گیا:

(ا) 6 ذی الحجہ (ب) 8 ذی الحجہ (ج) 10 ذی الحجہ (د) 9 ذی الحجہ

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ انسانی حقوق تمام انسانوں کے لیے برابر نہیں ہیں۔ ☐

ii۔ آزادئ اظہار کے ذریعے سے ہم اپنے خیالات اور معلومات کو بول کر یا لکھ کر دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ☐

iii۔ امن اور ہم آہنگی معاشرے کے ہر فرد پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ ☐

iv۔ لوگوں کی ذاتی معلومات کا احترام کرنا ڈیجیٹل شہری کے اخلاقی تقاضوں میں شامل نہیں۔ ☐

v۔ دوسروں کے حقوق غصب کرنے سے تعلقات میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)			کالم (ب)
دوسروں کے ساتھ ہمیشہ	◇	◇	معذرت کرلیں۔
تنازع کی صورت میں	◇	◇	نرمی اور رحم دلی سے پیش آئیں۔
غلطی کی صورت میں	◇	◇	دوسروں کی رائے کا احترام کریں۔
اختلافات کے باوجود	◇	◇	مصالحت اختیار کریں۔

Scanned with CamScanner

باب
دوم

Culture ثقافت

ہمارا رہن سہن

(The way we live together)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- قومیت (Nationalism) کی تعریف اور وضاحت کر سکیں اور بتا سکیں کہ کیسے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔
- پاکستان میں رہنے والے متنوع ثقافتی (Diverse Cultures) گروہوں کی نشان دہی کر سکیں۔
- پاکستان کے ثقافتی تنوع (مذہب، دست کاریاں، زبانیں، میلے، لباس، تہوار، لوک گیت، پکوان، آرٹ/فن) کو بیان کر سکیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد کی نشان دہی کر سکیں۔

معاشرے میں زندگی بسر کرنے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب مختلف طرح کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی گزارتے ہیں تو اس سے ایک پُرامن معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ پاکستان بھی ایسا ہی معاشرہ ہے۔ یہاں مختلف رنگ اور نسل کے لوگ بستے ہیں جو باہم مل کر ایک قوم بناتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کا قومی لباس کیا ہے؟ ______________________
- پاکستان میں بولی جانے والی کوئی سی چھ زبانوں کے نام لکھیں۔

Scanned with CamScanner

قومیت (Nationalism)

قوم (Nation) لاطینی زبان کے لفظ نیشو (Natio) سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ''پیدائش'' کے ہیں۔ گویا قوم کا تعلق فرد کی پیدائش یا نسل سے ہے۔ قومیت دراصل اپنائیت کے ایسے احساس اور جذبے کا نام ہے جو افراد کے مابین نسل، رنگ مذہب، علاقے، زبان اور رسم ورواج کی بنا پر پیدا ہوتا ہے۔ اس جذبے کی بنا پر لوگ اپنے آپ کو ایک قوم سمجھتے ہیں۔ ہم پاکستانی قوم ہیں اور ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔ بحیثیت پاکستانی ہم محبت، امن اور بھائی چارے کے ساتھ رہتے ہیں۔ قومیت کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے ہمیں ایک دوسرے کے سماجی، معاشی اور معاشرتی حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

ثقافت (Culture)

کسی جگہ کے لوگوں کا آپس میں میل جول، رسم ورواج، مذہب، زبان اور رہن سہن کے طور طریقے وہاں کی ثقافت کہلاتے ہیں۔ پاکستان کے لوگ مختلف صوبوں اور علاقوں میں رہتے ہیں اور ان علاقوں کے لحاظ سے یہ لوگ پنجابی، سندھی، بلوچ، پشتون، گلگت بلتستانی اور کشمیری کہلاتے ہیں۔ ان مختلف علاقوں میں بسنے والے ان لوگوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

مذاہب (Religions)

پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور تقریباً 97 فی صد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہاں دیگر مذاہب یعنی مسیحیت، ہندومت، سکھ مت اور بدھ مت سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی آباد ہیں۔

زبان (Language)

زبان صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ یہ کسی بھی قوم کی پہچان اور اس کا ثقافتی اثاثہ بھی ہوتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔ اُردو زبان ہماری ثقافتی شناخت کا اہم پہلو بھی ہے۔ اکثر پاکستانی اس زبان کو بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ ملک بھر میں لوگ مختلف علاقائی زبانیں بھی بولتے ہیں جیسا کہ بلوچستان میں بلوچی، پشتو اور براہوی بولی جاتی ہیں۔ پنجاب میں پنجابی اور سرائیکی، سندھ میں سندھی، صوبہ خیبر پختونخوا میں پشتو، ہندکو اور سرائیکی، گلگت بلتستان میں بلتی، شینا، بروشسکی، وخی اور دیگر زبانیں بولی جاتی ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

اردو زبان اور علاقائی زبانوں کا رسم الخط عربی زبان میں ہے۔ قرآن مجید بھی عربی زبان میں ہے۔ پاکستانی تعلیمی مدارس میں عربی زبان کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے دفاتر کی زبان انگریزی ہے۔

Scanned with CamScanner

اس کے علاوہ جموں و کشمیر میں کشمیری اور پہاڑی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ملک بھر میں اُردو زبان کے ساتھ ساتھ دیگر تمام علاقائی اور مقامی زبانوں میں بھی ادب اور شعر و شاعری کے فن پارے موجود ہیں۔

لباس (Dresses)

ہمارا قومی لباس شلوار قمیص ہے۔ ہر صوبے اور علاقے کے لوگ اپنی روایات کے مطابق لباس زیب تن کرتے ہیں۔ یہ رنگا رنگ ملبوسات پاکستان کے موسمی حالات اور مذہبی ضرورتوں کے پیشِ نظر تیار کیے جاتے ہیں۔

صوبہ سندھ میں سرخ اور گہرے نیلے رنگ کا ہاتھ سے چھپا ہوا خاص کپڑا تیار کیا جاتا ہے جسے اجرک کہتے ہیں۔ اجرک صدیوں سے سندھی لوگوں کے لباس کا اہم حصہ ہے۔ سندھ کے لوگ اجرک کو کبھی پگڑی یا دوپٹے کے طور پر استعمال کرتے ہیں، کبھی اوڑھنے کی چادر اور کبھی پلنگ کی بچھونی کے طور پر بچھاتے ہیں۔ یہاں ریشمی دھاگوں اور چھوٹے چھوٹے شیشوں سے کپڑوں پر کڑھائی کی جاتی ہے جسے "گج" کہتے ہیں۔ سندھی مرد سر پر خاص شیشوں والی ٹوپی بھی پہنتے ہیں۔

سندھ

پنجابی خواتین اپنے کپڑوں پر خوبصورت بیل بُوٹے کاڑھتی ہیں جسے پُھلکاری کہا جاتا ہے۔ یہ خواتین شلوار، قمیص اور دوپٹا اوڑھتی ہیں۔ یہاں کی خانہ بدوش عورتیں گھاگرا بھی پہنتی ہیں جبکہ دیہاتی علاقوں میں مرد دھوتی کرتا، لنگی، لاچہ پہننا اور سر پر ٹوپی یا پگڑی باندھنا پسند کرتے ہیں۔

پنجاب

صوبہ بلوچستان میں گھٹنوں سے نیچی قمیص اور چوڑے گھیر والی شلوار یہاں کے لباس کو منفرد بناتا ہے۔ یہاں مردوں کی مقبول پوشاک میں کلّاہ اور بڑی بڑی پگڑیاں شامل ہیں۔ خواتین شیشوں کی کڑھائی والی لمبی قمیص پہنتی ہیں اور چادریں اوڑھتی ہیں۔

بلوچستان

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025

Scanned with CamScanner

صوبہ خیبر پختونخوا کے لباس میں بھی پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح شلوار قمیص ہے۔ یہاں کے مرد کرتے کے ساتھ واسکٹ اور پیروں میں خاص پشاوری چپل پہننا پسند کرتے ہیں۔ خواتین چادر کے ساتھ پھاکاری فراک پہنتی ہیں۔

خیبر پختونخوا

آزاد جموں و کشمیر

کشمیری مرد اور خواتین کڑھائی والے چوغے پہنتے ہیں جن کو وہ مقامی زبان میں پھیرن کہتے ہیں۔ مرد سر پر ٹوپی پہنتے ہیں جبکہ کشمیری خواتین اسکارف پہنتی ہیں۔

گلگت بلتستان کے لوگ اون سے بنے ہوئے کوٹ، چوغے اور ٹوپیاں پہنتے ہیں۔ یہاں کے لوگ کھلا لباس پہنتے ہیں جسے شوقہ کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ سر پر ایک مخصوص اونی ٹوپی پہنتے ہیں۔ خاص مواقع پر اس ٹوپی کے اگلے حصے پر پروں سے بنا ایک پھول لگا ہوتا ہے۔ یہاں کی خواتین کے لباس کا سب سے خوبصورت حصہ بھی روایتی ٹوپی ہے۔ گلگتی خواتین طرح طرح کی ٹوپیاں استعمال کرتی ہیں۔ خوبصورت کڑھائی والی ٹوپی "ایراگی" یہاں کی سب سے مشہور ٹوپی ہے۔

گلگت بلتستان

پاکستان کا شمالی خطہ (بالائی خیبر پختونخوا اور گلگت بلتستان) اونچے اونچے کوہساروں اور بلند و بالا پہاڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ چترال میں دنیا کی قدیم ترین ثقافت کیلاش آباد ہے۔ کیلاش کا مطلب ہے "کالے کپڑے پہننے والے"۔

Scanned with CamScanner

پکوان(Food)

پاکستانی لوگ چٹ پٹے کھانوں کے بہت شوقین ہیں ۔ ملک بھر میں علاقائی کھانے اپنی خوشبو اور ذائقوں کے اعتبار سے بہت مشہور ہیں۔
خیبر پختونخوا کے معروف ثقافتی پکوانوں میں دبنری غوخہ (بکری کا گوشت)، رجما، روغن جوش، دم آلو، سیخ کباب، کابلی پلاؤ، چپلی کباب، شامی کباب، شینواری کباب، ہیراک، برونی اور غٹے ورجے (بڑے چاول) زیادہ معروف ہیں۔خیبر پختونخوا کے لوگ قہوہ چائے پینا بھی پسند کرتے ہیں۔

پنجاب کے لوگ ناشتے میں مرغ چنے ،سری پائے، حلوا پوری، پراٹھے اور بھٹورے کھانا پسند کرتے ہیں ۔ ان کے روایتی کھانوں میں گوشت کے تکے، قورمہ، مکئی کی روٹی، سرسوں کا ساگ، کڑاہی گوشت، دہی بھلّے ،آلو چھولے اور سموسے پکوڑے شامل ہیں۔ یہاں کے لوگ نمکین اور میٹھی لسی بھی خوب پیتے ہیں۔

سندھ کا مشہور روایتی پکوان سندھی بریانی ہے۔اس کے علاوہ یہ لوگ پلّا مچھلی، حلیم، سہی بھاجی، آلو کباب اور نہاری بھی بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ یہاں میٹھے میں مٹکا قلفی، ربڑی فالودہ اور لبِ شیریں بھی اپنے ذائقے اور لذّت کے لحاظ سے بے مثال ہیں۔

روغن جوش

سرسوں کا ساگ

سندھی بریانی

پلا مچھلی

قہوہ چائے

لسّی

Scanned with CamScanner

بلوچستان میں سجی بلوچ ثقافت کا ایک مشہور اور مرغوب پکوان ہے۔ اس کے علاوہ لاندی، دم پخت، لگن گوشت، بیسنی فش کڑی، کاک اور کھڈی کباب بھی بلوچستان کے روایتی پکوان ہیں۔

گلگت بلتستان کے مشہور پکوانوں میں ہریسہ، ممتو، سناباچی (شربت)، مولدہ، گوشت شوربہ، مارزن اور پڑاپو شامل ہیں۔ کشمیر کے ذائقے دار پکوان شب دیگ، روغن جوش اور کشمیری گشتابہ ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

بلوچی موسم سرما کی ابتدا خاص "بلوچی بُسری" کی سوغات سے کرتے ہیں۔ یہ بغیر مسالوں کے آگ پر بنائی جانے والی روٹی ہے جس کی تیاری میں گندم کے آٹے، دیسی گھی، مکھن اور گڑ کا استعمال کیا جاتا ہے اور گرم گرم کھانے میں انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔

کھڈی کباب

شب دیگ

مارزن

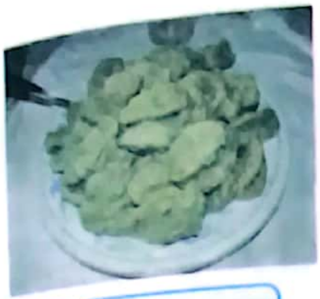
پڑاپو

میلے اور تہوار (Festivals)

میلے اور تہوار قومی ثقافت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ یہ لوگوں کو نہ صرف تفریح فراہم کرتے ہیں بلکہ ان کے باہمی میل جول اور روابط میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں بہت سے مذہبی، قومی اور علاقائی تہوار منائے جاتے ہیں۔ عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ)، مسلمانوں کے بڑے مذہبی تہوار ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ کرسمس، بیساکھی اور دیوالی وغیرہ کے تہوار مناتے ہیں۔

اسی طرح ملک بھر میں آزادی کا دن، قراردادِ پاکستان کی منظوری کا دن اور قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کا دن بھی قومی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ 23 مارچ اور یومِ آزادی پر لوگ اپنے گھروں کو پاکستانی پرچم سے سجاتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

14 اگست کو ہمارے پیارے ملک پاکستان کی سالگرہ کا دن منایا جاتا ہے۔ اس دن پورے ملک میں چھٹی ہوتی ہے۔ لوگ عمارتوں کو پاکستان کے جھنڈے اور روشنیوں سے سجاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

قومی اور مذہبی تہواروں کے علاوہ پاکستان کے چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں مختلف علاقائی تہواروں اور میلوں ٹھیلوں کا انعقاد بھی ہو ہے۔ یہ میلے کسی بزرگ کے عرس کے موقع پر یا خاص موسم کی مناسبت سے منعقد کیے جاتے ہیں۔ صوبہ پنجاب کے شہر لاہور میں میلہ چراغاں او میلہ جشنِ بہاراں وغیرہ مشہور میلے ہیں۔ سندھ میں جشنِ لاڑکانہ، سندھ فیسٹیول، میلہ مویشیاں اور بہت سے دیگر مقامی تہوار منائے جاتے ہیں بلوچستان میں سجنے والا سبی میلہ دیکھنے کے لیے لوگ ملک بھر سے اکٹھے ہوتے ہیں۔ کالام فیسٹول خیبر پختونخوا کا مشہور میلہ ہے۔ گلگت اور چترال میں واقع پاکستان کے بلندترین مقام شندور پر لگنے والا سالانہ میلہ "شندور پولو فیسٹول" دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہاں کے کچھ لوگ جشنِ نوروز کو بہت جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگ اپنے علاقوں کے لحاظ سے خاص ثقافتی تہوار اور شادی بیاہ، سالگرہ وغیرہ جیسی تقریبات مناتے ہیں۔

جشنِ بہاراں (پنجاب)

جشنِ لاڑکانہ (سندھ)

سبی میلہ (بلوچستان)

کالام میلہ (خیبر پختونخوا)

شندور پولو (گلگت بلتستان، چترال)

کشمیر فیسٹیول (آزاد جموں وکشمیر)

Do you want to know more? کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

پاکستان میں بہت سے صوفیائے کرام اور اولیائے کرام کے مزار ہیں۔ ان میں لاہور میں حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش، سندھ میں لعل شہباز قلندر، ملتان میں حضرت بہاؤالدین زکریاؒ، قصور میں بابا بلھے شاہؒ، پاکپتن میں بابا فرید گنج شکرؒ، اسلام آباد میں شاہ امام بریؒ، خیبر پختونخوا میں رحمان باباؒ کے مزار بہت مشہور ہیں۔ ان بزرگوں کے سالانہ عرس کے موقع پر ملک بھر سے لوگ ان کے مزاروں پر لگنے والے میلوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ان میلوں میں لنگر وغیرہ کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

فنون اور دست کاریاں (Arts and Handicrafts)

پاکستان میں بہت خطاط ہیں جنھوں نے قرآنی خطاطی کے اعلیٰ نمونے تخلیق کیے ہیں۔ فنِ تعمیر کے لحاظ سے بھی ہمارے ملک کی ایک خاص پہچان ہے۔ یہاں بہت خوبصورت عمارتیں نظر آتی ہیں۔ اس کے علاوہ سنگ تراشی، نقاشی اور مختلف دھاتوں سے زیورات سازی یہاں کے نمایاں فنون ہیں۔

سید صادقین معروف مصور اور خطاط تھے۔ انھوں نے پاکستان میں اسلامی خطاطی کی بحالی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان کے علاوہ گل جی اور عبدالرحمٰن چغتائی نے اپنے فن سے دنیا میں نام پیدا کیا۔

Scanned with CamScanner

کستانی دستکاریاں ہماری ثقافت کی شناخت ہیں اور پوری دنیا میں مقبول ہیں۔ ہر علاقے کی دست کاری کا اعلیٰ معیار اور منفرد انداز ہے۔ خواتین بالعموم طور پر یہ دستکاریاں اپنے گھروں میں کرتی ہیں۔ جس سے روزگار کے ساتھ ساتھ ہماری ثقافت کو فروغ ملتا ہے۔ آزاد کشمیر کی شالیں اور عالی کڑھائی والے کپڑے خوب صورتی کی وجہ سے پوری دنیا میں بہت مشہور ہیں۔ پنجاب میں کھڈی پر بننے والی اعلیٰ معیار کی سوسی، بوسکی، کھیس، پھلکاری، کھدر، اور شال کی دنیا بھر میں مانگ ہے۔

چنیوٹی فرنیچر

کاشی گری

پشمینہ شال

اونٹ کی کھال کے لیمپ

ایراکی ٹوپی

اجرک

پاکستان میں بننے والے دیدہ زیب برتنوں کو دنیا بھر میں برآمد کیا جاتا ہے بلوچستان کی خواتین ہاتھ سے جو کشیدہ کرتی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بلوچستان کی دست کاریاں پورے ملک میں مشہور ہیں۔

پنجاب کا شہر گجرات چکنی مٹی اور چینی کے برتن بنانے کا اہم مرکز ہے۔ ملتان کی کاشی گری اور اونٹ کی کھال کے لیمپ اور بہاولپور کی مٹی کی نازک صراحیاں ودیگر ظروف، چنیوٹ کی لکڑی کے فرنیچر پر کندہ کاری کی دور دور تک مانگ ہے۔ سندھ میں بننے والی سندھی ٹوپی، دیدہ زیب اجرک کو ملک بھر میں شوق سے پہنا جاتا ہے۔ اسی طرح گلگت بلتستان میں بھی کڑھائی، مینا کاری اور کشیدہ کاری میں نہایت عمدہ اور نفیس کام ہوتا ہے۔ خیبر پختونخوا نفیس شالوں اور چمڑے سے تیار کردہ پشاوری چپلوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ کشیدہ کاری میں شیشے، حلہ، اون اور ریشم کے دھاگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

لوک گیت (Folk Songs)

پاکستان کے علاقائی لوک گیت زبانوں کے اعتبار سے اپنا اپنا مزاج، لہجہ اور خاص انداز رکھتے ہیں۔ ماہیا پنجابی لوک ادب کی پہچان ہے اس کے علاوہ یہاں کے مشہور لوک گیت لوری، بھنگڑا، لڈی اور کِکلی ہیں۔ اسی طرح دھمال اور ہو جمالو سندھ جب کہ بلوچی لیوا، چاپ اور جھومر بلوچستان کے خاص لوک رقص ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
ٹپہ پشتو شاعری کی ایک مشہور صنف ہے۔
ماہیا کو پشتو میں ٹپہ کہا جاتا ہے۔

صوبہ خیبر پختونخوا کے اتنڑ، خٹک ڈانس اور چترالی ڈانس مشہور رقص ہیں۔ گلگت بلتستان میں تلوار کی تھاپ پر رقص کرنا مشہور ہے۔

Scanned with CamScanner

کثیر الثقافتی معاشرے کے فوائد (Advantages of a Multicultural Society)

ہم ایک کثیر الثقافتی ملک میں رہتے ہیں۔ یہاں مختلف ثقافتی گروہ آباد ہیں۔ ہر گروہ کی ثقافت دوسرے سے مختلف اور منفرد ہے۔ کثیر الثقافتی معاشرے کے بہت سے فوائد ہیں۔

- مختلف ثقافتی گروہ جب مل جل کر رہتے ہیں تو اس سے معاشرے میں امن، بھائی چارے اور رواداری کی فضا قائم ہوتی ہے اور معاشرہ خوشحال ہوتا ہے۔
- لوگ ایک دوسرے کے ثقافتی فرق (Cultural Difference) کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کرنا سیکھتے ہیں۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف پسِ منظر اور تجربات رکھنے والے لوگ شامل ہوتے ہیں جو مسائل کو تخلیقی انداز سے حل کرتے ہیں۔
- مختلف قسم کے لباس، پکوان، کھیلوں اور فنون کے امتزاج سے رسم و رواج اور ثقافت میں نمایاں تبدیلیاں اور نت نئے انداز سامنے آتے ہیں۔

آئیے کچھ نیا کرتے ہیں!

Let's do something new!

پاکستان کے مختلف علاقوں میں پہنے جانے والے ملبوسات اور پکوانوں کی تصاویر جمع کریں۔ ان تصاویر کو ایک چارٹ پیپر پر چسپاں کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- قومیت سے مراد اپنے ملک سے محبت، وفاداری، یک جہتی اور اس کے مشترکہ مفادات کا خیال رکھنا ہے۔
- ہمارے ملک میں مختلف ثقافتی گروہ آباد ہیں جیسا کہ پنجابی، سندھی، بلوچی، پختون، سرائیکی، گلگتی بلتستانی اور کشمیری وغیرہ۔
- پاکستان کے تمام ثقافتی گروہوں کا مخصوص طرزِ زندگی ہے۔
- کثیر الثقافتی معاشرے میں مختلف اقدار و روایات اور نظریات کو فروغ ملتا ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ ان سوالوں کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

i) ثقافت سے کیا مراد ہے؟

ii) پاکستان میں پائے جانے والے مختلف ثقافتی گروہوں کے نام لکھیں۔

iii) گلگت بلتستان اور کشمیر میں کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

Scanned with CamScanner

2۔ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

i) پاکستان کی دست کاریاں کیوں مشہور ہیں؟

ii) کثیر الثقافتی معاشرے سے کیا مراد ہے؟ آپ کے خیال میں کثیر الثقافتی معاشرے کی کیا خوبیاں اور خامیاں ہیں؟

iii) دوسرے صوبوں اور علاقوں کی ثقافتوں میں آپ کو کیا چیز پسند ہے اور کیوں؟

3۔ آپ پاکستان کے کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں؟ اس علاقے کی ثقافت کی چند خصوصیات بیان کریں۔

پنجاب | سندھ | بلوچستان | خیبر پختونخوا | گلگت بلتستان | آزاد جموں وکشمیر

میرے علاقے کی ثقافتی خصوصیات:

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اپنے علاقے کا کوئی سا مشہور لوک گیت سنائیں۔

سرگرمی 2۔ اپنے اسکول میں ثقافتی دن منائیں۔

سرگرمی 1: طلبہ کو اپنے علاقے کے مختلف لوک گیتوں کے بارے میں بتائیں۔ انھیں چند لوک گیت یاد کر کے جماعت کے سامنے پیش کرنے کو کہیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو ثقافتی دن منانے میں طلبہ کی مدد کریں۔ طلبہ سے پاکستان کے ثقافتی گروہوں کے مطابق تیار ہو کر آنے اور ٹیبلو پیش کرنے کو کہیں۔

Scanned with CamScanner

ذرائع ابلاغ

(Means of Communication)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ماس میڈیا (Mass Media) اور سوشل میڈیا (Social Media) کی تعریف کر سکیں اور ان کے مابین فرق کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ (Means of Communication) کے فوائد (Advantages) اور نقصانات (Disadvantages) کی نشان دہی کر سکیں۔

ذرائع ابلاغ (Means of Communication) سے مراد ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعے سے ہم پیغامات، معلومات اور اطلاعات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ماضی میں لوگ مختلف طریقوں سے اپنے پیغامات اور معلومات دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لیے کبھی پرندوں کا استعمال کیا جاتا، کبھی با آواز بلند لوگوں کو خبر دی جاتی اور کبھی خط و کتابت کی جاتی۔ بادشاہوں نے ڈھول یا نقارے پر ضرب لگا کر منادی کا طریقہ اپنایا۔ ان تمام ذرائع ابلاغ سے معلومات دوسروں تک پہنچانے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ذرائع ابلاغ میں انقلاب آیا اور جدید ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہوئے آج ہم فوراً ایک دوسرے سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ میں ٹیلی فون، ٹیلی وژن، ای میل اور انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- قدیم زمانے میں لوگ پیغام رسانی کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے تھے؟
- آپ کن ذرائع ابلاغ کا استعمال کرتے ہیں؟ چند ذرائع کے نام تحریر کریں۔

Scanned with CamScanner

ابلاغ کے بہت سے طریقے ہیں جیسا کہ:

1۔ وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ

2۔ سوشل میڈیا

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

عام طور پر ذرائع ابلاغ کی دو بڑی اقسام پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا ہیں۔ پرنٹ میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جن کی مدد سے لکھ کر پیغام ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں جیسا کہ اخبار اور رسائل وغیرہ۔ الیکٹرانک میڈیا میں وہ تمام ذرائع شامل ہیں جس میں برقی توانائی کا استعمال کرتے ہوئے معلومات دوسروں تک پہنچائی جاتی ہے جیسا کہ ٹیلی وژن، کمپیوٹر، موبائل فون وغیرہ۔

1۔ وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ (Mass Media)

معلومات یا اطلاعات کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے کے ذرائع ابلاغ استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ اخبار، رسائل، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور انٹرنیٹ۔

اخبارات اور رسائل (Newspapers and Magazines)

اخبارات (Newspapers) اور رسائل (Magazines) معلومات کا اہم ذریعہ ہیں۔ مختلف خبر رساں ادارے اخبارات کے ذریعے سے تازہ ترین اطلاعات، واقعات، تجزیے اور اشتہارات عوام تک پہنچاتے ہیں۔ ان اخبارات سے قومی اور بین الاقوامی واقعات اور پالیسیوں کے بارے میں معلومات ملتی ہیں۔ ہمارے ملک میں اخبارات اردو، انگلش اور علاقائی زبانوں میں چھپتے ہیں۔ اخبارات کے علاوہ ہفتہ وار اور ماہانہ رسالے بھی چھپتے ہیں۔ ان رسالوں میں تعلیم، مذہب، سائنس، صنعت اور دنیا کے دیگر موضوعات کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ ان میں دلچسپ کہانیاں، لطائف اور اشتہارات بھی چھپتے ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن (Radio and Television)

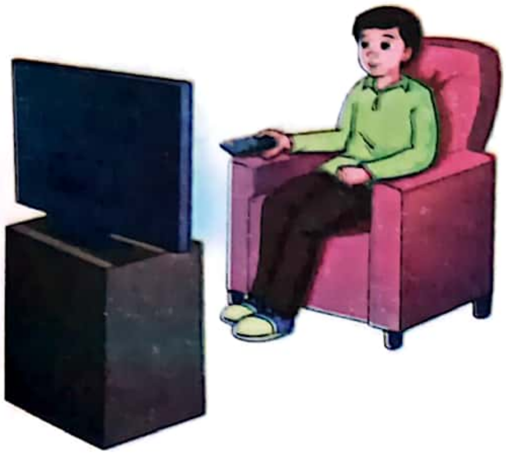

ریڈیو (Radio) الیکٹرانک میڈیا کی ایک قسم ہے۔ ریڈیو ٹیکنالوجی میں صوتی لہروں (Sound Waves) کا استعمال کرتے ہوئے معلومات کو آواز کے ذریعے سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔ جبکہ ٹیلی ویژن (Television) پر آواز کے ساتھ ساتھ تصویر بھی دکھائی جاتی ہے۔

ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے حالاتِ حاضرہ سے متعلق معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کاروباری، تعلیمی، تفریحی پروگراموں کے ساتھ ساتھ ڈرامہ سیریل،

طلبہ کو ذرائع ابلاغ اور ان کے استعمال کے بارے میں بتائیں۔ مختلف تصاویر کی مدد سے ذرائع ابلاغ کی پہچان کروائیں۔ انھیں ابلاغ کے مختلف طریقوں کے بارے میں بتائیں۔

Scanned with CamScanner

ٹاک شو، کھیلوں کے مقابلے اور ڈاکیومنٹری پروگرام نشر ہوتے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں کئی ریڈیو اسٹیشن اور ٹیلی ویژن چینل اپنی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ FM ریڈیو اسٹیشنز پاکستان میں بہت مقبول ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ (Computer and Internet)

کمپیوٹر (Computer) پیغام رسانی کا ذریعہ ہے۔ کمپیوٹر کے ساتھ اگر انٹرنیٹ (Internet) کی سہولت موجود ہو تو پوری دنیا سے معلومات کا حصول انتہائی آسان اور تیز ہو جاتا ہے۔ انٹرنیٹ سے مختلف کتابوں، لغات، رسائل اور اخبارات کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیقی مواد (Research Material) تک رسائی بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی مدد سے ہم زندگی کے تمام شعبہ جات سے متعلق آگاہی حاصل کر سکتے ہیں۔ طلبہ گھر بیٹھے دنیا بھر کی لائبریریوں سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ سوشل میڈیا (Social Media)

سوشل میڈیا (Social Media) ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے۔ اس سے مراد ایپلیکیشنز (Applications) اور ابلاغ کے دوسرے آن لائن (Online) ذرائع ہیں جن کی مدد سے لوگوں کی بڑی تعداد کے مابین سماجی روابط قائم ہوتے ہیں۔ اس ذریعے سے لوگ مختلف ایپلیکیشنز کا استعمال کرتے ہوئے معلومات، خیالات، پیغامات اور ویڈیو پیغام ایک دوسرے کے ساتھ شیئر کرتے ہیں۔ ان ایپلیکیشنز میں فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، واٹس ایپ (WhatsApp)، یوٹیوب (Youtube)، بلاگز (Blogs)، لنکڈ ان (Linkedin) اور ویمیو (Vimeo) وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی مدد سے بڑی تعداد میں لوگ اشتہارات، کہانیاں اور اپنی آرا دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ موبائل فون، لیپ ٹاپ اور ٹیبلٹ نمایاں سماجی ذرائع ابلاغ ہیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
آپ تعلیمی معلومات حاصل کرنے کے لیے کن ذرائع کا استعمال کرتے ہیں؟

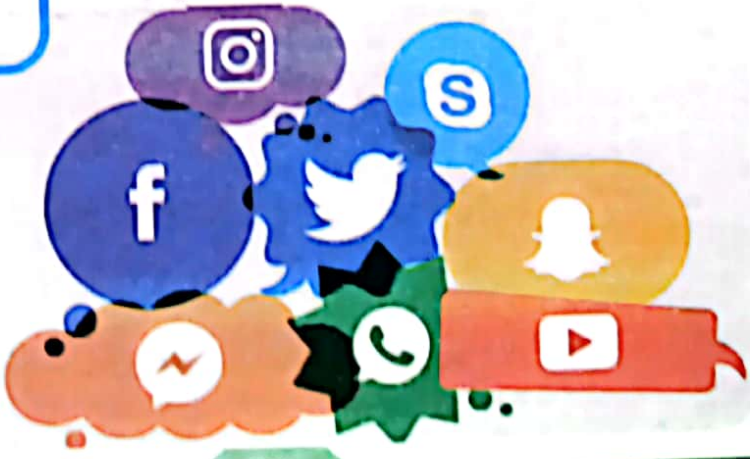

Scanned with CamScanner

ذرائع ابلاغ کے فوائد (Advantages of Means of Communication)

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ کا استعمال بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ان ذرائع کے بہت سے فوائد ہیں۔جیسا کہ:

- یہ تفریح کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔
- ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخبارات کی مدد سے لوگ حالاتِ حاضرہ سے آگاہ رہتے ہیں۔
- انٹرنیٹ اور موبائل فون کے ذریعے سے مختصر وقت میں معلومات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی منتقل کیا جاسکتا ہے۔
- جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے تعلیم، بینک، صحت، معیشت، کاروبار اور دیگر شعبوں سے متعلق معلومات آسانی سے حاصل ہوتی ہیں۔
- یہ ذرائع عوامی مسائل کو نمایاں کرکے حکام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

1962ء میں سب سے پہلے عالمی گاؤں (Global Village) کی اصطلاح کینیڈا کے ایک (Media Theorist) مارشل میک لوہن نے اپنی کتاب میں استعمال کی تھی۔اس کے مطابق تیز ترین ذرائع ابلاغ کے استعمال سے پوری دنیا کے حالات سے ہم ایسے باخبر رہ سکتے ہیں جس طرح ایک گاؤں میں ہمیں ہر چیز کی خبر ہوتی ہے۔

ذرائع ابلاغ کے نقصانات (Disadvantages of Means of Communication)

ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فوائد ہیں، وہاں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں جیسا کہ:

- ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور موبائل فون کے مسلسل اور بے جا استعمال سے صحت پر منفی اثر پڑتا ہے مثلاً ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ، آنکھوں اور جلد کا متاثر ہونا وغیرہ۔
- بچے اپنا زیادہ تر وقت پڑھائی کی بجائے ٹیلی وژن یا کمپیوٹر پر کارٹون دیکھنے، گیم کھیلنے پر ضائع کرتے ہیں۔
- سوشل میڈیا یا ایپلیکیشنز (Applications) کے استعمال سے باہمی میل جول میں کمی واقع ہوتی ہے۔
- تحقیق، تجسس اور کتب کے مطالعہ کی بجائے انٹرنیٹ کی فوری معلومات پر اکتفا کرتے ہیں۔
- کسی کے بارے میں بغیر تصدیق کے کوئی بھی بات کہنا۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- جدید دور میں موبائل فون، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ وغیرہ تیز ترین ذرائع ابلاغ ہیں۔
- وسیع پیمانے کے ذرائع اور سوشل میڈیا کے ذرائع، ذرائع ابلاغ کی دو بڑی قسمیں ہیں۔
- ذرائع ابلاغ کے جہاں بہت سے فائدے ہیں، وہیں ان کے نقصانات بھی ہیں۔

Scanned with CamScanner

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i ذرائع ابلاغ سے کیا مراد ہے؟

ii جدید ذرائع ابلاغ کے نام بتائیں۔

iii انٹرنیٹ کے کوئی سے دو فوائد اور نقصانات تحریر کریں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i سوشل میڈیا سے کیا مراد ہے اور ان کی اہمیت واضح کریں۔

ii ریڈیو اور ٹیلی ویژن اطلاعات اور معلومات پہنچانے میں کیا کردار ادا کرتے ہیں؟

iii وسیع پیمانے پر اطلاعات پہنچانے والے ذرائع ابلاغ کی اقسام مثالوں کے ذریعے سے بتائیں۔

3۔ اگر آپ کو اپنے علاقے کے بارے میں کوئی خاص خبر یا اطلاع لوگوں تک پہنچانی ہو تو آپ ابلاغ کے کس ذریعے کا انتخاب کریں گے اور کیوں؟

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اپنی جماعت کا ایک تعلیمی رسالہ تیار کریں۔

سرگرمی 2۔ عوام میں معاشرتی یا ماحولیاتی مسائل سے متعلق آگاہی فراہم کرنے کے لیے پوسٹر تیار کریں۔

درخت لگائیں۔	پانی ضائع مت کریں۔	ٹریفک قوانین کی پابندی کریں۔	ماحول صاف رکھیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

ماحولیاتی مسائل اور ان کے حل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.britannica.com/explore/savingearth/causes-and-solutions-2

سرگرمی 1: طلبہ کو کمرہ جماعت کا تعلیمی رسالہ/ اخبار تیار کرنے میں مدد دیں۔ اس رسالے/ اخبار میں معلوماتی مضامین، اشتہارات، اداریے، اہم خبریں، لطائف، اشیا اور موسم پر رپورٹیں وغیرہ شامل کرنے میں رہنمائی کریں۔ ان سے متعلق تصاویر جمع کر کے رسالہ مکمل کریں اور بعد ازاں لائبریری کے میگزین سیکشن میں رکھیں تاکہ دوسرے طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو اوپر دیے ہوئے معاشرتی اور ماحولیاتی مسائل کے بارے میں بتائیں۔ انھیں گروپس میں تقسیم کریں اور ان مسائل سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے کو کہیں۔ طلبہ کو ان مسائل سے متعلق پیغامات کے پوسٹر بنانے میں مدد کریں۔ پوسٹر تیار کرنے کے بعد مہم کے ذریعے سے دوسرے طلبہ میں معاشرتی اور ماحولیاتی شعور بیدار کریں۔

Scanned with CamScanner

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ ماہیا لوک گیت ہے:

(ا) خیبر پختونخوا کا (ب) پنجاب کا (ج) بلوچستان کا (د) سندھ کا

ii۔ پیغامات اور معلومات پہنچانے کا قدیم ذریعہ ہے:

(ا) ریڈیو (ب) ٹیلی ویژن (ج) ڈھول (د) انٹرنیٹ

iii۔ چپل کباب، کابلی پلاؤ اور روغن جوش معروف پکوان ہیں:

(ا) سندھ کے (ب) پنجاب کے (ج) خیبر پختونخوا (د) بلوچستان کے

iv۔ ابلاغ کی جدید ترین شکل ہے:

(ا) پرنٹ میڈیا (ب) الیکٹرانک میڈیا (ج) سوشل میڈیا (د) سینما

v۔ ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہوتی ہے:

(ا) اخبارات سے (ب) موبائل فون سے (ج) ریڈیو سے (د) رسائل سے

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ میلہ چراغاں اور میلا جشن بہاراں صوبہ سندھ کے مشہور میلے ہیں۔ ☐

ii۔ اجرک سندھی لباس کا خاص حصّہ ہے۔ ☐

iii۔ بلوچی کشیدہ کاری میں شیشے، تلہ، اون اور ریشم کے دھاگوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ☐

iv۔ انٹرنیٹ پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ ہے۔ ☐

v۔ سوشل میڈیا ابلاغ کی پرانی قسم ہے۔ ☐

3۔ سوشل میڈیا کے ذرائع کے نام تحریر کریں۔

Scanned with CamScanner

باب
سوم

ریاست اور حکومت

(State and Government)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- وفاقی حکومت (Federal Government) کی ضرورت اور اہمیت بیان کر سکیں۔
- مقامی (Local)، صوبائی (Provincial) اور وفاقی (Federal Government) سطح پر حکومت سازی کا موازنہ کر سکیں۔
- آئین کی اہمیت (Importance of Constitution) سمجھ سکیں۔
- 1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریوں (Rights and Responsibilities) پر تبادلہ خیال کر سکیں۔
- غیر قانونی اقدامات کے خلاف قانون کی بالادستی کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- جمہوری نظام (Democratic System) میں سیاسی جماعتوں (Political Parties) کے افعال بیان کر سکیں۔
- پاکستان میں وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت کے مابین باہمی انحصار (Interdependence) کی وضاحت کر سکیں۔

کسی ریاست یا مملکت کا نظام چلانے کے لیے حکومت تشکیل دی جاتی ہے۔ یہ حکومت ریاست اور شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔ دنیا میں مختلف قسم کے نظامِ حکومت قائم ہیں جن میں بادشاہت، آمریت، جمہوریت اور دیگر حکومتی نظام شامل ہیں۔ لیکن ان سب میں پسندیدہ طرزِ حکومت جمہوریت ہے کیونکہ یہ عوام کی حکومت ہوتی ہے۔ اس میں لوگ حکومتی نمائندوں کا انتخاب اپنے ووٹوں کے ذریعے سے کرتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- بادشاہت اور جمہوریت میں کیا فرق ہے؟ ____________________
- جمہوری حکومت کے کوئی سے تین فائدے تحریر کریں۔

1. ____________________
2. ____________________
3. ____________________

وفاقی حکومت کی ضرورت اور اہمیت (Need and Importance Of Federal Government)

اسلامی جمہوریہ پاکستان چار صوبوں (پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان)، آزاد جموں و کشمیر، گلگت بلتستان اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد پر مشتمل ایک وفاق ہے۔ وفاقی حکومت مرکزی حکومت ہوتی ہے جو پورے ملک کا نظم و نسق چلاتی ہے۔ یہ حکومت ملکی معیشت، دفاع، خارجہ امور اور دیگر ملکی انتظام وغیرہ کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ وفاقی حکومت کا مقصد عالمی سطح پر ملک کی نمائندگی کرنا اور دوسرے ممالک سے تعلقات استوار کرنے کے لیے خارجہ پالیسی بنانا بھی ہے۔

وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومت سازی (Formation of Government at Federal, Provincial and Local Level)

حکومت کے بہت سے درجے ہیں جیسا کہ وفاقی حکومت، صوبائی حکومت اور مقامی حکومت۔ آیئے! وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومت سازی کے بارے میں جانتے ہیں۔

وفاقی حکومت (Federal Government)

پاکستان میں وفاقی نظامِ حکومت (Federal System of Government) رائج ہے۔ پاکستان کی عوام قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلی اور مقامی اداروں کے لیے ممبران کو منتخب کرتے ہیں قومی اسمبلی کے ارکان (اکثریتی تعداد) وزیر اعظم پاکستان کا انتخاب کرتی ہے۔ وزیر اعظم وفاقی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے۔ وزیر اعظم وفاقی حکومت کے تمام امور چلانے کے لیے اپنی کابینہ تشکیل دیتا ہے۔ یہ کابینہ وزرا پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ وزیر مختلف وزارتوں (مالیات، قانون، دفاع، امور خارجہ و داخلہ) وغیرہ کے سربراہ ہوتے ہیں۔ وزیر اعظم ان وزرا کی قیادت کرتا ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ ہوتا ہے۔ صدر کا انتخاب پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان مل کر کرتے ہیں۔

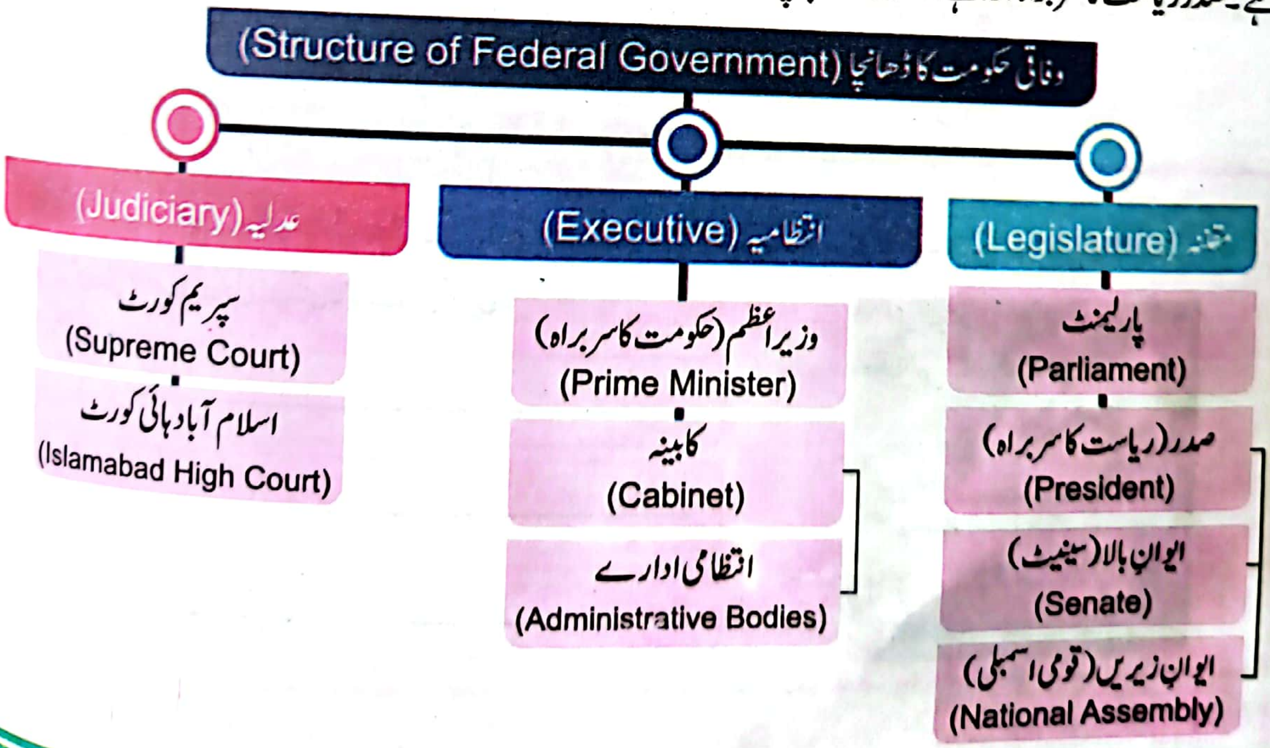

وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومت کا باہمی انحصار (Interdependence of Federal, Provincial and Local Governments)

وفاقی اور صوبائی حکومتیں عام انتخابات کے بعد تشکیل پاتی ہیں جو ہر پانچ سال کے بعد منعقد کیے جاتے ہیں۔ پاکستان کے آئین کے مطابق صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو اختیارات تقسیم کر دیے گئے ہیں۔ تمام وفاقی ترقیاتی پروگرام پارلیمنٹ کی بنائی ہوئی پالیسیوں کے تحت تیار کیے جاتے ہیں۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ وفاقی حکومت قومی اور بین الاقوامی معاملات کی نگرانی کرتی ہے۔ صوبائی حکومتیں اپنے اپنے صوبے کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہیں۔ جب کہ مقامی حکومت ضلعی سطح پر نظم و نسق سنبھالتی ہے۔ بعض معاملات میں صوبائی حکومتیں خودمختار ہوتی ہیں لیکن بعض معاملات دونوں حکومتیں مل کر طے کرتی ہیں جیسا کہ ملکی اور صوبائی ترقیاتی کاموں کے لیے قومی وسائل کی تقسیم جیسے معاملات دونوں حکومتیں مل کر دیکھتی ہیں۔ آیئے! دیے ہوئے جدول کی مدد سے وفاقی، صوبائی اور مقامی سطح پر حکومتی اداروں کے اختیارات کے بارے میں جانیں۔

وفاقی حکومت	صوبائی حکومت	مقامی حکومت
ملکی دفاع (مسلح افواج کے امور) کی نگرانی کرتی ہے۔	صوبے کا نظم و نسق (قانون سازی، امن و امان کا قیام) چلاتی ہے۔	عوامی سڑکوں اور راستوں سے تجاوزات ہٹانا، مویشی منڈیاں اور عوامی میلے منعقد کرتی ہے۔
ملکی معیشت کو سنبھالتی ہے۔	صوبائی محصولات کی نگرانی کرتی ہے۔	پینے کے پانی کا بندوبست اور نکاسیٔ آب کا انتظام دیکھتی ہے۔
خارجہ پالیسی (بیرونی ممالک سے تعلقات) کے معاملات کی نگرانی کرتی ہے۔	صوبوں کی داخلی پالیسی کے معاملات سنبھالتی ہے۔	بیواؤں، یتیموں، معذوروں اور قدرتی آفات کے متاثرین کی مدد کرتی ہے۔

آئین کی اہمیت (Importance of Constitution)

آئین یا دستور (Constitution)
بنیادی قوانین اور اصولوں کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جس کے مطابق کسی ریاست یا ملک کا نظم و نسق چلتا ہے۔

ہم ایک اسلامی جمہوری ملک میں رہتے ہیں اور اس کا آئین اسلامی اصولوں کے مطابق مرتب کیا گیا ہے۔ اس وقت ہمارے ملک میں 1973ء کا آئین نافذ ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہے اور یہاں کا ریاستی مذہب اسلام ہے کیوں کہ اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ جب کہ دیگر مذاہب کے پیروکار بھی بستے ہیں جنھیں آئین کے مطابق بنیادی حقوق حاصل

طلبہ کو وفاقی حکومت کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ کس طرح وفاقی اور صوبائی حکومتیں مل کر ملک کا نظام چلاتی ہیں۔ انھیں مقامی، صوبائی اور وفاقی حکومت کا ڈھانچا سمجھاتے ہوئے، حکومت کے تین اہم ستونوں کے افعال کے بارے میں بتائیں۔ طلبہ کو اسلامی جمہوری ریاست کا مطلب بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ جمہوریت میں انتخابات کے ذریعے سے حکومتی نمائندے منتخب کیے جاتے ہیں۔ انھیں سیاسی جماعتوں کے افعال کے بارے میں بھی آگاہ کریں اور چند موجودہ سیاسی جماعتوں کے نام بھی بتائیں۔

Scanned with CamScanner

ہیں۔اس کے علاوہ اردو کو پاکستان کی قومی زبان کا درجہ حاصل ہے۔آئین کسی ملک یا ریاست کا نظم ونسق چلانے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔یہ حکومت اور حکومتی اداروں (مقننہ، انتظامیہ، عدلیہ) کے لیے قوانین مہیا کرتا ہے اور ان اداروں کے لیے اختیارات کا تعین بھی کرتا ہے۔آئین بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی اور ان کے تحفظ کو یقینی بناتا ہے۔یہ لوگوں کو ان کی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کرتا ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
پاکستان میں اب تک تین مختلف آئین (1956ء، 1962ء اور 1973ء) نافذ ہو چکے ہیں۔

1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے حقوق اور ذمہ داریاں (Rights and Responsiblities of a Citizen According to the 1973 Constitution)

1973ء کے آئین کے مطابق پاکستانی شہریوں کے بنیادی حقوق اور ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
کیا آپ کو شہریوں کے حقوق حاصل ہیں، اگر نہیں تو کیوں؟

شہریوں کے حقوق (Rights of Citizens)

- ہر شہری کو بلا امتیاز جانی و مالی تحفظ کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو تجارت، کاروبار اور کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔
- تقریر و تحریر کی آزادی ہر شہری کا حق ہے۔
- ہر شہری کو جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور بیچنے کا حق حاصل ہے۔
- ہر شہری کو ملک میں نقل و حرکت، اجتماعات میں شمولیت اور جماعت سازی کا حق حاصل ہے۔
- آئین کے تحت 14 سال سے کم عمر بچوں سے مزدوری (Child Labour) کروانا ممنوع ہے۔
- حکومت کی جانب سے 5 سے 16 سال کی عمر کے تمام بچوں کو مفت اور لازمی تعلیم کا حق دیا گیا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
چائلڈ لیبر (Child Labour) کو کنٹرول کرنے کے لیے تجاویز دیں۔

شہریوں کی ذمہ داریاں (Responsibilities of Citizens)

حقوق کے ساتھ ساتھ شہریوں پر کچھ ذمہ داریاں (Responsibilities) بھی عائد ہوتی ہیں۔ مثلاً:

- ملک کے وفادار ہوں اور ضرورت پیش آنے پر ملک کے دفاع میں اپنا کردار ادا کریں۔
- ووٹ کا درست استعمال کریں۔
- ملکی قوانین کا احترام اور ان کی پابندی کریں۔
- ٹیکس وقت پر ادا کریں۔
- دوسروں کے حقوق، عقائد اور رائے کا احترام کریں۔
- سرکاری املاک کی حفاظت کریں۔

Scanned with CamScanner

سماجی انصاف (Social Justice)

لوگوں کو برابری کی سطح پر شہری اور انسانی حقوق کا ملنا سماجی انصاف کہلاتا ہے۔ان حقوق کا نہ ملنا سماجی ناہمواریوں کو پیدا کرتا ہے۔ پاکستان میں بہت سی سماجی ناہمواریاں ہیں۔مثال کے طور پر یکساں نظام تعلیم کا نہ ہونا، مناسب روزگار کی کمی، بچوں سے مزدوری کروانا (Child Labour) وغیرہ۔ان مسائل سے نمٹنے اور ان کے خاتمے کے لیے موجودہ حکومت کوشش کر رہی ہے۔

قانون کی اہمیت (Importance of the Rule of Law)

ملک کے تمام قوانین آئین (Constitution) کی روشنی میں مرتب کیے جاتے ہیں۔ قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہوتے ہیں۔اسی لیے ملکی قوانین تمام شہریوں پر یکساں طور پر لاگو ہوتے ہیں۔جو لوگ قانون توڑنے کی کوشش کرتے ہیں یا کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہوتے ہیں، انھیں قوانین کے مطابق ہی سزا دی جاتی ہے۔

کسی بھی مقدمے کی سماعت سب سے پہلے سیشن یا سول کورٹ میں ہوتی ہے۔ان عدالتوں کے جج سیشن اور ضلعی جج کہلاتے ہیں۔مقدمہ کے فریقین کو اگر ان عدالتوں کا فیصلہ نامنظور ہو تو وہ ہائی کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل کر سکتے ہیں۔ملک کے چاروں صوبوں میں ہائی کورٹس قائم ہیں۔ہائی کورٹ میں چیف جسٹس آف ہائی کورٹ سربراہ ہوتا ہے۔اگر ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی منظور نہ ہو تو سپریم کورٹ سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔سپریم کورٹ ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت ہوتی ہے۔اس کا سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان کہلاتا ہے۔سپریم کورٹ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔

سیاسی جماعتیں (Political Parties)

انتخابات میں ووٹ کا استعمال

ایک ملک میں مختلف سیاسی جماعتیں (Political Parties) ہوتی ہیں۔ہر سیاسی جماعت کا اپنا خاص نظریہ اور منشور ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ عوام میں مقبولیت حاصل کرتی ہے۔ہر سیاسی جماعت کا ایک لیڈر ہوتا ہے جو اپنی جماعت کو فعال بناتا ہے۔انتخابات کے بعد، فاتح سیاسی جماعت اپنی حکومت قائم کرتی ہے۔پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ جمہوری نظامِ حکومت میں لوگ ووٹوں کے ذریعے سے کچھ نمائندوں کو منتخب کرتے ہیں۔ بعدازاں یہ نمائندے حکومتی معاملات سنبھالتے ہیں۔ یہ نمائندے مختلف سیاسی جماعتوں کے رکن ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سیاسی جماعتوں کے افعال (Functions of Political Parties)

آیئے! سیاسی جماعتوں کے افعال کے بارے میں جانتے ہیں:

- سیاسی جماعتیں اپنے منشور کے مطابق کام کرتی ہیں۔
- یہ لوگوں میں سیاسی شعور پیدا کر کے انھیں ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرتی ہیں۔
- انتخاب میں حصہ لیتی ہیں اور منتخب ہو کر لوگوں کے مسائل حل کرتی ہیں۔
- حکومت قائم کرنے کے بعد یہ ملک و قوم کی فلاح کے لیے کام کرتی ہیں۔
- بین الاقوامی سطح پر ملک کی نمائندگی کرتی ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتیں مل کر ملک کا انتظام چلاتی ہیں۔
- آئین بنیادی اصولوں اور قوانین کا ایک مجموعہ ہے جس کے تحت ملک کا نظم و نسق چلتا ہے۔
- پاکستان میں اس وقت 1973ء کا آئین نافذ ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

(i) وفاقی حکومت کیوں ضروری ہے؟

(ii) 1973ء کے آئین کے مطابق پاکستانی شہریوں کے کوئی سے تین حقوق تحریر کریں۔

(iii) صوبائی حکومت کے اختیارات کی فہرست بنائیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

(i) آئین اور اس کا اطلاق کس طرح بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے؟

(ii) سیاسی جماعتوں کے افعال واضح کریں۔

Scanned with CamScanner

3۔ دیے ہوئے وفاقی حکومت کے ڈھانچے کو مکمل کریں۔

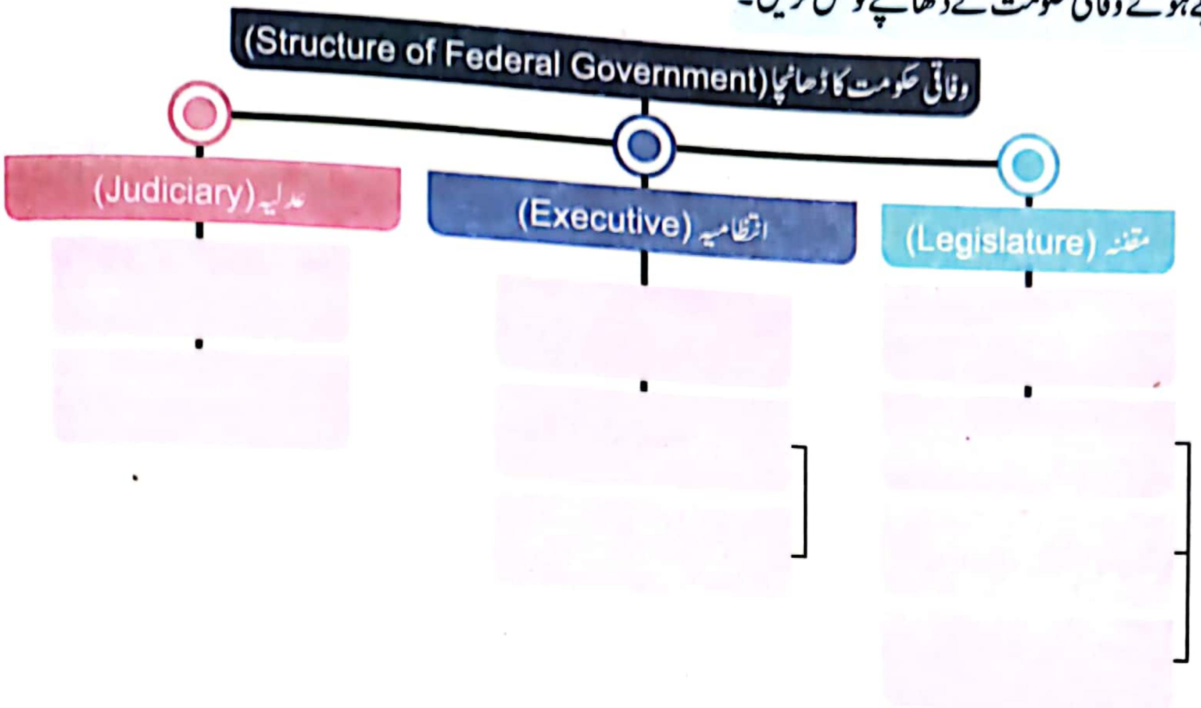

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ پاکستان میں موجود مختلف عدالتوں (سپریم کورٹ، ہائی کورٹس، مقامی عدالتوں) کو درجہ وار چارٹ کی مدد سے واضح کریں۔

سرگرمی 2۔ جمہوریت ایسا نظام حکومت ہے جس میں حکمرانی کسی ایک شخص کی نہیں ہوتی، بلکہ ملک کے تمام لوگوں کی طرف سے منتخب نمائندے نظامِ حکومت چلاتے ہیں۔ جمہوری طرزِ عمل کو اپناتے ہوئے اپنی جماعت کا ایک ایسا نمائندہ منتخب کریں جو آپ کی جماعت کی نمائندگی کر سکتا ہو۔

سرگرمی 3۔ چند سماجی مسائل کی فہرست بنائیں اور ان کے حل کے لیے تجاویز دیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے حکومتی ڈھانچے کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

http://www.democraticfoundation.com.pk/govt-structure-of-pakistan

سرگرمی 1: بچوں کو درجہ وار چارٹ کی مدد سے پاکستان کی مختلف عدالتوں کے بارے میں سمجھائیں کہ وہ کس طرح کام کرتی ہے۔ اس کے لیے انھیں گروہوں میں تقسیم کریں انھیں کہیں کہ وہ مختلف عدالتوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ ایک چارٹ پیپر پر مرحلہ وار عدالتوں کے نام ظاہر کریں۔ بعدازاں اپنے ہم جماعت طلبہ کو چارٹ دکھاتے ہوئے عدالتوں کا ڈھانچہ واضح کریں۔

سرگرمی 2: جماعت میں ووٹوں کے ذریعے سے ایسا طالب علم منتخب کریں جو جماعت کی ترجمانی کر سکے۔

سرگرمی 3: طلبہ کے درمیان سماجی مسائل اور ان کے حل کے لیے تقریری مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

Scanned with CamScanner

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ پاکستان میں عام انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں:

(ا) 2 سال بعد (ب) 3 سال بعد (ج) 4 سال بعد (د) 5 سال بعد

ii۔ پاکستان میں اس وقت آئین نافذ ہے:

(ا) 1956ء کا (ب) 1962ء کا (ج) 1973ء کا (د) 1958ء کا

iii۔ مقننہ اختیار رکھتا ہے:

(ا) قانون بنانے کا (ب) قانون نافذ کرنے کا (ج) انصاف کی فراہمی کا (د) مقدمات کی سماعت کا

iv۔ آئین کے تحت بچوں سے مزدوری کروانا ممنوع ہے:

(ا) 14 سال سے کم عمر (ب) 15 سال سے کم عمر (ج) 16 سال سے کم عمر (د) 17 سال سے کم عمر

v۔ کسی ریاست یا ملک کا نظم ونسق چلانے کے لیے بنیادی اصولوں کا مجموعہ کہلاتا ہے:

(ا) ریاستی اصول (ب) اصول وقوانین (ج) حکومت (د) آئین

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ پسندیدہ طرزِ حکومت آمریت ہے۔ ☐

ii۔ پاکستان میں بادشاہت کا نظام نافذ ہے۔ ☐

iii۔ ملک کے تمام قوانین، آئینی اصولوں کے مطابق مرتب کیے گئے ہیں۔ ☐

iv۔ وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ ☐

v۔ ہر سیاسی جماعت کا اپنا ایک خاص نظریہ اور منشور ہوتا ہے۔ ☐

3۔ کوئی سی تین وزارتوں اور ان کے موجودہ وزراء کے نام لکھیں۔

Scanned with CamScanner

باب
چہارم

تاریخ (History)

تہذیبوں کا آغاز
(The Beginning of Civilizations)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- یونانی، رومی اور گندھارا تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات بیان کر سکیں۔

انسانی زندگی جوں جوں اپنے مدارج طے کرتی گئی، اس میں بتدریج نکھار آتا گیا۔ لوگ بہتر معیارِ زندگی اپنانے لگے اور یوں انسانی تہذیب کا آغاز ہوا۔ انسان ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا آگے بڑھا۔ رہن سہن کے نئے طریقوں کو اپنایا۔ معاشرے کا عمل وجود میں آیا۔ ریاستیں اور حکومتیں قائم ہوئیں اور انسانی تہذیب کا ایک نیا آغاز ہوا۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- تہذیب کسے کہتے ہیں؟
- دنیا کی اولین تہذیبوں میں سے تین کے نام لکھیں۔

سن عیسوی Common Era (CE)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے بعد کے زمانے کو سن عیسوی کہتے ہیں۔

قبل مسیح Before Common Era (BCE)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کے زمانے کو قبل مسیح کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

اس سبق میں ہم ان تین تہذیبوں کے بارے میں پڑھیں گے جن میں سب سے پرانی یونانی تہذیب ہے۔

گندھارا تہذیب (Gandhara Civilization)	رومی تہذیب (Roman Civilization)	یونانی تہذیب (Greek Civilization)

یونانی تہذیب (Greek Civilization) 1600 قبل مسیح سے 146 قبل مسیح

یونانی تہذیب آج سے تقریباً چار ہزار سال قبل بحیرہ روم کے کنارے پروان چڑھی۔ قدیم یونان، یورپ اور مغربی ایشیا کے بیشتر علاقوں پر مشتمل تھا۔ یہ خطّہ اپنے بلند و بالا پہاڑوں، عظیم سمندروں اور خوبصورت جزیروں کی وجہ سے پوری دنیا میں مشہور تھا۔

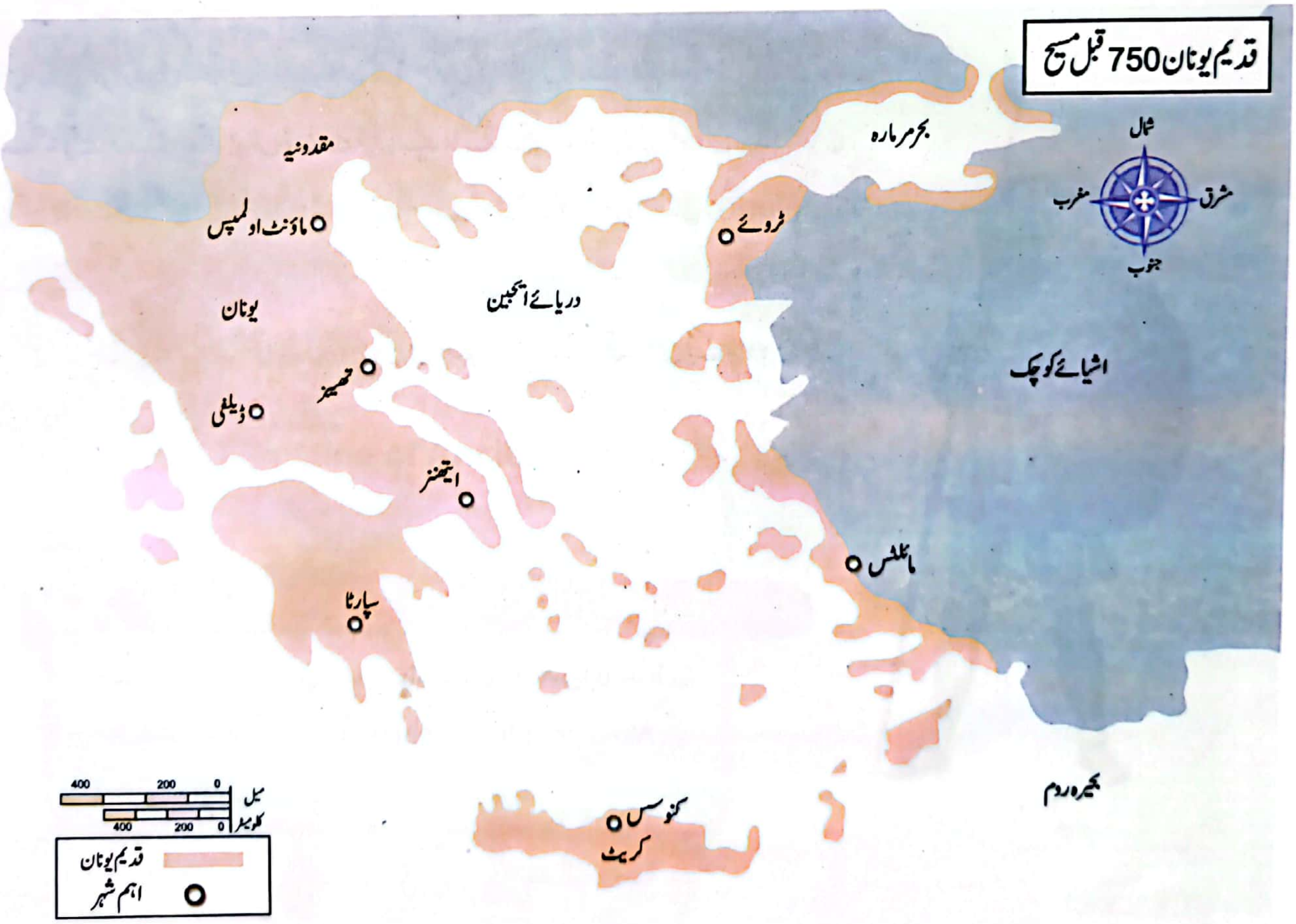

قدیم یونان کئی شہروں میں تقسیم تھا۔۔ جیسے ایتھنز(Athens)، اسپارٹا(Sparta)، تھیبز (Thebes) اور اولمپیا(Olympia)۔ان شہروں کی اپنی حکومتیں، قوانین اور فوج تھی۔

ایتھنز اور اسپارٹا قدیم یونان کے دو اہم شہر تھے۔ یہ دونوں اکثر آپس میں جنگ کرتے رہتے تھے۔ بعض اوقات یہ یونان کو غیر ملکی حملہ آوروں سے بچانے کے لیے متحد بھی ہو جاتے تھے۔ان دونوں شہری ریاستوں کی ثقافت بالکل مختلف تھی۔ اسپارٹا کے لوگ اپنا زیادہ تر وقت جنگ کرنے اور لڑنے کے طریقوں پر صرف کرتے تھے۔ جب کہ ایتھنز کے لوگ فنونِ لطیفہ (Arts) میں دل چسپی لیتے اور تعلیم پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔

چٹین (Chiton)

قدیم یونانیوں کا لباس چٹین تھا۔ یہ کپڑے کا ایک مستطیل ٹکڑا ہوتا تھا، جسے یونانی اپنے کندھے پر بروچ اور کمر پر بیلٹ کی مدد سے باندھ لیتے تھے۔

قدیم یونانی بہت سے دیوتاؤں اور دیویوں کو پوجتے تھے۔ وہ زیوس (Zeus) کو ان تمام دیوتاؤں اور دیویوں کا حکمران مانتے تھے۔انھوں نے ہر شہر میں عبادت گاہیں بنا رکھی تھیں جن کی دیکھ بھال کے لیے مخصوص لوگ متعین تھے۔

یونانی اپنی بیشتر سرکاری عمارتوں اور مندروں میں ستونوں کا استعمال کرتے تھے۔انھوں نے بڑے بڑے تھیٹر تعمیر کر رکھے تھے جہاں ڈرامے پیش کیے جاتے تھے۔قدیم یونانی گھروں کے درمیان میں صحن بنا ہوتا تھا۔صحن کے اطراف میں مختلف کمرے ہوتے تھے۔ کمروں میں روشن دان بنے ہوتے تھے۔

قدیم یونان میں زیادہ تر لوگ کھیتی باڑی، ماہی گیری اور تجارت کرتے تھے۔اس کے علاوہ کئی لوگ فوجی، عالم، سائنس دان اور فنکار تھے۔

قدیم یونانی جنگجو

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

معروف فلسفیوں اور دانش وروں سقراط(Socrates)، افلاطون(Plato)، ارسطو(Aristotle) اور جنگجو سکندرِ اعظم (Alexander the Great) کا تعلق اسی یونانی تہذیب سے ہے۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو قدیم یونان، قدیم روم، اور گندھارا تہذیب کے بارے میں ڈاکومینٹری (Documentary) دکھائیں اور ان تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں آگاہ کریں۔

Scanned with CamScanner

پارتھینن مندر (Parthenon Temple)

یونان کے شہر ایتھنز میں ایکروپولس کے مقام پر واقع یہ عمارت قدیم یونانی ثقافت کی نمائندہ علامت ہے۔

میراتھن (Marathon)

میراتھن کی ابتدا یونان سے ہوئی۔ اس کا آغاز فیڈی پائیڈس (Phedippides) نامی ایک شخص نے کیا۔ اس نے میراتھن سے اسپارٹا کا 150 میل لمبا فاصلہ دوڑ کر طے کیا۔ تاکہ ایرانی فوج کے حملے کی خبر دے سکے اور وہاں کی فوج سے مدد حاصل کر سکے۔ اس کی وجہ سے یونانی یہ جنگ ۴۹۰ ق م میں جیت گئے اس کے بعد اس نے فتح کا اعلان کرنے کے لئے پھر دوڑ لگا دی۔ اس نے میراتھن سے ایتھنز کا ۲۵ میل لمبا فاصلہ بھی دوڑ کر طے کیا۔ یونانی اسے اپنا ہیرو مانتے ہیں۔

اولمپک کھیل (Olympic Games)

دنیا میں اولمپک کھیل قدیم یونانیوں ہی نے متعارف کروائے۔ ان کھیلوں کا آغاز 776 قبل مسیح میں یونان کے شہر اولمپیا میں ہوا۔ اس لیے ان کو اولمپکس کا نام دیا گیا۔ ان کھیلوں میں میراتھن، کشتی اور باکسنگ وغیرہ شامل تھے۔ جدید اولمپکس کا آغاز بھی 1896ء میں یونان سے ہی ہوا۔

قدیم یونان کی ٹائم لائن (Timeline of Ancient Greeks)

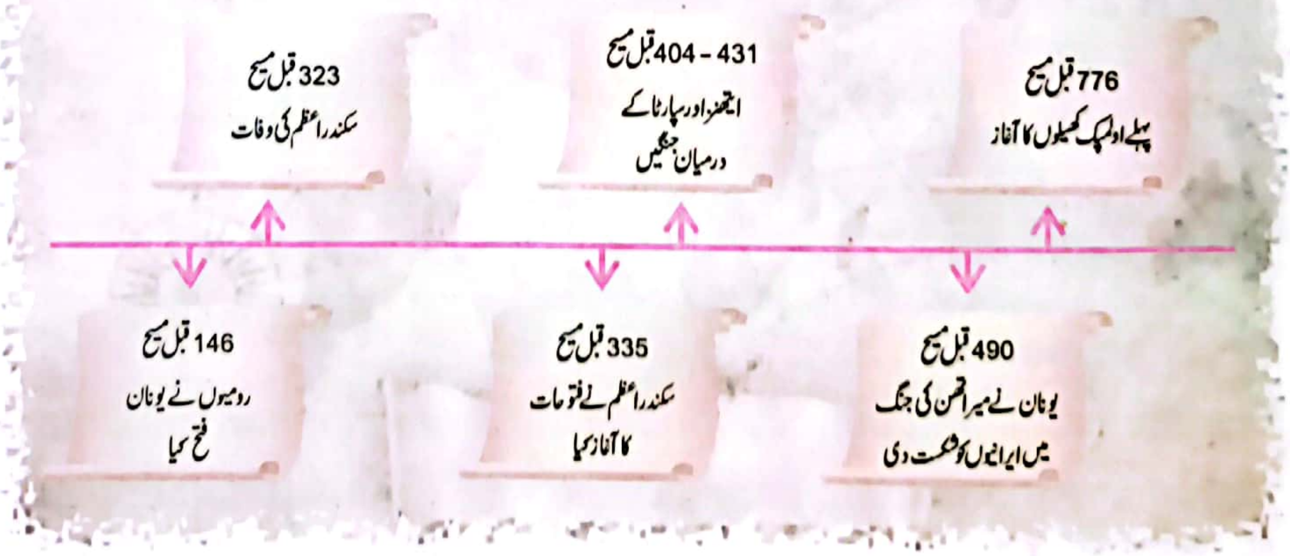

Scanned with CamScanner

رومی تہذیب (Roman Civilization) 753 قبل مسیح سے 476 عیسوی

رومی تہذیب دنیا کی وسیع اور طاقتور ترین تہذیبوں میں سے ایک تھی۔ اس تہذیب کا آغاز 753 قبل مسیح روم سے ہوا جو ایک چھوٹا قصبہ تھا۔ روم اب یونان کے قریب موجودہ اٹلی میں واقع ایک شہر ہے۔ روم کی بنیاد اس کے پہلے بادشاہ، رومولس (Romulus) نے رکھی تھی۔ رومیوں نے طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اپنی سلطنت کو وسعت دینا شروع کی۔ 146 قبل مسیح میں انھوں نے یونان فتح کر لیا۔ سن 117 عیسوی تک انھوں نے بحیرہ روم کے اردگرد کی تمام اراضی اور یورپ کے دیگر علاقوں (انگلینڈ، ویلز اور اسکاٹ لینڈ) پر بھی اپنی حکومت قائم کر لی۔

کلوسیم (Colosseum)

کلوسیم روم میں قائم ایک بڑی تماشہ گاہ تھی جس میں مختلف قسم کے مقابلے منعقد ہوتے تھے۔ اس میں تقریباً 50,000 لوگ سما سکتے تھے۔ لوگ آج بھی پوری دنیا سے کلوسیم دیکھنے جاتے ہیں۔

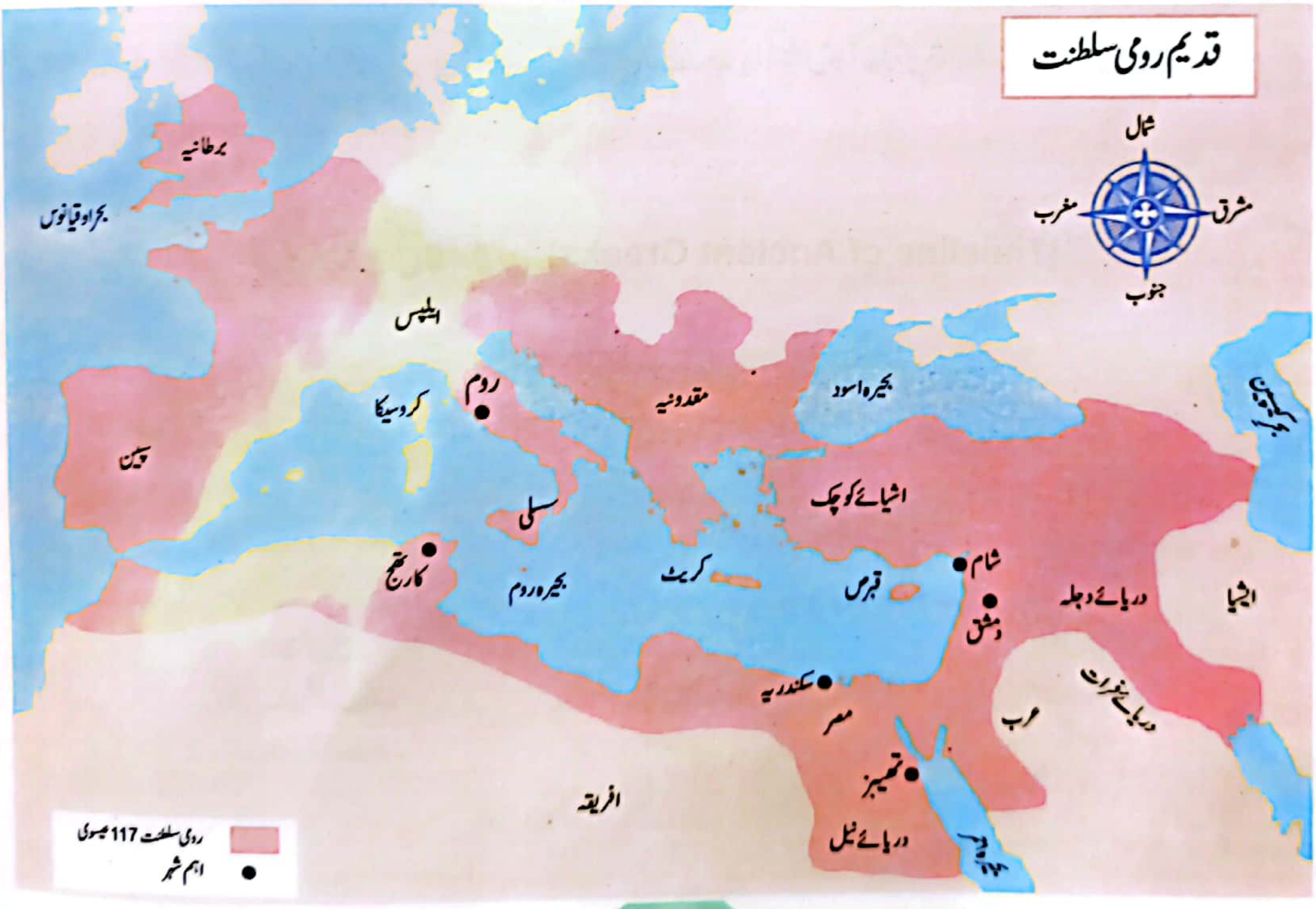

Scanned with CamScanner

قدیم روم ایک متنوع معاشرے پر مشتمل ملک تھا۔مختلف گروہ اپنے اپنے دیوتاؤں اور دیویوں کی پوجا کرتے تھے۔ یہ لوگ روحوں کی پوجا بھی کرتے تھے۔ان کی زبان لاطینی (Latin) تھی۔رومیوں نے رومن اعداد کا نظام متعارف کروایا جو آج بھی استعمال ہو رہا ہے۔رومن حروف تہجی کا اثر جدید دور کے انگریزی کے حروف میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

رومی ایک محنتی اور ذہین قوم تھی۔ وہ مختلف پیشوں سے منسلک تھے۔جن میں کاشت کاری، معماری، فوج، تجارت، کاری گری، وکالت، تدریس اور فنکاری شامل تھے۔ قدیم روم میں حکومت کا ایک باقاعدہ نظام موجود تھا۔لوگ سرکاری نوکریاں بھی کرتے تھے۔

ٹیونک اور ٹوگا
(Tunic and Toga)

ٹیونک قدیم روم کا ایک مخصوص لباس تھا۔ یہ سلی ہوئی دو اونی چادروں پر مشتمل ہوتا تھا۔ ٹوگا ایک لمبی چادر ہوتی تھی جسے وہ اپنے جسم کے گرد لپیٹ لیتے تھے۔

رومی اعلیٰ درجے کے انجینئر اور معمار تھے۔انھوں نے اپنی تعمیرات میں محرابوں اور گنبدوں کو شامل کیا۔انھوں نے گھروں میں پانی پہنچانے کے لیے پکے نالے بنائے۔ رومیوں نے بہت سی وسیع و عریض عمارتیں تعمیر کیں۔ان میں تماشہ گاہیں (Amphitheaters)، حمام (Bath House) اور کئی منزلہ رہائشی عمارات (Apartment Buildings) شامل تھے۔رومی تہذیب میں خاندان کا حاکم سب سے بوڑھا مرد ہوتا تھا۔اس کے پاس خاندان کے ہر فرد کے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا تھا۔

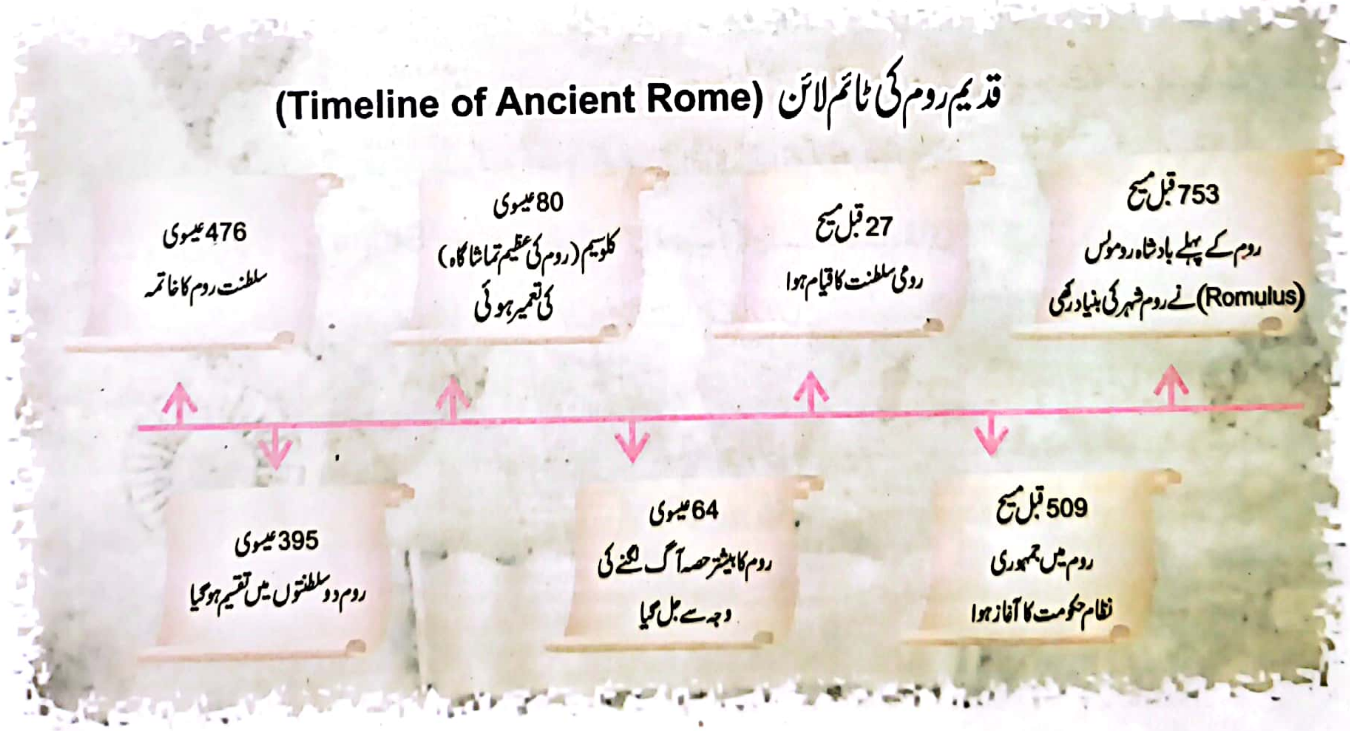

Scanned with CamScanner

گندھارا تہذیب (Gandhara Civilization) 600 قبل مسیح سے پانچویں صدی عیسوی

ٹیکسلا

گندھارا ایک قدیم مملکت کا نام ہے۔ یہ خطہ موجودہ دور کے پشاور، دریائے سوات اور دریائے کابل (افغانستان) کی وادیوں پر مشتمل تھا۔ قدیم زمانے میں گندھارا ہندوستان، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے مابین اہم تجارتی راستہ تھا۔ 522 سے 486 قبل مسیح تک یہ خطہ ایرانیوں کے زیر اثر رہا۔ 326 - 327 قبل مسیح میں یونانی جنگجو سکندر اعظم نے اسے فتح کر لیا۔ اس کے بعد اس پر ہندوستان کے موریا خاندان کی حکومت رہی۔ چندر گپت موریا اس دور کا معروف بادشاہ تھا۔ جس نے برصغیر کے موجودہ علاقوں پر مشتمل پہلی مرکزی حکومت قائم کی۔ اس کے دور میں فنون اور دستکاریوں کو ترقی ملی۔ کان کنی، زراعت، تجارت، جہاز رانی، مواصلات اور محصول (Tax) کے شعبے قائم کیے گئے۔ اس دور میں نہری نظام بھی قائم ہوا۔ 185 قبل مسیح میں باکٹیریا (Bacteria) کے یونانیوں (سکندر کے جانشین) نے اس خطے پر حکومت قائم کی۔ گندھارا تہذیب کے اہم شہر پُرشاپورا (Purushapura) موجودہ پشاور اور تکشاشیلا (Takshashila) موجودہ ٹیکسلا ہیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
ٹیکسلا کا پرانا نام کیا تھا؟

اس خطے پر ایرانیوں کی حکومت سے پہلے گندھارا میں ہندومت نمایاں مذہب تھا۔ بعد میں بدھ مت کو سرکاری مذہب بنا دیا گیا۔ بدھ مت قریباً ایک ہزار سال تک اس خطے میں پھیلتا رہا۔ اس کو پھیلانے میں موریا سلطنت کے حکمران چندر گپت موریا کے پوتے اشوکا نے اہم کردار ادا کیا۔ اس نے بدھوں کی خانقاہیں (Stupa) بنوائیں، ایشیا میں اس مذہب کو پھیلانے کے لیے مذہبی رہنما بھجوائے۔ اس نے بدھ مت کے پیغامات گزرگاہوں، میناروں اور پہاڑوں پر کندہ کروائے۔ اس کے دور میں بدھ مت تبت، چین، منگولیا اور جاپان تک پھیل گیا۔

> بدھ مت کا آغاز بھارت کے شہر بنارس سے ہوا۔

> گندھارا دنیا میں علم و فنون کے اہم مرکز کی حیثیت رکھتا تھا۔

پانچویں صدی میں وسطی ایشیا سے آنے والے خانہ بدوشوں نے گندھارا تباہ کر دیا۔ ان کو سفید ہنز (White Huns) کہا جاتا ہے۔

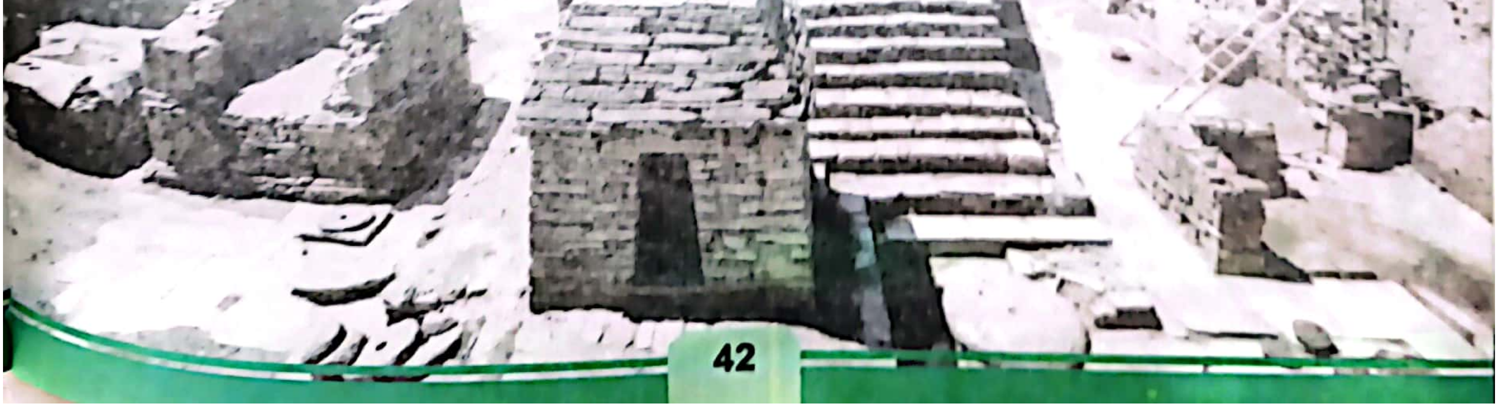

Scanned with CamScanner

سدھارتھ

سدھارتھا (گوتم بدھ) بدھ مت کے بانی تھے۔ وہ موجودہ نیپال میں پیدا ہوئے اور انھوں نے تقریباً 45 سال تک بدھ مت کی ترویج کی۔ وہ ایک فلسفی، استاد اور مذہبی رہنما تھے۔ ان کے خیال میں دنیا اور دنیا کے دکھ سے راحت حاصل کرنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ: نیک اور پاک زندگی گزاریں۔ تمام جانداروں پر رحم کریں۔ کسی کو مت ستائیں۔

گندھارا آرٹ (Gandhara Art)

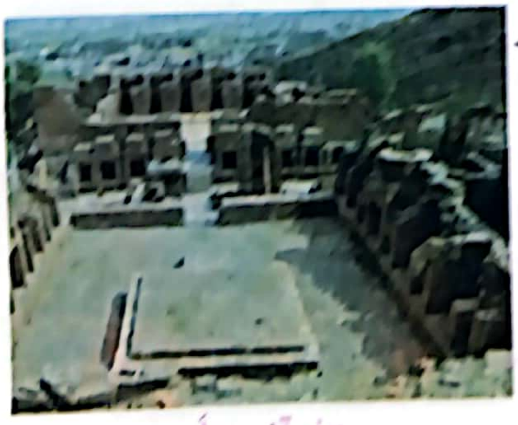

خانقاہ تخت بھائی

گندھارا آرٹ پوری دنیا میں مشہور ہے۔ گندھارا کی تہذیب پر مختلف قومیں حکمران رہیں۔ اس لیے اس کے آرٹ میں یونانی، شامی، ایرانی اور ہندوستانی تہذیبوں کا اثر شامل ہے۔ گندھارا کے لوگ پتھروں اور ریت کی مدد سے بدھ مت کے بانی سدھارتھ گوتم بدھ کے مجسمے بناتے تھے۔ بدھا کی تصویروں کو وہ چٹانوں، عمارتوں اور خانقاہوں پر بھی تراشتے تھے۔ تخت بھائی، مردان (خیبر پختونخوا) میں بدھ مت کی ایک مشہور خانقاہ کی باقیات آج بھی موجود ہیں۔

Scanned with CamScanner

گندھارا کی ٹائم لائن (Timeline of Gandhara)

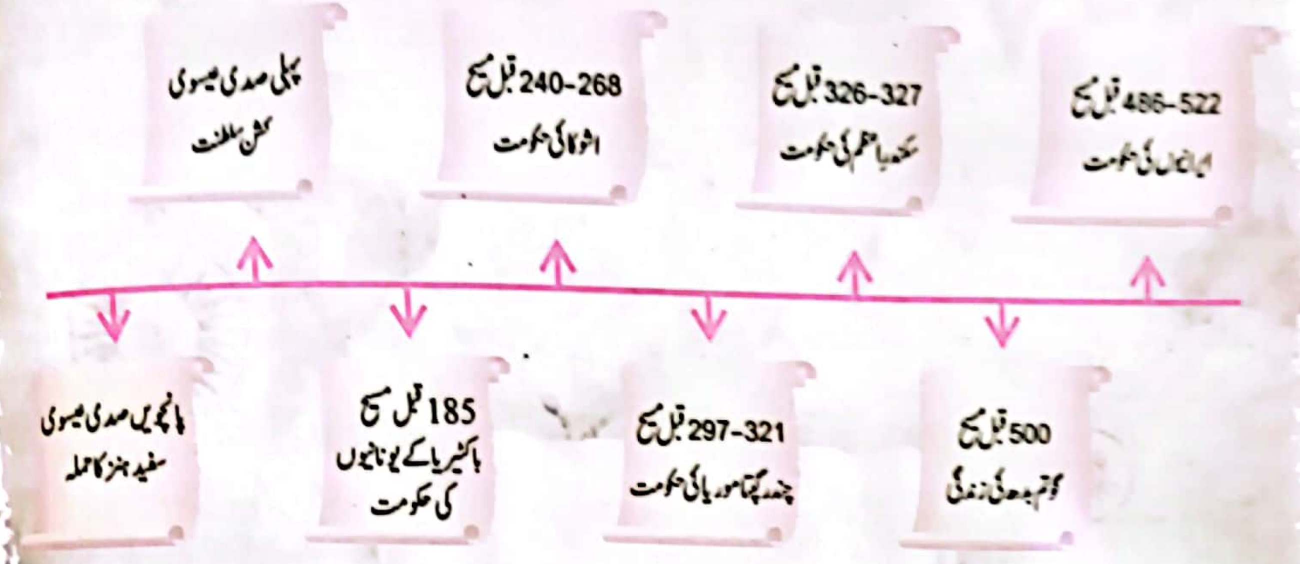

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- یونانی تہذیب آج سے تقریباً چار ہزار سال قبل بحیرہ روم کے کنارے پروان چڑھی تھی۔
- رومی تہذیب کا آغاز 753 قبل مسیح میں روم کے شہر سے ہوا۔
- گندھارا تہذیب کا آغاز 600 قبل مسیح میں ہوا۔ یہ خطہ موجودہ دور کے پشاور، دریائے سوات اور دریائے کابل کی وادیوں پر مشتمل تھا۔

کرتے ہیں کچھ نیا! Let's do something new!

طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں اور ان سے قدیم تہذیبوں کی نمایاں خصوصیات کے بارے میں تصویری کتابچہ بنوائیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. قدیم یونان کے دو بڑے شہر کون سے تھے؟ دونوں شہر کیسے ایک دوسرے سے مختلف تھے؟

ii. اولمپک کھیلوں کا آغاز کب اور کہاں ہوا؟

iii. قدیم یونان اور روم میں لوگ کیسا لباس پہنتے تھے؟

Scanned with CamScanner

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال
2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ یہ قابل فروخت نہیں ہے۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i رومی تعمیرات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii گندھارا کے لوگوں کا مذہب کیا تھا؟ اس مذہب کا آغاز کیسے ہوا؟

3۔ یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کن موجودہ علاقوں/خطوں پر مشتمل تھی؟ نام لکھیں۔

تہذیب	خطے/علاقے
یونانی	
رومی	
گندھارا	

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کی ٹائم لائن بنائیں۔

سرگرمی 2۔ اٹلس کی مدد سے دنیا کے نقشے پر قدیم تہذیبوں کی شناخت کریں۔

سرگرمی 3۔ پاکستان کے سیاحتی نقشے میں گندھارا کے مقامات کی شناخت کریں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

قدیم تہذیبوں کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://www.britannica.com/browse/Ancient-World

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے یونانی، رومی اور گندھارا تہذیب کی ٹائم لائن ایک چارٹ پیپر پر بنوائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

Scanned with CamScanner

پاکستان کی تاریخی شخصیات

(Historical Personalities of Pakistan)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- تحریکِ پاکستان میں سرسید احمد خان، بیگم رعنا لیاقت علی خان اور بیگم جہاں آرا شاہنواز کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- تحریکِ پاکستان میں اپنے علاقے / صوبے کی شرکت اور جدوجہد کی وضاحت کر سکیں۔

دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنے حوصلے، ارادے اور بہادری کی بنا پر دیگر تمام لوگوں سے نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ جس کام کا عزم کرتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں۔ ان کے کام لوگوں کی زندگیوں پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ انھی خوبیوں کی بنا پر یہ پوری دنیا میں جانے جاتے ہیں اور تاریخی شخصیات کہلاتے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی شخصیت ہیں۔ آپ کا عزم تھا کہ پاکستان بن کر رہے گا۔ آپ نے اپنے اس ارادے کو برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے ساتھ مل کر عملی جامہ پہنایا۔ جس کی بدولت آج ہم ایک آزاد مسلم ریاست میں آزادی کا سانس لے رہے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- آپ کی پسندیدہ تاریخی شخصیت کون سی ہے اور کیوں؟ ______________________
- پاکستان کی چند نمایاں تاریخی شخصیات کے نام لکھیں۔

Scanned with CamScanner

آیئے! ایسی شخصیات کے بارے میں جانتے ہیں جنھوں نے اپنی بے مثال خدمات سے برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں نام پیدا کیا۔

سرسید احمد خان (1817ء-1898ء)

سرسید احمد خان

سرسید احمد خان ایک مصنف، استاد اور فلسفی تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور بیداری کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ یہ 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد کا دور تھا۔ 1857ء کی جنگ آزادی مسلمانوں اور ہندوؤں نے انگریزوں کے خلاف مل کر لڑی تھی۔ بدقسمتی سے مسلمان اور ہندو یہ جنگ ہار گئے۔ ہندو رہنماؤں نے انگریزوں کو یقین دلایا کہ وہ ان کے ساتھ ہیں اور بغاوت صرف مسلمانوں نے کی تھی۔ یوں انگریزوں نے بغاوت کا ذمہ دار صرف مسلمانوں کو ٹھہرایا اور ان کو معاشی، سیاسی اور معاشرتی طور پر کمزور کر دیا۔ یہ وہ حالات تھے جنھوں نے دو قومی نظریے کی راہ ہموار کی۔

سرسید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے "قوم" (Nation) کا لفظ استعمال کیا۔

سرسید احمد خان سے قبل مجدد الف ثانی (شیخ احمد سرہندی) نے دو قومی نظریہ کا تصور دیا اور مسلمانوں کو بطور الگ قوم کہا۔ یوں سرسید دو قومی نظریہ کے تائید کرنے والے ہیں۔

سرسید کا خیال تھا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں کیونکہ ان کا مذہب، تاریخ، ثقافت اور تہذیب ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ وہ ایک ساتھ نہیں رہ سکتے اور وقت گزرنے کے ساتھ دونوں قوموں میں دشمنی بڑھتی جائے گی۔ ان خیالات کی بنیاد پر سرسید احمد خان کو دو قومی نظریے کا بانی کہا جاتا ہے۔

سرسید احمد خان چاہتے تھے کہ مسلمان اپنے حقوق پہچانیں اور دوسری اقوام کے شانہ بشانہ ترقی کریں۔ ان کا ماننا تھا کہ مسلمان جدید تعلیم ہی کے ذریعے سے اپنی شناخت قائم کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے انھوں نے تحریک علی گڑھ کا آغاز کیا۔ اس تحریک کے تحت بہت سے اسکول اور ادارے قائم کیے گئے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
دو قومی نظریہ کیا ہے؟

- 1859ء میں مراد آباد اور 1862ء میں غازی پور میں اسکول قائم کیے گئے۔
- 1864ء میں ایک سائنٹیفک سوسائٹی (Scientific Society) کی بنیاد رکھی گئی۔ اس ادارے کا مقصد انگریزی زبان کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا تھا۔ اس سوسائٹی نے دو زبانوں (انگریزی اور اردو) میں ایک جریدے کا بھی آغاز کیا۔
- 24 مئی 1875ء کو علی گڑھ میں محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول قائم کیا گیا۔ اس اسکول کو بعد میں کالج اور پھر یونیورسٹی بنا دیا گیا۔ علی گڑھ کالج کے طلبہ نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

طلبہ کو تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والی اہم شخصیات اور پیش آنے والے اہم واقعات کے بارے میں بتائیں۔

Scanned with CamScanner

بیگم رعنا لیاقت علی خان (1905ء-1990ء)

بیگم رعنا لیاقت علی خان

بیگم رعنا لیاقت علی خان تحریکِ پاکستان کی سرکردہ کارکن اور ممتاز سیاسی شخصیت تھیں۔ وہ پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کی اہلیہ تھیں۔ انھوں نے تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کیا اور خواتین میں سیاسی شعور اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے بیگم رعنا کو مسلم لیگ کا ایگزیکٹو ممبر اور پارٹی کے اکنامک ڈویژن کا چیئر پرسن مقرر کر دیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد وہ ملک کی خاتونِ اوّل بن گئیں۔ انھوں نے خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سے منصوبوں کا آغاز کیا۔ انھوں نے بھارت سے پاکستان ہجرت کرنے والی خواتین اور بچوں کے لیے صحت کی سہولیات کا اہتمام کیا۔ 1949ء میں انھوں نے آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA) کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کے تحت اسکولوں، کالجوں اور صنعتی گھروں کا ایک سلسلہ قائم کیا گیا۔ تاکہ خواتین ترقی کر سکیں۔ انھوں نے 12 سال تک مختلف ممالک میں پاکستان کی سفیر کے طور پر بھی کام کیا۔ 1973ء میں وہ صوبہ سندھ کی گورنر بن گئیں۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون صوبائی گورنر تھیں۔

> بیگم رعنا لیاقت علی خان نے 1929ء میں معاشیات اور سوشیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی M.Sc. کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے دہلی کی ایک یونیورسٹی میں معاشیات کی پروفیسر کے طور پر خدمات بھی انجام دیں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز (1896ء-1979ء)

بیگم جہاں آرا شاہنواز

بیگم جہاں آرا شاہنواز کا شمار بھی بااثر شخصیات میں ہوتا ہے۔ وہ آل انڈیا مسلم لیگ کی پہلی خاتون رکن تھیں۔ انھوں نے گول میز کانفرنسوں میں بھی برصغیر کی خواتین کی نمائندگی کی۔ 1935ء میں انھوں نے پنجاب میں مسلم خواتین لیگ (Muslim Women's League) تشکیل دی۔

1937ء میں وہ پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں۔ انھوں نے پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم، میڈیکل ریلیف اور صحت عامہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد بھی ان کا سیاسی سفر جاری رہا۔ انھوں نے پاکستان کی قانون ساز اسمبلی کی رکن کے طور پر خدمات انجام دیں۔ وہ خواتین اور بچوں کی بہبود کی کئی تنظیموں سے بھی وابستہ رہیں۔ ان تنظیموں میں انجمن حمایتِ اسلام اور ریڈ کراس سوسائٹی (Red Cross Society) شامل ہیں۔ انھوں نے تعلیمی اور معاشرتی موضوعات پر کئی پمفلٹ (Pamphlets) بھی لکھے۔

Scanned with CamScanner

چودھری رحمت علی (1897ء - 1951ء)

چودھری رحمت علی

چودھری رحمت علی پاکستان کی تشکیل کے ابتدائی حامیوں میں سے تھے۔ انھوں نے کیمبرج یونیورسٹی انگلینڈ (Cambridge University England) سے وکالت کی تعلیم حاصل کی۔ انگلینڈ میں اپنے قیام کے دوران میں انھوں نے پاکستان نیشنل موومنٹ (Pakistan National Movement) کا آغاز کیا۔ انھوں نے مسلمانوں کے لیے آزاد ریاست کے حصول کے بارے میں مختلف (کتابچے) Pamphlets شائع کیے۔ 28 جنوری 1933ء کو انھوں نے "اب یا کبھی نہیں" (Now or Never) کے نام سے ایک پمفلٹ جاری کیا۔ جس میں انھوں نے پہلی بار پاکستان کا نام تجویز کیا۔

اب تک ہم نے ان نمایاں شخصیات کے بارے میں پڑھا جنھوں نے اپنی خدمات سے قیامِ پاکستان کے حصول کو ممکن بنایا۔ آیئے اب ہم قیامِ پاکستان میں صوبوں اور علاقوں کے کردار کے بارے میں جانتے ہیں۔

قیامِ پاکستان میں صوبوں کا کردار (Role of Provinces in creation of Pakistan)

قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں پاکستان کے ہر خطے نے بھر پور حصہ لیا۔ آیئے! ان کے بارے میں جانتے ہیں:

سندھ (Sindh)

مسلمانوں نے تقریباً نوسو سال برصغیر پر حکومت کی۔ مسلمانوں کی حکومت انگریزوں کے تسلّط تک قائم رہی۔ انگریزوں نے بہ تدریج برصغیر کے مختلف علاقوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔

1843ء میں برطانوی حکمرانوں نے سندھ پر قبضہ کر لیا۔ انہوں نے بمبئی کو سندھ کا حصہ بنا دیا اور اسے اپنے انتظامی مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے پر بہت زور دیا کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ سندھ کی بمبئی سے علیحدگی مسلمانوں کے حقوق کے لیے اہم قدم ثابت ہوگی۔ بالآخر 1936ء میں سندھ کو ایک الگ صوبہ بنا دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

اکتوبر 1938ء میں سندھ صوبائی مسلم لیگ کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا جس کی صدارت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ سندھ تمام صوبوں میں پہلا صوبہ تھا جس نے آزاد مسلم ریاست کے لیے اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی۔ یہ قرارداد شیخ عبدالمجید سندھی نے پیش کی تھی۔ سندھ کے نمایاں رہنماؤں میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ، محترمہ فاطمہ جناح، سر و بیگم عبداللہ ہارون، بیگم رعنا لیاقت علی خان، جی الانہ اور محمد ایوب کھوڑو شامل ہیں۔ سندھی عوام میں آزاد ملک کا شعور بیدار کرنے میں سیاسی رہنماؤں کے ساتھ ساتھ تاجروں، مذہبی رہنماؤں اور طلبہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ سندھ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (Sindh Muslim Students Federation) اور سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی کے طالب علموں نے پاکستان کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ سندھ کے لوگوں نے قراردادِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ 26 جون 1947ء کو سندھ اسمبلی نے باضابطہ طور پر پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ اس فیصلے سے سندھ پاکستان میں شامل ہونے والا پہلا صوبہ بن گیا۔

سر عبداللہ ہارون

پنجاب (Punjab)

سر میاں محمد شفیع

صوبہ پنجاب ہمیشہ سے سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔ پنجاب کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے سر میاں محمد شفیع نے 1906ء میں پنجاب مسلم لیگ قائم کی۔ پنجاب کی سیاست میں ڈاکٹر محمد اقبال، سر میاں محمد شفیع اور ملک برکت علی نے اہم کردار ادا کیا انھوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخابات کی حمایت کی۔ تاکہ مسلمان اپنی علیحدہ شناخت حاصل کر سکیں۔

1930ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خطبہ الٰہ آباد میں دوقومی نظریے کی بنیاد پر تقسیمِ ہند کی تجویز پیش کی۔ مسلمان رہنماؤں کی اپیل پر قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ انگلستان سے واپس آ گئے اور مسلمانوں کی قیادت سنبھال لی۔ 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک میں میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مسلمانوں نے علیحدہ وطن کے مطالبے کے لیے ایک قرارداد پیش کی جسے ''قراردادِ پاکستان' کا نام دیا گیا۔ آزاد ریاست "پاکستان" کے حصول کے لیے پنجاب کے طالب علموں نے دن رات مثالی کام کیا۔ پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن (Punjab Muslim Students Federation) نے پنجاب کے شہروں اور دیہاتوں میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام پہنچایا۔

Scanned with CamScanner

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کی وجہ سے 3 جون 1947ء کو پنجاب کے مسلم اکثریت والے علاقوں کو پاکستان میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
خیبر پختونخوا کا پرانا نام کیا تھا؟

خیبر پختونخوا (Khyber Pakhtunkhwa)

خیبر پختونخوا برصغیر پاک و ہند کا سب سے آخری خطہ تھا جس پر انگریزوں کا تسلط قائم ہوا۔ خیبر پختونخوا کے عوام انگریزوں کے تسلط کے خلاف تھے۔ انھوں نے انگریزوں کے آگے کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالے۔ یہی وجہ تھی کہ برطانوی حکمرانوں نے خیبر پختونخوا کی ترقی کو کبھی اہمیت نہیں دی۔ انھوں نے یہاں کے لوگوں کو سیاست سے دور رکھنے کی پوری کوشش کی۔

سردار عبدالرب نشتر

برصغیر پاک و ہند کے دوسرے صوبوں میں جب آزادی کی تحریک کا آغاز ہوا تو خیبر پختونخوا کے لوگوں نے بھی اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھائی۔ 1913ء میں، سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان نے اسلامیہ کالج پشاور اور کالجیٹ اسکول کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ان اداروں نے پختونوں میں سیاسی شعور پیدا کیا۔ اسلامیہ کالج پشاور کے طلبہ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور قراردادِ پاکستان کی حمایت کی۔ قراردادِ پاکستان 1940ء کی منظوری میں خیبر پختونخوا کے عوام کی نمائندگی سردار اورنگ زیب خان، بیگم زری سرفراز، میاں ضیاء الدین، بہادر سعد اللہ خان اور دیگر رہنماؤں نے کی۔

سردار عبدالرب نشتر بھی تحریکِ پاکستان میں بہت سرگرم رہے۔ وہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔ وہ خیبر پختونخوا کی قانون ساز اسمبلی کے ممبر رہے اور انھوں نے وزیر خزانہ خیبر پختونخوا کی ذمہ داری بھی ادا کی۔ تقسیمِ ہند کے اعلان کے بعد جولائی 1947ء میں خیبر پختونخوا میں ایک ریفرنڈم کرایا گیا۔ اس ریفرنڈم کا مقصد یہ پتا لگانا تھا کہ خیبر پختونخوا کے عوام پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا بھارت میں۔ خیبر پختونخوا کے عوام کی اکثریت نے پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کیا اور یوں یہ پاکستان کا صوبہ قرار پایا۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
23 مارچ 1940ء کے جلسے میں صوبہ سرحد سے آنے والے رضا کاروں کے ایک دستے نے قائداعظم محمد علی جناح کی حفاظت کی ذمہ داری نبھائی۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
اپنی جماعت میں اسکول یونیفارم پر ریفرنڈم (استصوابِ رائے) کروائیں۔ ووٹوں کے ذریعے سے طلبہ کی اسکول کی یونیفارم کے حق یا مخالفت میں رائے معلوم کریں۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے 1936ء میں اسلامیہ کالج پشاور کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انھیں اسلامیہ کالج کی خیبر یونین کی تاحیات اعزازی رکنیت دی گئی۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جائیداد کا ایک تہائی حصہ کالج کے لیے وقف کر دیا۔

Scanned with CamScanner

بلوچستان (Balochistan)

قاضی محمد عیسیٰ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ

بلوچستان مہرگڑھ کی قدیم تہذیب کا گھر ہے۔ اس تہذیب کے آثار درہ بولان، کوئٹہ اور بگٹی کے علاقوں سے دریافت ہوئے ہیں۔ یہاں کے عوام فطری طور پر آزادی پسند ہیں۔ اس صوبے کے لوگوں نے کبھی بھی غلامی کو قبول نہیں کیا۔ یہ خطہ برصغیر کے باقی خطوں کے مقابلے میں زیادہ پسماندہ تھا۔ یہاں تحریکِ پاکستان کا آغاز بھی کافی بعد میں ہوا۔

1939ء میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر قاضی محمد عیسیٰ نے بلوچستان مسلم لیگ کو منظم کیا۔ قاضی محمد عیسیٰ کی اہلیہ بیگم سعیدہ قاضی نے بھی تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جب قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کوئٹہ تشریف لائے تو ان کے جلسے کا انتظام کرنے میں وہ پیش پیش تھیں۔ فضل احمد غازی، ملک عبداللہ جان کاسی اور فتح محمد نے بلوچستان کی عوام کی رہنمائی کی۔ بلوچستان کی عوام نے قراردادِ پاکستان 1940ء کی بھرپور حمایت کی۔ بلوچستان کے شاہی جرگے نے جون 1947ء میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے میں نواب محمد خان جوگزئی اور میر جعفر خان جمالی پیش پیش تھے۔

مرزا حسن خان

گلگت بلتستان (Gilgit Baltistan)

جب تحریکِ پاکستان اپنے عروج پر تھی، اس وقت گلگت بلتستان مہاراجہ کے زیرِ نگیں تھا۔ 3 جون کے منصوبے کے تحت تمام آزاد ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہو جائیں۔ مہاراجہ ہری سنگھ نے عوام کی امنگوں کو پسِ پشت ڈال کر بھارت کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کیا۔ اس پر گلگت سکاؤٹس اور کشمیر 6th انفنٹری کے جوانوں نے مرزا حسن خان، بابر خان اور شاہ خان وغیرہ کی قیادت میں ڈوگرا راج کے خلاف اعلانِ بغاوت کیا اور یکم نومبر 1947ء کو گورنر گھنسارا سنگھ کی حکومت کو ختم کر کے گلگت بلتستان کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ 2 نومبر 1947ء کو سکاؤٹ لائن میں پاکستان کا جھنڈا لہرا کر ایک عبوری حکومت (Provisional Government) قائم کی۔ شاہ رئیس خان اس کے صدر اور مرزا حسن خان کمانڈر انچیف مقرر ہوئے۔ سردار محمد عالم خان نے 16 نومبر 1947ء کو گلگت پہنچ کر علاقے کا نظم و نسق سنبھالا اور علاقے پر حکومت پاکستان کی عملداری قائم ہو گئی۔

Scanned with CamScanner

آزاد جموں و کشمیر (Azad Jammu and Kashmir)

چودھری غلام عباس

برصغیر پاک و ہند میں تقسیم کے وقت آزاد جموں و کشمیر بھی آزاد ریاست تھی۔ اس کی بیشتر آبادی مسلمان تھی۔ برصغیر پاک و ہند میں آزادی کی لہر نے یہاں کے عوام کو بھی متاثر کیا۔ سید ضیاالدین اندرابی تحریکِ پاکستان کے نمایاں رہنما تھے۔ انھوں نے 23 مارچ 1940ء کے جلسے میں کشمیریوں کے وفد کی نمائندگی کی اور قراردادِ پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ چودھری غلام عباس کا شمار بھی کشمیر کے نمایاں رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کی تقسیم کے وقت آزاد ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہونے یا آزاد رہنے کا فیصلہ کر سکتی ہیں۔ کشمیر کے لوگ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے تھے۔ لیکن کشمیر کے مہاراجا ہری سنگھ نے 26 اکتوبر 1947ء کو کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا۔ اس پر کچھ کشمیری عوام نے مہاراجا کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا اور کشمیر کا کچھ حصّہ آزاد کروا لیا اور پاکستان میں شامل ہو گئے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

آل انڈیا مسلم لیگ (All India Muslim League) 30 دسمبر 1906ء کو قائم ہوئی اور قائداعظم نے 1913 میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- سر سید احمد خان، بیگم رعنا لیاقت علی خان اور بیگم جہاں آرا شاہنواز نمایاں تاریخی شخصیات ہیں۔
- قیامِ پاکستان میں ہر صوبے اور ہر علاقے نے اپنا کردار ادا کیا۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے اور اس نظریے کا بانی کسے کہا جاتا ہے؟

ii. پاکستان کا نام کس نے تجویز کیا اور کب؟

iii. اسلامیہ کالج پشاور کس نے قائم کیا؟ اس کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟

Scanned with CamScanner

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i سرسید احمد خان نے برصغیر کے مسلمانوں کی بیداری کے لیے کیا خدمات سرانجام دیں؟

ii بیگم رعنا لیاقت علی خان کی سیاسی اور معاشرتی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

iii خیبر پختونخوا کے عوام نے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیسے کیا؟

3۔ پاکستان کے مختلف صوبوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والی ان نمایاں شخصیات کے نام لکھیں جنھوں نے تحریکِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا

سندھ	
پنجاب	
خیبر پختونخوا	
بلوچستان	
گلگت بلتستان	
آزاد جموں وکشمیر	

4۔ آپ میں کون سی ایسی تین خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے آپ مثالی شخصیت یا ہیرو بن سکتے ہیں؟ اپنی کاپی میں تحریر کریں۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

کسی ایسی مثالی شخصیت/ ہیرو کی سوانح حیات لکھیں جس نے معاشرے کی فلاح و بہبود میں اہم کردار ادا کیا ہو۔

طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے ان کی پسندیدہ تاریخی شخصیت کے بارے میں معلوم کریں۔ ان سے کہیں کہ اپنی پسندیدہ شخصیت کے حالاتِ زندگی اور خدمات کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور ایک کتابچہ بنائیں۔ تصاویر بھی چسپاں کریں۔ اس سوانح حیات کو کمرہ جماعت میں اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

Scanned with CamScanner

حصۂ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ یونانی تہذیب پروان چڑھی:

(ا) بحیرہ قلزم کے کنارے (ب) بحیرہ روم کے کنارے
(ج) بحیرہ اوقیانوس کے کنارے (د) بحیرہ اسود کے کنارے

ii۔ بدھوں کی خانقاہوں کو کہتے ہیں:

(ا) اسٹوپا (ب) مندر (ج) چرچ (د) مسجد

iii۔ تحریک علی گڑھ کا آغاز کیا:

(ا) علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے (ب) قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے (ج) محترمہ فاطمہ جناح نے (د) سرسید احمد خان نے

iv۔ پاکستان کی پہلی خاتون صوبائی گورنر تھیں:

(ا) محترمہ فاطمہ جناح (ب) بیگم جہاں آرا شاہنواز (ج) بیگم رعنا لیاقت علی خان (د) بیگم شائستہ اکرام اللہ

v۔ بیگم جہاں آرا شاہنواز پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کی رکن منتخب ہوئیں:

(ا) 1933ء میں (ب) 1935ء میں (ج) 1934ء میں (د) 1937ء میں

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ چیٹن قدیم رومیوں کا لباس تھا۔ ☐

ii۔ اولمپک کھیلوں کا آغاز 776 قبلِ مسیح میں یونان سے ہوا۔ ☐

iii۔ پنجاب پاکستان میں شامل ہونے والا پہلا صوبہ تھا۔ ☐

iv۔ پاکستان کا نام چودھری رحمت علی نے تجویز کیا۔ ☐

v۔ بلوچستان کے شاہی جرگے نے جون 1947ء میں پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)			کالم (ب)
ایتھنز (Athens)	◇	◇	گندھارا کا شہر
کلوسیم (Colosseum)	◇	◇	قدیم روم کی تماشہ گاہ
پرش پورا (پشاور)	◇	◇	قدیم یونان کا شہر

Scanned with CamScanner

باب
پنجم

جغرافیہ Geography

نقشے کی مہارتیں اور گلوب
(Map Skills & Globe)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- نقشے کی وضاحت کر سکیں اور BOLTS کی اصطلاح کی مدد سے نقشے کو پڑھ / سمجھ سکیں۔
- نقشے کو پڑھتے ہوئے پیمانے (Scale) کی تعریف کر سکیں اور تصاویر کی مدد سے اس کی اقسام بیان کر سکیں۔
- نقشے کی مختلف اقسام کی پہچان کر سکیں۔ جیسے: راستے کا نقشہ (Road Map)، سیاحتی نقشہ (Tourist Map)، موسمیاتی نقشہ (Weather Map)، سیاسی نقشہ (Political Map) اور مساحتی نقشہ (Topographic Map)۔
- خطوطِ عرض بلد (Lines of Latitudes)، خطوطِ طول بلد (Lines of Longitudes) اور ٹائم زونز (Time Zones) کی خصوصیات تصاویر کی مدد سے پہچان سکیں۔
- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کا استعمال کرتے ہوئے جال (Grid Reference) کی مدد سے کوئی مقام تلاش کر سکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- نقشے اور گلوب میں کیا فرق ہے؟ ____________________
- نقشے کے عناصر تحریر کریں۔

کسی جگہ یا مقام کو تلاش کرنے کے لیے نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ نقشہ زمین یا اس کے کسی خاص حصے کا تصویری خاکہ ہوتا ہے۔ نقشہ کسی گھر یا اسکول کا بھی ہو سکتا ہے اور کسی قصبے، شہر یا ملک کا بھی۔ نقشوں کی مدد سے ہم آبی ذخائر جیسے سمندر، دریا وغیرہ بھی تلاش کر سکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

BOLTS ظاہر کرتا ہے۔

B = Border

O = Orientation

L = Legend

T = Title

S = Scale

نقشہ (Map)

زمین یا اس کے کسی حصے کو ایک ہموار سطح یا کاغذ پر ظاہر کرنے کو نقشہ (Map) کہتے ہیں۔ نقشے ضرورت کے مطابق مختلف پیمائشوں میں بنائے جاتے ہیں۔ نقشوں کو آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے۔ نقشے کے عناصر ''BOLTS'' کہلاتے ہیں۔

نقشے کے عناصر آپ جماعت چہارم میں بھی پڑھ چکے ہیں۔

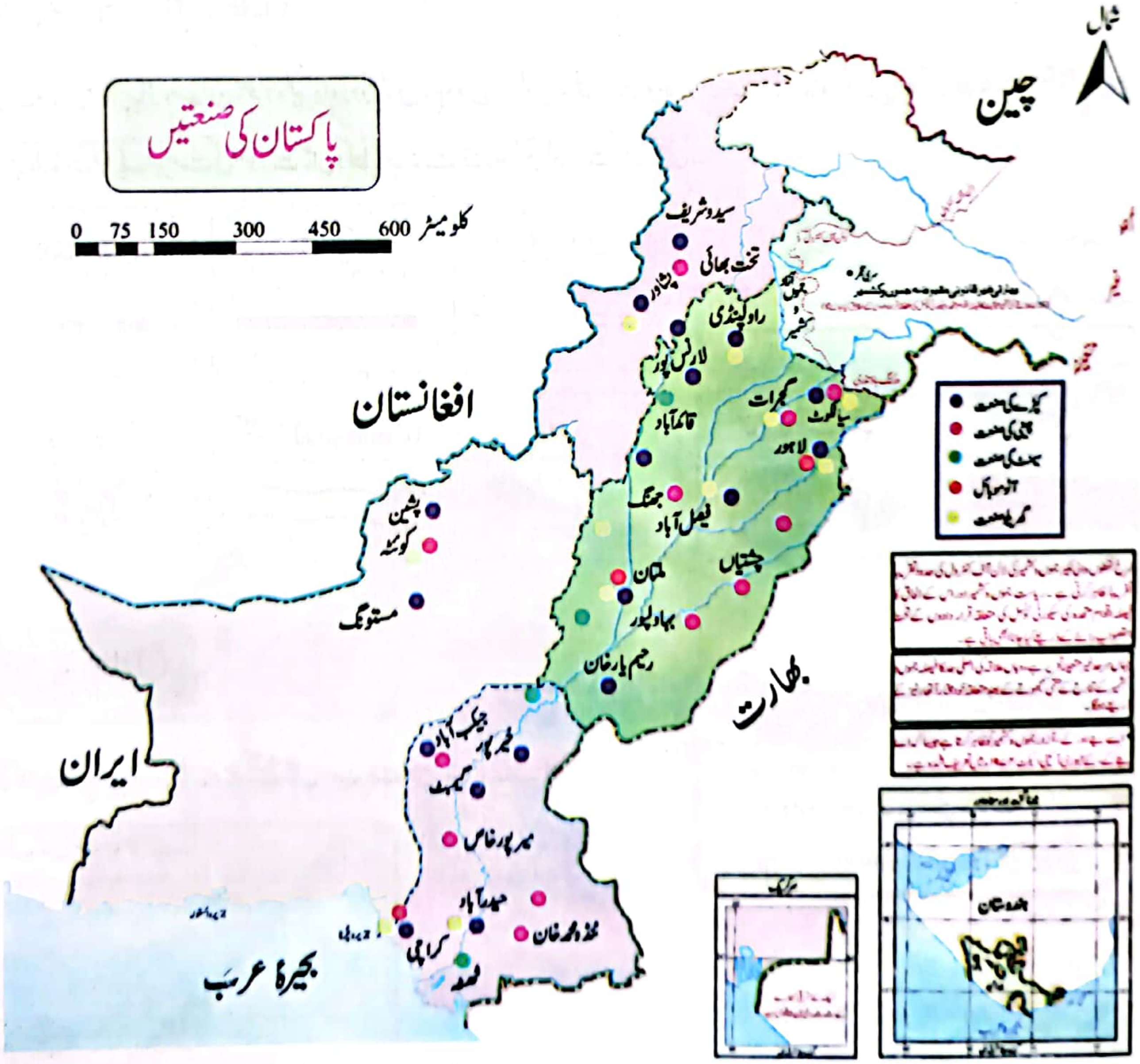

Scanned with CamScanner

حدود (Border)

نقشے کی حدود سے مراد اس کے چاروں سمت لگی لائنیں ہیں جو اسے ایک تصویر کے فریم کی طرح بند کر لیتی ہیں۔ اسے حاشیہ بھی کہتے ہیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
ثانوی سمتوں (Intermediate Directions) کے نام بتائیں۔

سمتیں (Orientation)

نقشے پر سمت کو معلوم کرنا اورینٹیشن (Orientation) کہلاتا ہے۔

شمال، جنوب، مشرق اور مغرب چار بنیادی سمتیں (Cardinal Directions) ہیں۔

علامتی فہرست (Legend)

زمینی خدوخال مثلاً پہاڑ، میدان، صحرا وغیرہ اور درختوں، پودوں، سڑکوں، عمارات کو ظاہر کرنے کے لیے نقشوں پر خاص علامات استعمال کی جاتی ہیں۔ نقشے پر علامات کو ایک فہرست کی صورت میں دکھایا جاتا ہے جسے علامتی فہرست کہتے ہیں۔

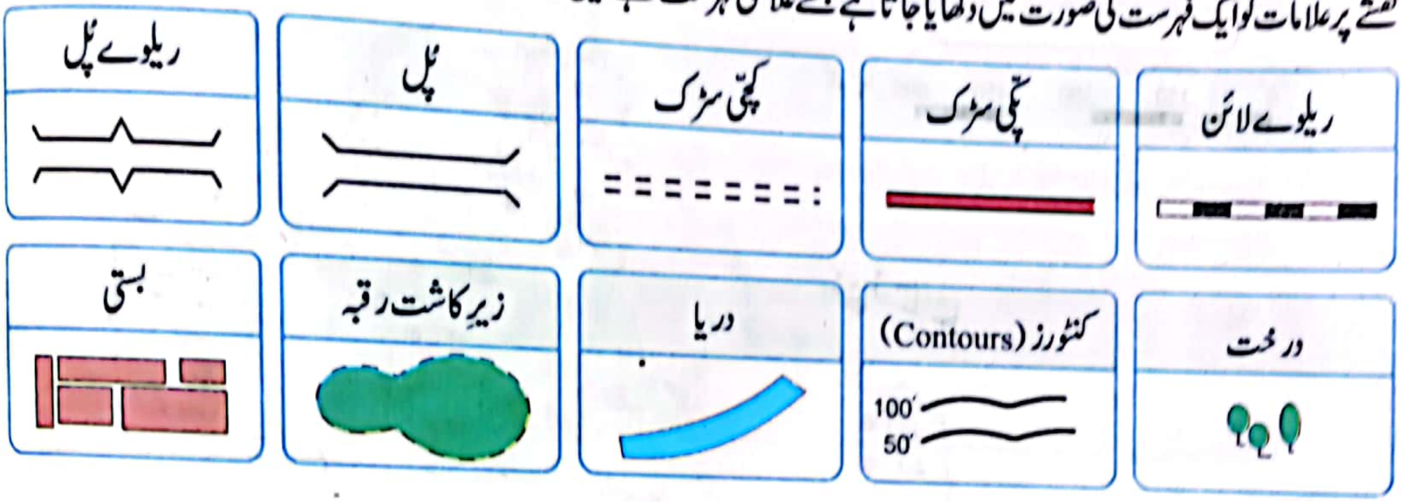

عنوان (Title)

نقشے کو ایک عنوان دیا جاتا ہے جو نقشے میں سب سے اوپر جلی (Bold) حروف میں لکھا جاتا ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
علامات کو مروّجہ علامات یا رواجی علامات (Conventional Signs) بھی کہتے ہیں۔

طلبہ سے "BOLTS" کی اصطلاح کے بارے میں پوچھیں۔ انھیں نقشہ دکھاتے ہوئے "BOLTS" یعنی نقشے کے عناصر کے بارے میں سوالات کریں۔

Scanned with CamScanner

پیمانہ (Scale)

زمین اور نقشے کے فاصلے کو ایک خاص نسبت سے دکھایا جاتا ہے، اسے پیمانہ کہتے ہیں۔ پیمانے کی مدد سے ہم نقشے پر موجود مقامات کے درمیان زمینی فاصلہ معلوم کرسکتے ہیں۔

پیمانے کی اقسام (Types of Scale)

عام طور پر پیمانے کی تین اقسام ہیں۔

1۔ خطی پیمانہ

2۔ بیانیہ پیمانہ

3۔ کسرِ اعتباری

1۔ خطی پیمانہ (Linear Scale)

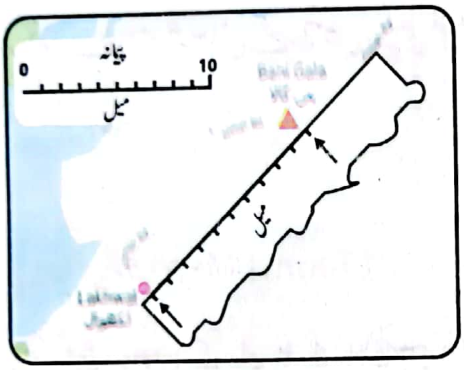

یہ پیمانہ ایک افقی خط (Line) کی صورت میں دیا جاتا ہے، جو برابر حصّوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ خط زمین پر فاصلے اور نقشے پر فاصلے کے درمیان نسبت کو ظاہر کرتا ہے۔

2۔ بیانیہ پیمانہ (Statement of Scale)

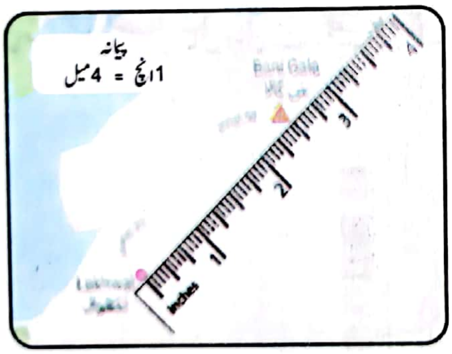

بیانیہ پیمانے میں الفاظ کے ذریعے سے فاصلوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر دیے ہوئے پیمانے میں 4 میل کا فاصلہ 1 انچ سے، ظاہر کیا گیا ہے۔

3۔ کسرِ اعتباری (Representative Fraction:RF)

اس پیمانے میں کسر (Fraction) کا استعمال کرتے ہوئے فاصلہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کسر کا شمار کنندہ (Numerator)، اکائی یعنی (1) ہوتا ہے جو نقشے کے فاصلے کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ کسر کا نسب نما (Denominator) زمینی فاصلے کو ظاہر کرتا ہے۔ اس پیمانے کو کسر اور نسبت دونوں میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

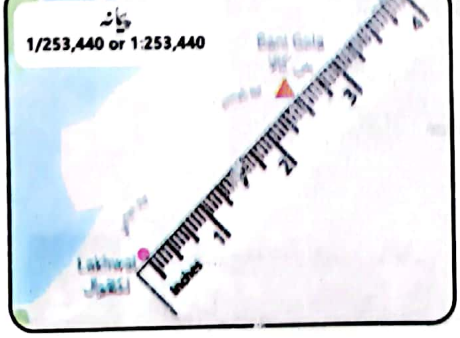

مثال کے طور پر $\frac{1}{253,440}$ یا 1 : 253,440

Scanned with CamScanner

نقشوں کی اقسام (Kinds of map)

نقشوں کی کئی اقسام ہیں جیسے :

1۔ سیاسی نقشہ
2۔ سیاحتی نقشہ
3۔ موسمیاتی نقشہ
4۔ مساحتی نقشہ
5۔ راستے کے نقشے

آیئے ان نقشوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھتے ہیں۔

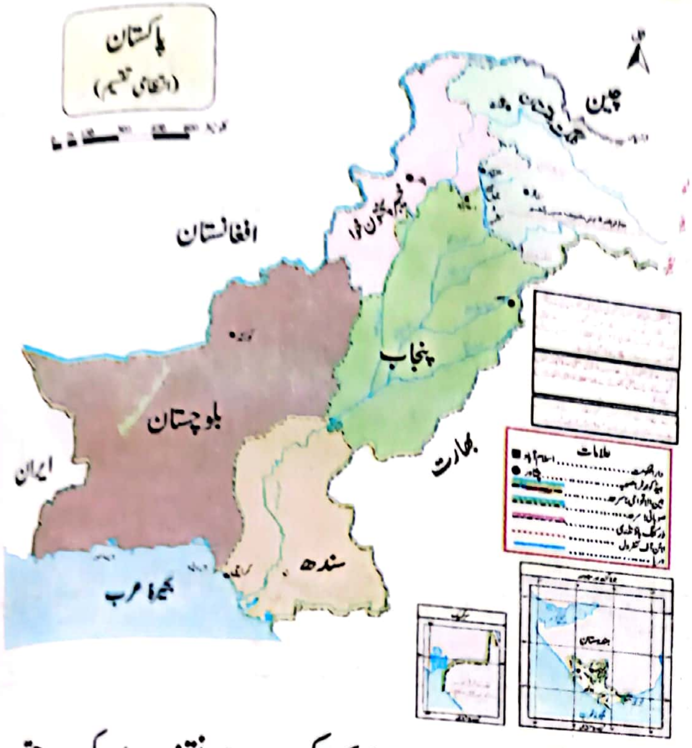

1۔ سیاسی نقشہ (Political Map)

ایسے نقشے جن کی مدد سے بین الاقوامی سرحدیں، ملک، دارالحکومت اور اہم شہر تلاش کیے جا سکیں، سیاسی نقشے کہلاتے ہیں۔

2۔ سیاحتی نقشہ (Tourist Map)

سیاحتی نقشے سیاحوں کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ وہ کسی جگہ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر سکیں۔ ایسے نقشوں میں کسی سیاحتی مقام کی مکمل تفصیل بتائی جاتی ہے۔ جیسے اس جگہ کی تصاویر، اہم مقامات کی نشاندہی، اہم سڑکیں، وغیرہ۔

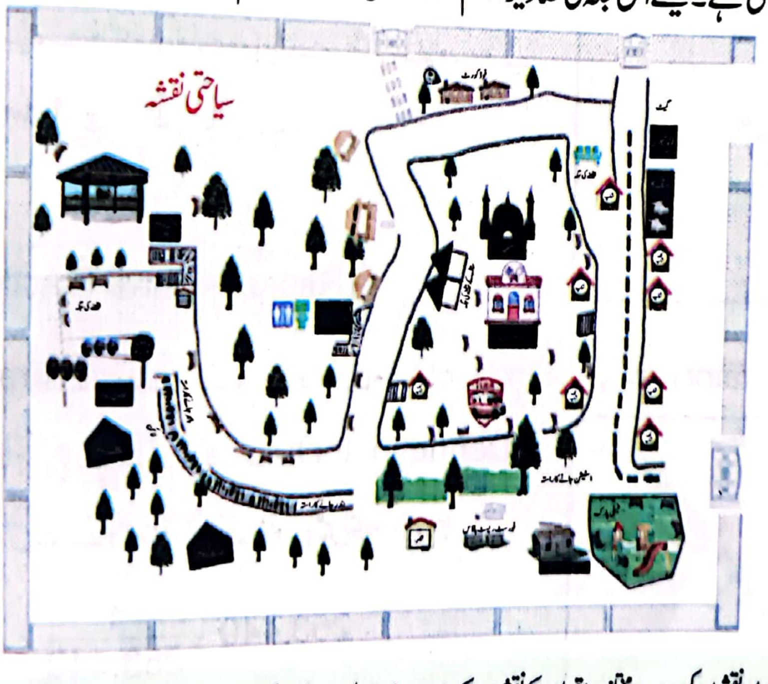

طلبہ کو تصاویر اور نقشوں کی مدد سے مختلف اقسام کے نقشوں کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ طلبہ کو بتائیں کہ مختلف قسم کے نقشوں کے مقاصد اور ان کی افادیت مختلف ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

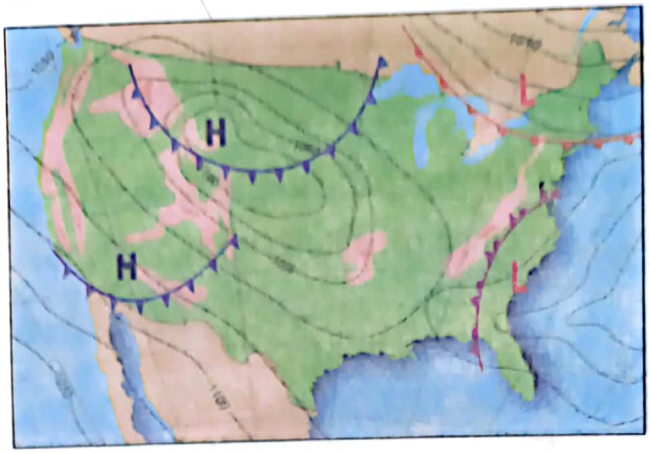

3۔ موسمیاتی نقشہ (Weather Map)

کسی علاقے میں ایک مخصوص وقت میں موسم کا حال مختلف علامتوں کے ذریعے سے دکھانے کے لیے موسمیاتی نقشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

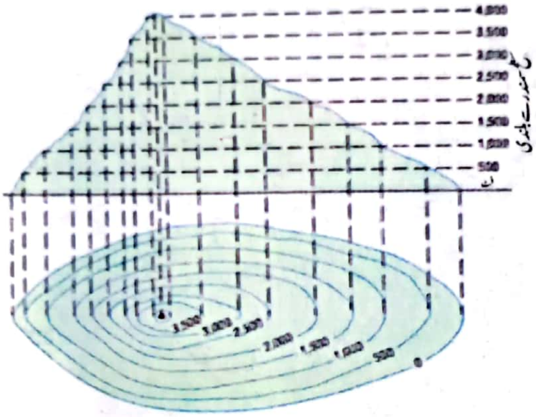

4۔ مساحتی نقشہ (Topographic Map)

زمینی خدوخال جیسے، پہاڑ، وادیاں، میدان دکھانے کے لیے مساحتی نقشے استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں طبعی خدوخال کنٹور لائنوں کی مدد سے دکھائے جاتے ہیں۔ ان لائنوں کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی جگہ کتنی بلندی پر واقع ہے۔

5۔ راستے کا نقشہ (Road Map)

راستے کے نقشے میں اہم راستے جیسے ہائی وے (Highways)، سڑکیں (Roads) اور ریلوے لائینیں (Railway Lines) وغیرہ دکھائی جاتی ہیں۔

2025

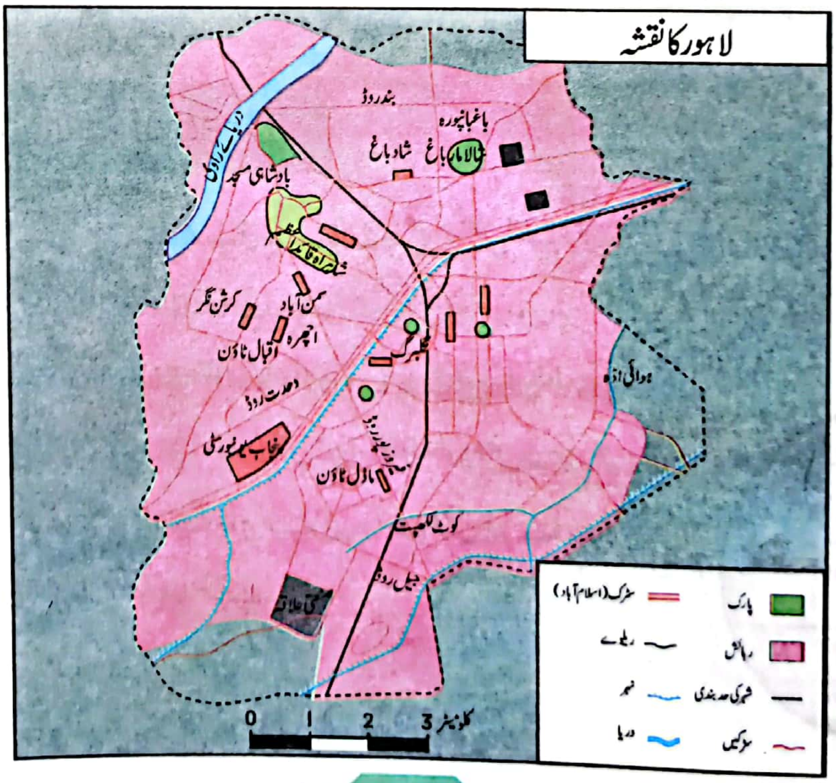

خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد (Lines of Latitude and Longitude)

نقشے یا گلوب پر افقی اور متوازی لائنوں کو جال (Grid) کہتے ہیں۔ یہ فرضی خطوط ہوتے ہیں جنھیں خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد (Lines of Latitude and Longitude) کہتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی علاقہ یا مقام گلوب یا نقشے پر کس جگہ واقع ہے۔

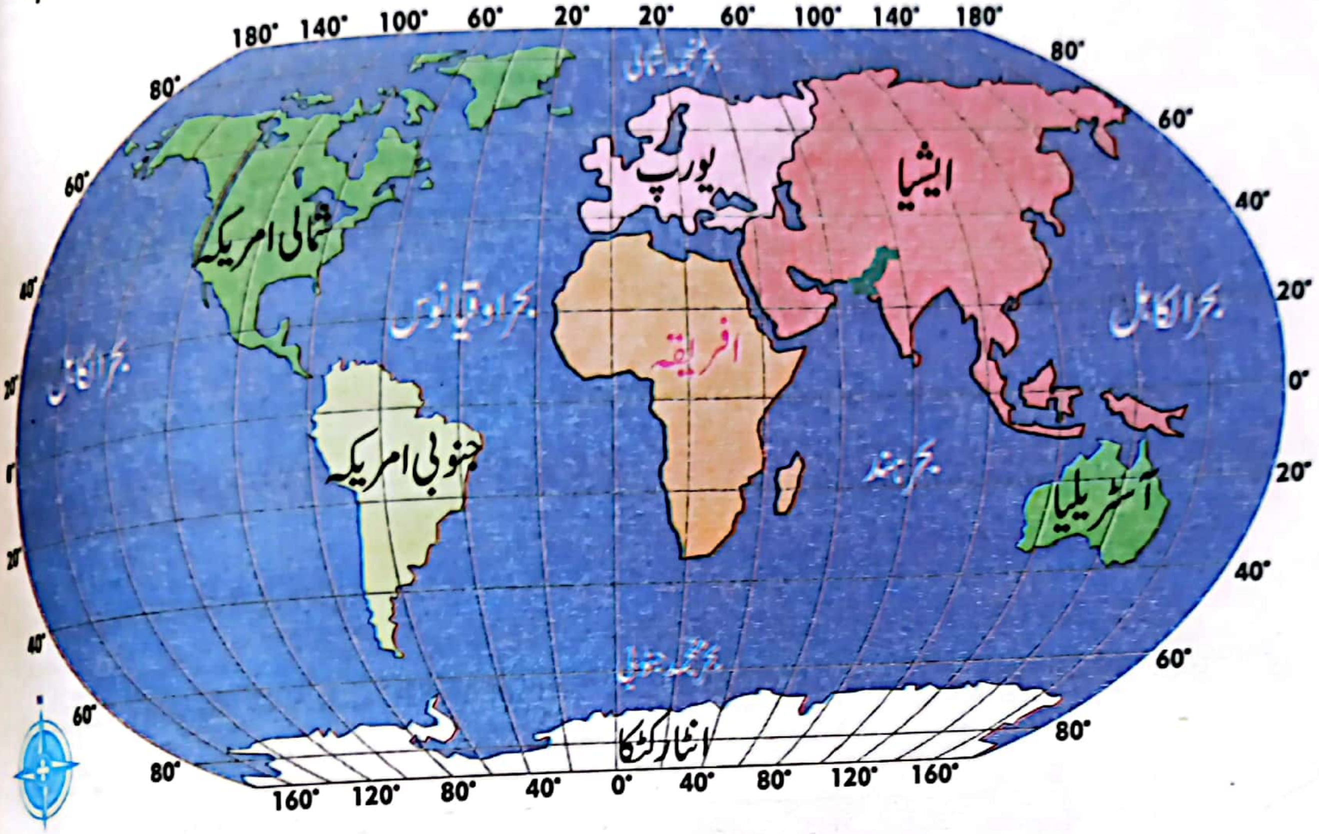

خطوطِ عرض بلد (Lines of Latitude)

وہ فرضی خطوط جو گلوب یا نقشے پر مشرق سے مغرب کی جانب پائے جائیں، انھیں خطوطِ عرض بلد کہتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا خطِ عرض بلد جو صفر درجے پر ہے "خطِ استوا" (Equator) ہے۔ یہ خط زمین کو افقی طور پر دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے متوازی پائے جاتے ہیں۔ ان خطوط کی کل تعداد 180° ہے۔ 90° خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے شمال میں اور 90° خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے جنوب میں ہیں۔ یہ خط کسی نہ کسی زاویے کو ظاہر کرتے ہیں۔ خطوطِ عرض بلد کے ذریعے سے مقامات کے درمیان فاصلے کو معلوم کیا جاسکتا ہے۔

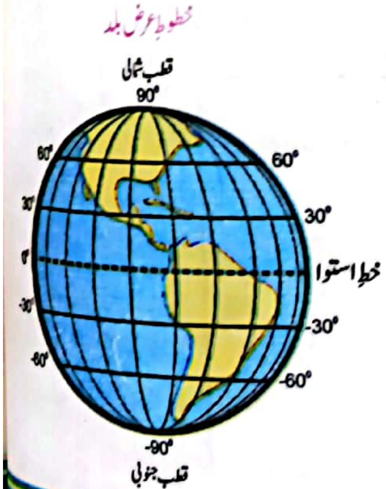

Scanned with CamScanner

خطوطِ طول بلد (Lines of Longitude)

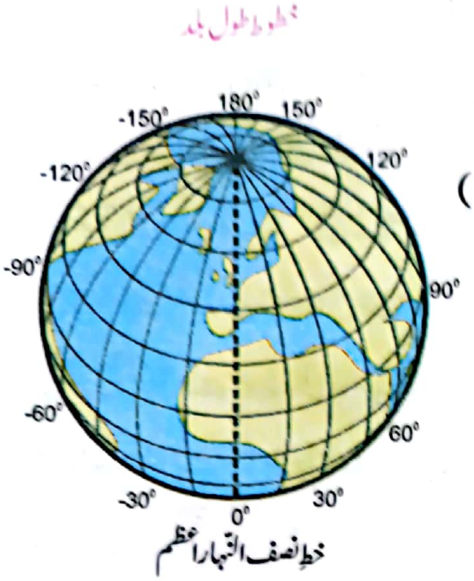

وہ فرضی خطوط جو گلوب یا نقشے پر شمال سے جنوب کی جانب پائے جائیں، انھیں خطوطِ طول بلد (Lines of Longitude) کہتے ہیں۔ خطوطِ طول بلد میں 0° کے خط کو "نصف النہار اعظم" (Prime Meridian) کہا جاتا ہے۔ جو انگلستان کے مقام گرینچ (Greenwich) سے گزرتا ہے۔

خطِ نصف النہار اعظم زمین کو عمودی طور پر دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اس کا درجہ بھی صفر ہوتا ہے۔ خطوطِ طول بلد کی کل تعداد 360° ہے۔ 180° خطوطِ طول بلد گرینچ کے مشرق میں اور 180° مغرب میں ہیں۔ خطوطِ طول بلد کی مدد سے ہم دو ممالک کے درمیان وقت کا فرق معلوم کر سکتے ہیں۔

خطِ استوا (Equator) ایک اہم خطِ عرض بلد ہے اور اسی طرح خطِ نصف النہار اعظم بھی ایک اہم خطِ طول بلد ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

1 عرض بلد = تقریباً 111 کلومیٹر

1 طول بلد = 4 منٹ

اہم خطوطِ عرض بلد (Important Lines of Latitude)

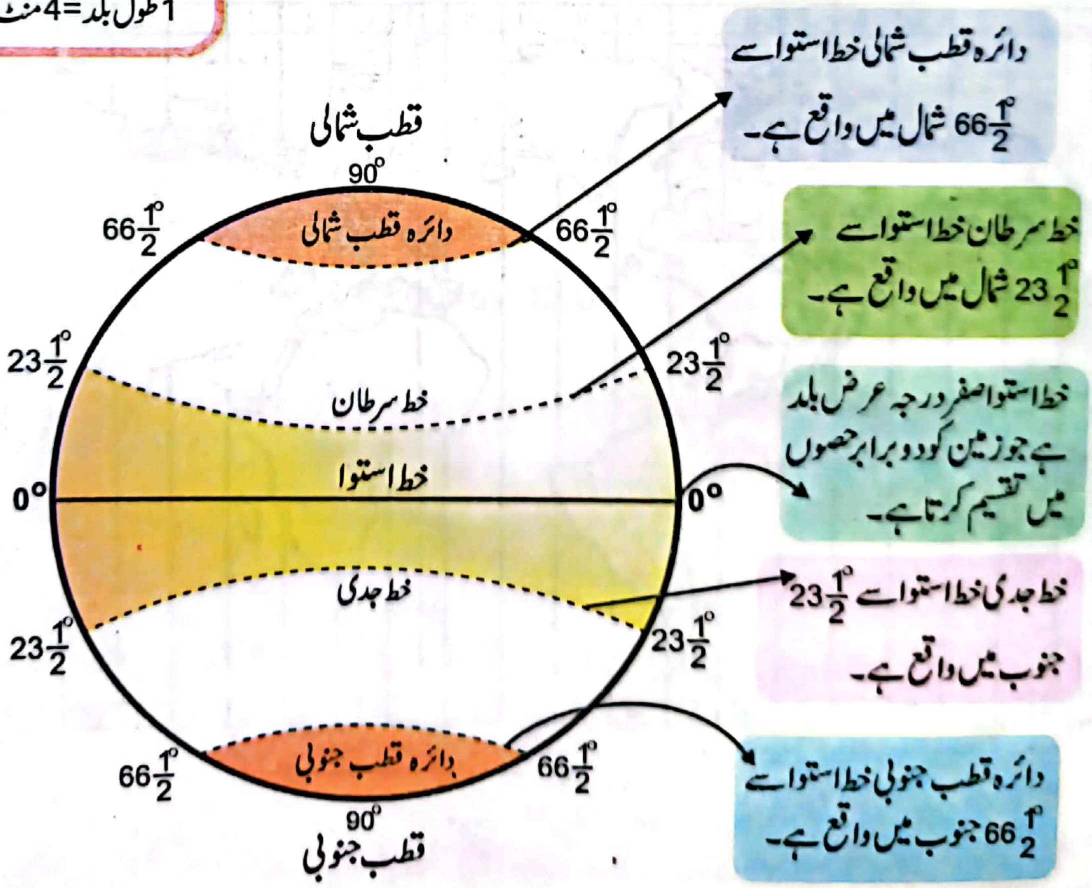

Scanned with CamScanner

ٹائم زونز (Time Zones)

1884 میں بین الاقوامی کانفرنس میں گرینچ (Greenwich) کے مقام سے گزرنے والے خط نصف انہار اعظم کو 0° کا خط مانا گیا۔ اس جگہ کے وقت (Greenwich Mean Time,GMT) کو معیاری مان لیا گیا اور 24 ٹائم زون بنائے گئے جو دن کے 24 گھنٹوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ 12 ٹائم زونز گرینچ (Greenwich) کے مشرق میں ہیں اور 12 گرینچ کے مغرب میں ہیں۔ اس مقام سے مشرق کی جانب جاتے ہوئے ہر ایک ٹائم زون میں واقع مقامات کا وقت ایک گھنٹا آگے ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح گرینچ سے مغرب کی جانب جاتے ہوئے ہر ایک ٹائم زون میں واقع مقامات کا وقت ایک گھنٹا پیچھے ہوتا چلا جاتا ہے۔ دیے ہوئے نقشے میں دیکھیں۔ پاکستان +4 اور +5 ٹائم زون میں واقع ہے۔ اس لیے یہاں کا وقت گرینچ کے مقام سے 4 سے 5 گھنٹے آگے ہوتا ہے۔ اگر گرینچ میں صبح کے 7 بجے ہیں تو پاکستان میں صبح کے 11 بج رہے ہوں گے۔ وقت کے لحاظ سے دنیا کو پندرہ پندرہ درجے طول بلد کی پٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ انھیں ٹائم زونز کہا جاتا ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

زمین ایک گھنٹے میں 15 درجے طول بلد سورج کے سامنے سے گزرتی ہے۔ اس طرح 24 گھنٹوں میں 360° طول بلد پورے کرتے ہوئے زمین اپنی ایک گردش مکمل کر لیتی ہے۔ ہر ایک ٹائم زون 15° درجے طول بلد پر مشتمل ہے۔ چونکہ طول بلد کی تعداد 360° ہے۔ اس طرح 24 ٹائم زون بنتے ہیں۔

$$\frac{360^\circ}{15^\circ} = 24$$

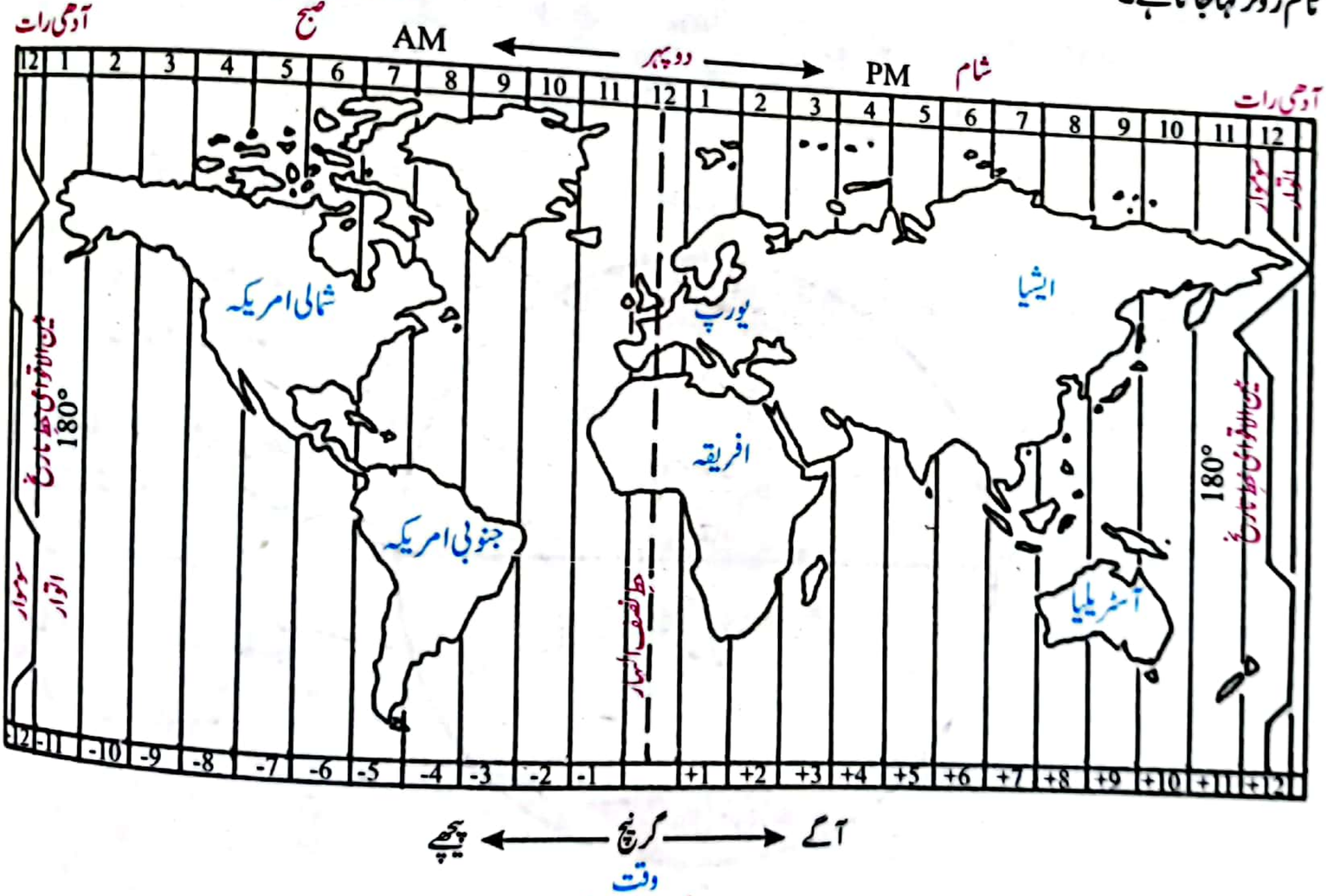

ٹائم زونز کا نقشہ

Scanned with CamScanner

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

am= ante meridian (Before Noon) pm= post meridian (After Noon)

24 گھنٹوں کا ایک دن دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ am سے مراد دوپہر 12 بجے سے پہلے، یعنی رات 12 بجے سے لے کر دوپہر 12 بجے تک کے 12 گھنٹوں کو am سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ pm سے مراد دوپہر 12 بجے کے بعد، یعنی دوپہر 12 بجے کے بعد سے رات 12 بجے تک کے 12 گھنٹوں کو pm سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

آیئے! گرینچ کے مقام سے لاہور کا وقت معلوم کریں۔ کسی جگہ کا وقت معلوم کرنے کے لیے اس جگہ کا طول بلد معلوم ہونا ضروری ہے۔ لاہور کا طول بلد 75^0 مشرق ہے۔

اگر گرینچ میں دوپہر کے بارہ بجے ہوں تو لاہور میں وقت کیا ہوگا:

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

Do you want to know more?

پاکستان کا معیاری وقت لاہور کے مقام سے لیا جاتا ہے۔

لاہور اور گرینچ (Greenwich) کے وقت میں فرق = $\frac{\text{لاہور کا طول بلد}}{15^0}$

$$= \frac{75^0}{15^0}$$

= 5 گھنٹے

چونکہ لاہور گرینچ کے مشرق میں واقع ہے۔ اس لیے اس کا وقت گرینچ کے وقت سے 5 گھنٹے آگے ہوگا۔ یعنی گرینچ میں اگر دوپہر کے 12 بجے ہیں تو لاہور میں شام کے 5 بج رہے ہوں گے۔

12:00 +5=17:00 یعنی 5:00 شام

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- زمین یا کسی علاقے کو ایک ہموار سطح یا کاغذ پر ظاہر کرنے کو نقشہ (Map) کہتے ہیں۔ حدود، سمتیں، علامتی فہرست، عنوان اور پیمانہ کسی نقشے کے عناصر کہلاتے ہیں۔
- نقشوں کی کئی اقسام ہیں: جیسے راستے کا نقشہ، موسمیاتی نقشہ، مساحتی نقشہ، سیاحتی نقشہ، سیاسی نقشہ۔
- خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے پتا چلتا ہے کہ کوئی مقام یا علاقہ کس جگہ پر واقع ہے۔
- دنیا 24 ٹائم زونز (Time Zones) میں تقسیم ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے کرنے کے کام
(Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i خطوطِ عرض بلد کسے کہتے ہیں؟ یہ تعداد میں کتنے ہیں؟

ii خطوطِ طول بلد سے کیا مراد ہے؟ ان کی تعداد لکھیں۔

iii خطِ استوا اور خطِ نصف النہار اعظم سے کیا مراد ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i مساحتی اور راستے کے نقشے میں فرق واضح کریں۔

ii نقشے پر پیمانہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟ پیمانے کی اقسام کے بارے میں لکھیں۔

3۔ دیے ہوئے نقشوں کو دیکھتے ہوئے لکھیں کہ یہ نقشوں کی کون سی اقسام ہیں۔

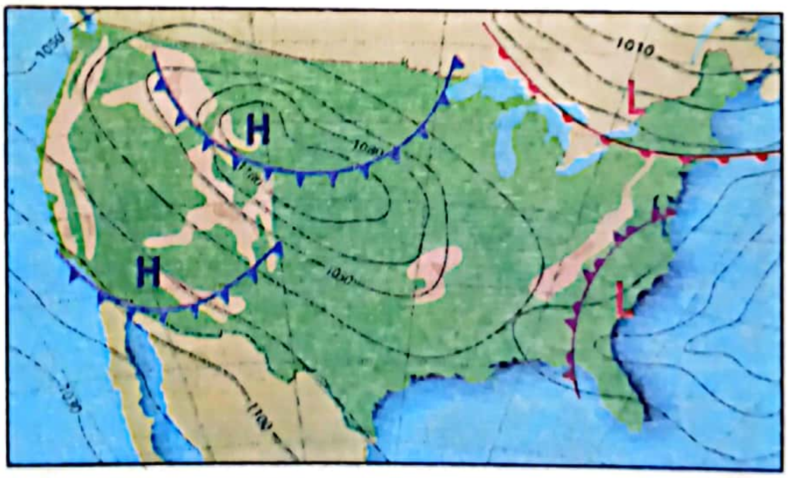

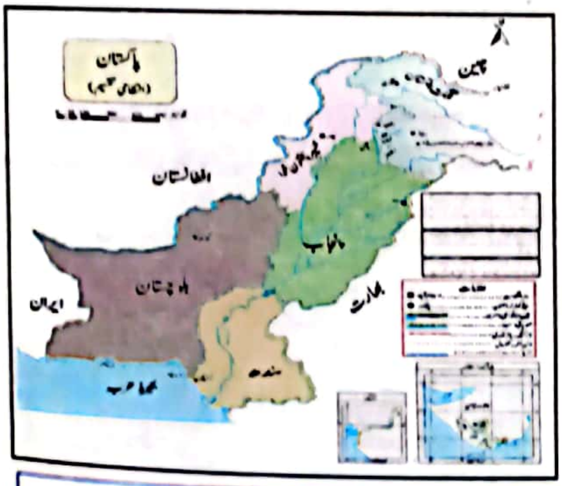

4۔ نقشے کے عناصر کا استعمال کرتے ہوئے نقشہ مکمل کریں۔

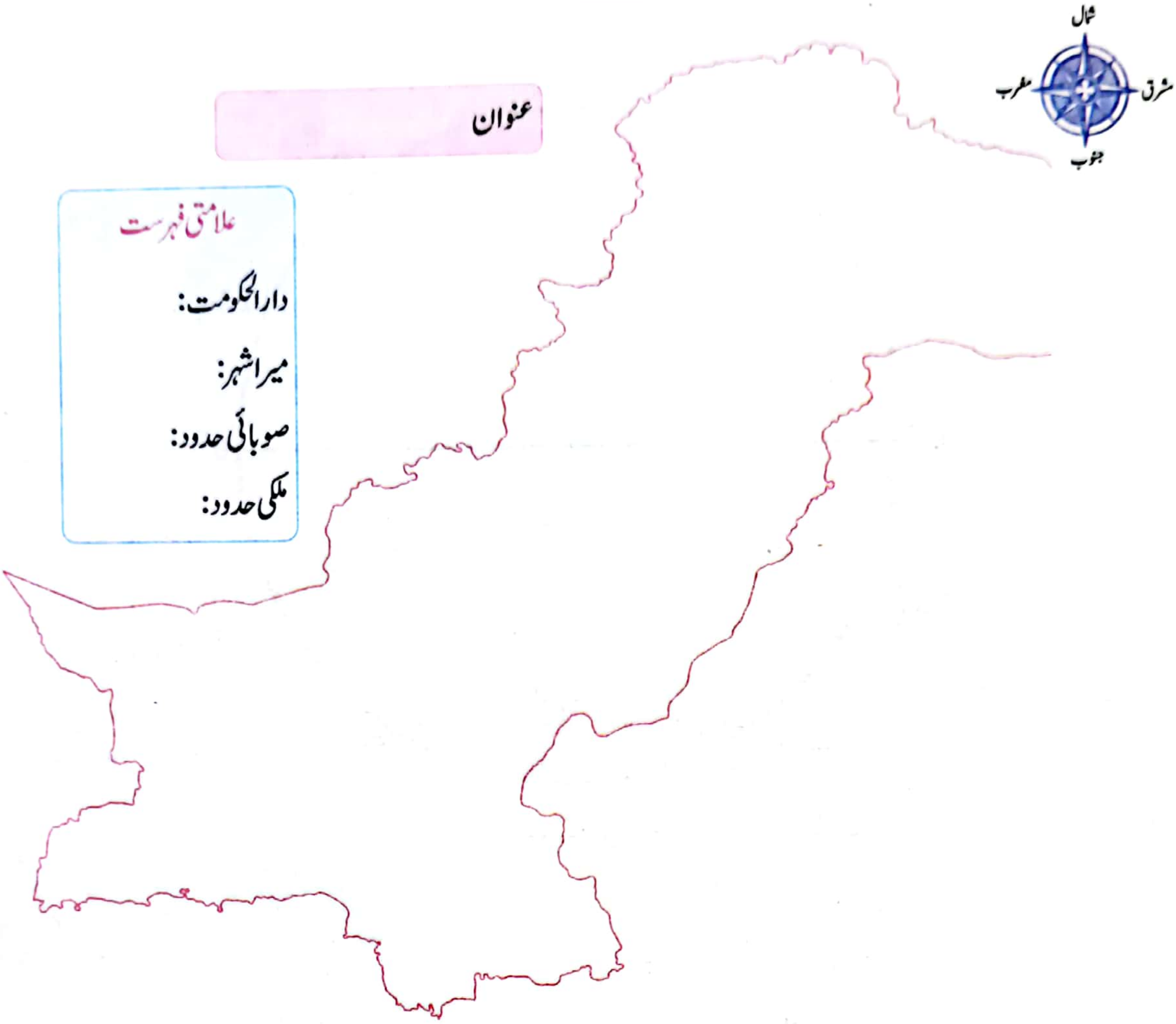

i۔ پاکستان کے شمال، جنوب، مشرق اور مغرب میں کون سے ممالک اور سمندر واقع ہیں؟ دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

ii۔ پاکستان کا دارالحکومت کہاں واقع ہے؟ نقشے پر (*) کی علامت استعمال کرتے ہوئے بتائیں۔

iii۔ اپنے شہر کو (.) ڈاٹ کی مدد سے ظاہر کریں۔

iv۔ صوبائی حدود کو ڈاٹ لائینوں (-----) کی مدد سے ظاہر کریں۔

v۔ علامتی فہرست مکمل کریں۔

Scanned with CamScanner

5۔ دی ہوئی تصویر میں اہم خطوطِ عرض بلد کے نام لکھیں۔

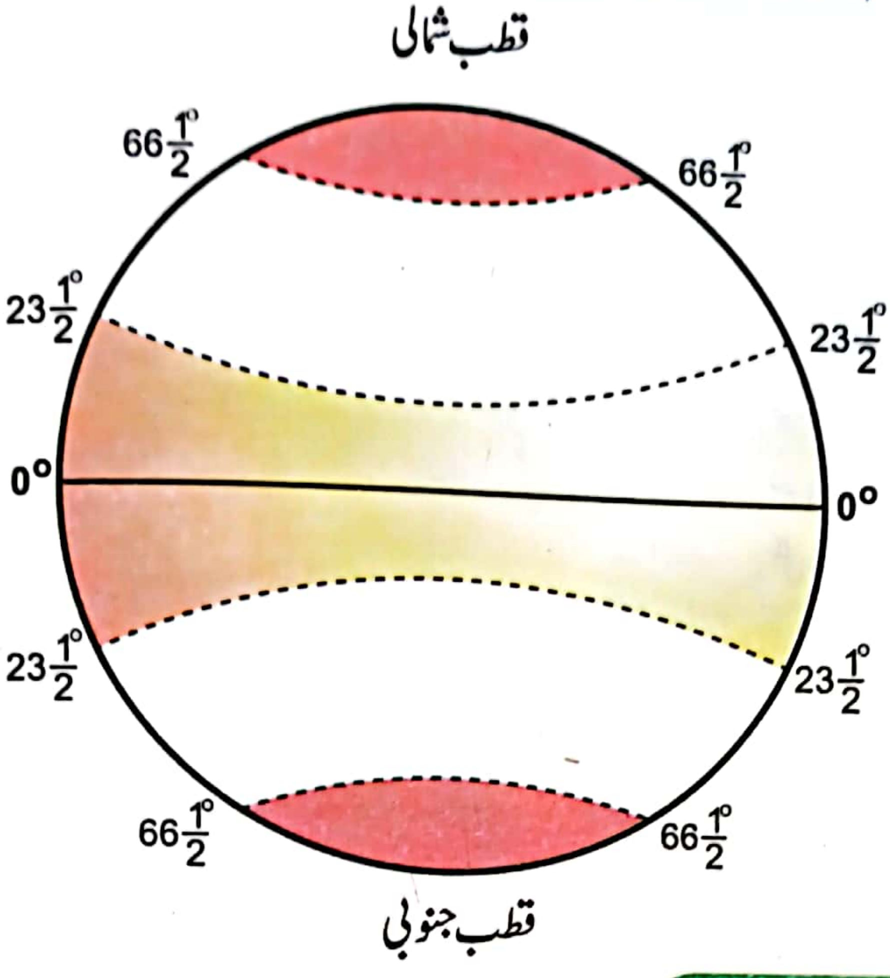

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ گلوب پر خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے بتائیں کہ پاکستان کہاں واقع ہے؟

سرگرمی 2۔ ٹائم زون کے نقشے پر کوئی سے تین ممالک کا وقت گرینچ کے مقام سے معلوم کریں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔

https://layers-of-learning.com/a-grid-on-our-earth-an-exploration-on-map-grids/

سرگرمی 1: بچوں سے کہیں کہ گلوب دیکھتے ہوئے خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد کی مدد سے پاکستان کا محلِ وقوع معلوم کریں۔ بچوں کو بتائیں کہ پاکستان 24 درجے سے 37 درجے شمالی عرض بلد اور 61 درجے سے 77 درجے مشرقی طول بلد پر واقع ہے۔

Scanned with CamScanner

پاکستان کے طبعی خدوخال

(Physical Features of Pakistan)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- پاکستان کے اہم طبعی خطوں (Physical regions) کی شناخت کر سکیں۔
- پاکستان کے ہر طبعی خطے کی نمایاں خصوصیات بیان کر سکیں۔
- پاکستان کے مختلف طبعی خطوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کا موازنہ کر سکیں۔

اللہ تعالٰی نے پاکستان کو ہر قسم کے طبعی خدوخال سے نوازا ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑی سلسلے، خوب صورت وادیاں، زرخیز میدان، وسیع صحرا اور معدنیات کی دولت سے مالا مال سطوح مرتفع موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ٹھنڈے میٹھے پانی کے جھرنے، آبشاریں، جھیلیں اور دریا پاکستان کی دلکشی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے گہرے سمندر اور سنہری ساحل دیکھنے والوں پر سحر طاری کرتے ہیں۔

خطّہ (Region)

ایسے علاقے جن کی سطح زمین، آب و ہوا، نباتات، انسانوں کے رہن سہن کے طریقے، وغیرہ تقریباً ایک جیسے یا ملتے جلتے ہوں، جغرافیائی لحاظ سے ایک خطہ کہلاتے ہیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کا پہاڑی علاقہ کہاں واقع ہے؟ ____________________
- پاکستان کے اہم صحراؤں کے نام لکھیں۔

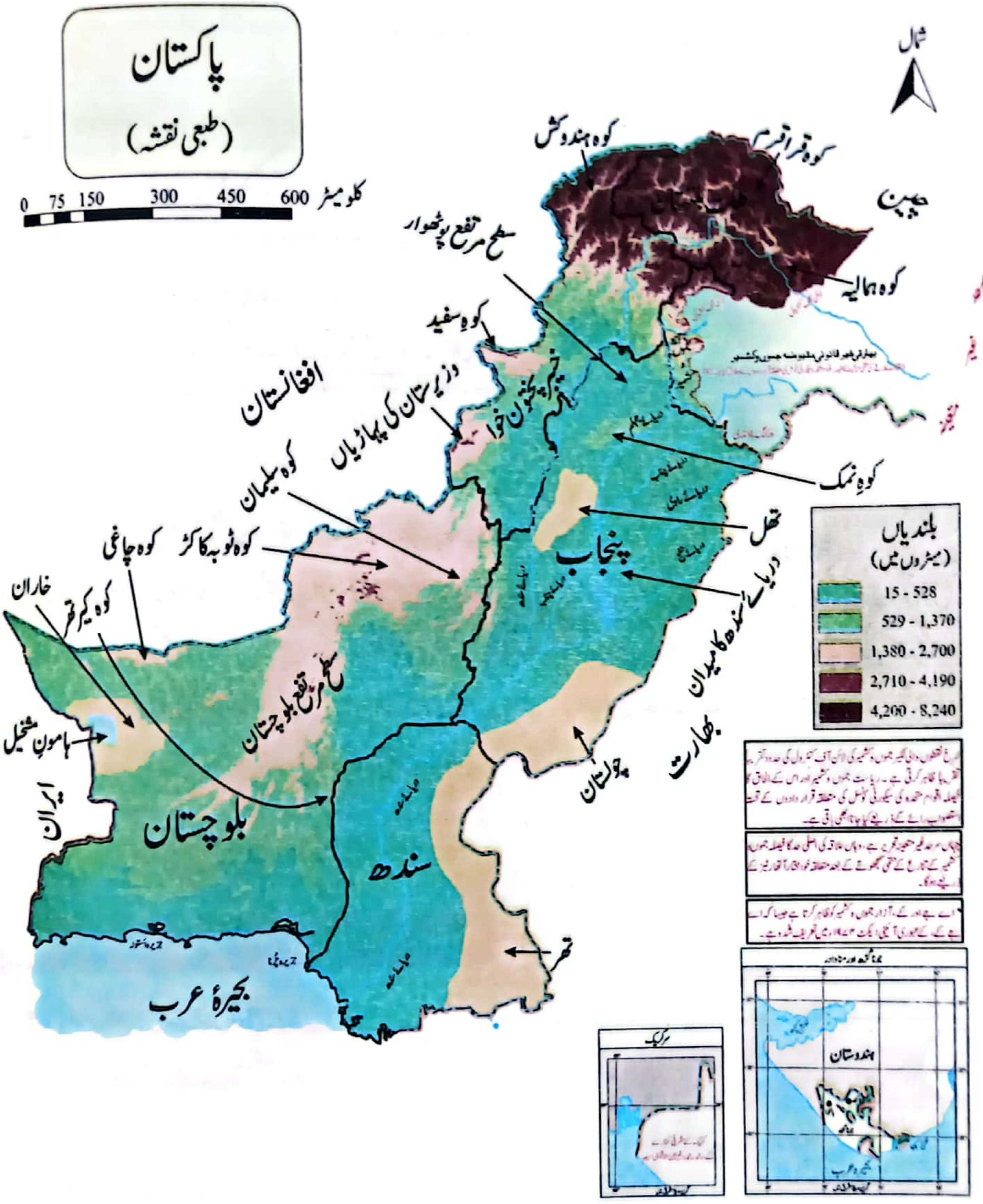

Scanned with CamScanner

آیئے! پاکستان کے مختلف طبعی خطوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

پہاڑی سلسلے (Mountain Ranges)

پاکستان کے انتہائی شمال میں پہاڑوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔
پاکستان کا پہاڑی سلسلہ تین بڑے حصوں پر مشتمل ہے:

1۔ شمالی پہاڑی سلسلہ
2۔ شمال مغربی پہاڑی سلسلہ
3۔ مغربی پہاڑی سلسلہ

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

1954ء میں اٹلی کے چند مہم جوؤں اور کوہ پیماؤں نے آرڈیٹو ڈیسیو (Ardito Desio) کی رہنمائی میں ایک پہاڑ کی چوٹی سر کی۔ موسم کی شدت اور پہاڑ کی ڈھلوان سطح کے باعث اس چوٹی کو سر کرنا انتہائی مشکل کام تھا۔لیکن ان کوہ پیماؤں نے اسے ممکن کر دکھایا۔ یہ پاکستان میں واقع پہاڑ کے۔ٹو کی چوٹی تھی جو دنیا بھر میں دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔

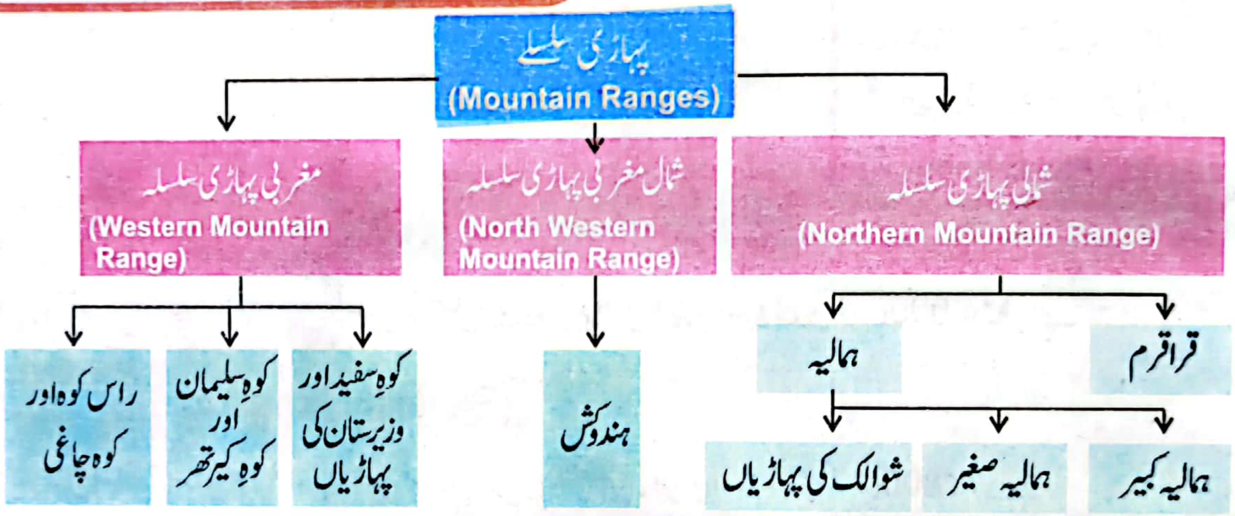

1۔شمالی پہاڑی سلسلہ (Northern Mountain Range)

شمالی پہاڑی سلسلے میں قراقرم اور ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے شامل ہیں۔ان سلسلوں میں موجود اکثر پہاڑ برف پوش رہتے ہیں۔

قراقرم (Karakoram)

قراقرم کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال میں گلگت سے اسکردو تک پھیلا ہوا ہے۔کے۔ٹو (K-2) اسی سلسلے کی بلند ترین چوٹی ہے۔کے۔ٹو کو گوڈون آسٹن (Godwin Austin) بھی کہتے ہیں۔کیونکہ اس کے پہلے سروئیر (Surveyor) کا نام گوڈون آسٹن تھا۔اس کی اونچائی 8,611 میٹر ہے۔ اس پہاڑی سلسلے میں سیاچن (Siachin)، بالتورو (Baltoro) اور بیافو (Biafo) جیسے گلیشیئرز پائے جاتے ہیں۔پاکستان کو چین سے ملانے والی شاہراہِ ریشم اسی پہاڑی سلسلے میں سے گزرتی ہے۔ہنزہ،گلگت اور اسکردو اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔

طلبہ کو بتائیں کہ طبعی خطہ پہاڑی، میدانی، صحرائی و دیگر علاقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔انھیں بتائیں کہ زمین کی سطح سے بلند اور اطراف سے ڈھلوان جگہ کو پہاڑ کہتے ہیں۔ سطح مرتفع ہموار اور اطراف سے ڈھلوان ہوتی ہے جبکہ اس کی سطح زمین سے بلند ہوتی ہے۔ہموار اور کم ڈھلوان سطح میدانی علاقہ ہوتا ہے۔صحراریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہوتا ہے جہاں انتہائی کم بارش ہوتی ہے۔سمندر سے قریبی علاقہ ساحلی علاقہ کہلاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

ہمالیہ (Himalayas)

نانگا پربت

قراقرم کے جنوب میں ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ پایا جاتا ہے۔ اس کی بلند ترین چوٹی نانگا پربت ہے۔ نانگا پربت کی اونچائی 8,126 میٹر ہے۔ یہ چوٹی گلگت کے ضلع دیامیر میں واقع ہے۔ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلے ہمالیہ کبیر (Great Himalayas)، ہمالیہ صغیر (Lesser Himalayas) اور شوالک کی پہاڑیوں (Siwalik Hills) پر مشتمل ہیں۔ مری، نتھیا گلی، ایوبیہ اور کاغان کی وادیاں اس پہاڑی سلسلے کے دامن میں پائی جاتی ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
شمالی، شمال مغربی اور مغربی پہاڑی سلسلے سطح مرتفع پامیر پر آکر ملتے ہیں۔ اس جگہ کو پامیر کی گرہ (Pamir Knot) کہتے ہیں۔

ہمالیہ کبیر (Great Himalayas)

سوات، کوہستان اور گلگت بلتستان کے بلند پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی اوسط بلندی تقریباً 6000 میٹر ہے۔

ہمالیہ صغیر (Lesser Himalayas)

ہمالیہ صغیر آزاد کشمیر اور پیر پنجال کے پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی اوسط بلندی تقریباً 4,000 میٹر ہے۔

شوالک کی پہاڑیاں (Siwalik Himalayas)

ان پہاڑیوں میں اسلام آباد، ایبٹ آباد اور ہزارہ کی کم بلند پہاڑیاں واقع ہیں۔ ان کی اوسط بلندی تقریباً 800 میٹر ہے۔

2۔ شمال مغربی پہاڑی سلسلہ (North Western Mountain Range)

اس پہاڑی سلسلے میں ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ شامل ہے۔

ہندوکش (Hindukush)

ترچ میر

ہندوکش کا پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال مغربی حصے میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی ترچ میر (چترال) ہے۔ ترچ میر کی اونچائی 7,690 میٹر ہے۔ اس پہاڑی سلسلے میں چترال، سوات اور مالاکنڈ کے علاقے آتے ہیں۔ یہ سلسلہ دریائے کابل تک جاتا ہے۔

بچوں کو پاکستان کا طبعی نقشہ دکھاتے ہوئے اس کے طبعی خطوں کے محل وقوع کے بارے میں بتائیں۔ نیز بتائیں کہ خیبر پختونخوا کا زیادہ تر حصہ پہاڑی سلسلوں پر مشتمل ہے۔ پنجاب اور سندھ میدانی علاقوں پر مشتمل صوبے ہیں اور بلوچستان کا زیادہ تر حصہ سطح مرتفع ہے۔

Scanned with CamScanner

3۔ مغربی پہاڑی سلسلہ (Western Mountain Range)

مغربی پہاڑی سلسلے میں درج ذیل پہاڑی سلسلے شامل ہیں:

درہ خیبر

کوہِ سفید اور وزیرستان کی پہاڑیاں (Koh-e-Sufaid and Waziristan Hills)

کوہِ سفید ہندوکش کے جنوب میں دریائے کابل اور دریائے کرّم کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ افغانستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی سیکارام ہے۔ درہ خیبر اس پہاڑی سلسلے کا اہم درہ ہے جو پشاور کو کابل سے ملاتا ہے۔ درہ دو پہاڑوں کے درمیان تنگ راستے کو کہتے ہیں۔ کوہِ سفید کے جنوب میں وزیرستان کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ دریائے کرم اور دریائے گومل کے درمیان میں واقع ہے۔ یہاں کے اہم دروں میں کرم، ٹوچی، گومل اور بولان شامل ہیں۔

تختِ سلیمان

کوہِ سلیمان اور کوہِ کیرتھر (Koh-e-Sulaiman and Kirthar Mountain)

کوہِ سلیمان دریائے گومل کے جنوب میں واقع ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ بلوچستان اور پنجاب کے درمیان میں واقع ہے۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی تختِ سلیمان ہے۔ یہاں کے اہم درے کا نام درہ بولان ہے۔

کوہِ کیرتھر کوہِ سلیمان کے جنوب میں بلوچستان اور سندھ کے درمیان میں واقع ہے۔ کوہِ کیرتھر کے مغرب میں مکران اور پب کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

راس کوہ اور کوہِ چاغی (Raskoh and Chaghai Hills)

صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں راس کوہ اور کوہِ چاغی واقع ہے۔ کوہِ چاغی پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر واقع ہے۔

سطح مرتفع (Plateaus)

پاکستان کی سرزمین دو سطح مرتفع پر مشتمل ہے۔ سطح مرتفع کا یہ علاقہ کوئلے، گیس، گندھک اور ایلومینیئم جیسی معدنیات سے مالا مال ہے۔

Scanned with CamScanner

1۔ سطحِ مرتفع پوٹھوار (Pothwar Plateau)

کھیوڑہ

سطحِ مرتفع پوٹھوار دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اس سطحِ مرتفع میں جہلم، چکوال، اٹک اور راولپنڈی کے اضلاع شامل ہیں۔ بارشوں اور برساتی نالوں کی وجہ سے پوٹھوار کی سطحِ زمین کٹی پھٹی، پتھریلی اور بنجر ہے۔ جو کہ کاشت کاری کے لیے موزوں نہیں۔ صرف ان علاقوں میں کھیتی باڑی ہوتی ہے جو دریاؤں کے قریب واقع ہیں۔ البتہ یہ علاقہ مختلف قسم کی معدنیات جیسے چونے کا پتھر، کوئلے، نمک اور معدنی تیل جیسے ذخائر سے مالا مال ہے۔ اس سطحِ مرتفع کے جنوب میں کوہستان نمک موجود ہے۔ جہاں دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان ''کھیوڑہ'' واقع ہے۔

یہاں کے مشہور دریاؤں میں دریائے ہارو اور دریائے سواں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں کئی موسمی ندیاں بھی بہتی ہیں۔ وادی سون، سکیسر اور کلر کہار بھی اسی سطحِ مرتفع میں پائی جاتی ہیں۔

2۔ سطحِ مرتفع بلوچستان (Balochistan Plateau)

سطحِ مرتفع بلوچستان کوہِ کیرتھر اور کوہِ سلیمان کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر خشک اور بنجر پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ سنٹرل مکران رینج، سیہان رینج اور توبہ کاکڑی رینج، سطحِ مرتفع بلوچستان کے اہم پہاڑی سلسلے ہیں۔ معدنی اعتبار سے یہ علاقہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ قدرتی گیس، گندھک، تانبا اور کوئلہ یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا شدید اور خشک ہے۔ خشک آب و ہوا اور کم بارش کے باعث یہ علاقہ صحرائی خصوصیات کا حامل ہے۔ البتہ جن علاقوں میں پانی دستیاب ہے وہاں پھلوں کے باغات (سیب، آڑو، انگور، انار وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ان باغات کو ''کاریز'' (زیرِ زمین نالیاں) کی مدد سے سیراب کیا جاتا ہے۔ یہاں کے اہم دریاؤں میں ژوب، پورالی، ہنگول، حب اور دشت شامل ہیں۔

میدانی علاقہ (Plains)

پاکستان کا میدانی علاقہ انتہائی زرخیز ہے۔ اس خطّے کا موسم، پانی اور مٹی کاشت کاری کے لیے نہایت موزوں ہے۔ پاکستان کا میدانی علاقہ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

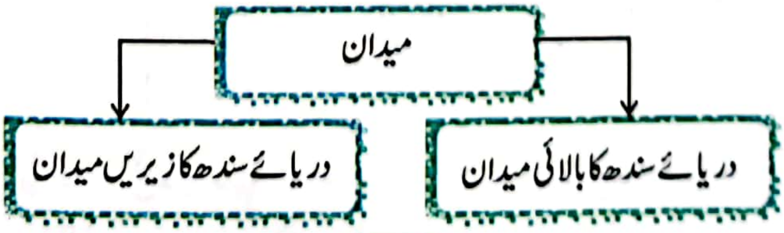

Scanned with CamScanner

1۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان (Upper Indus Plain)

دریائے سندھ کا بالائی میدان صوبہ پنجاب کے زیادہ تر حصے پر مشتمل ہے۔ یہ علاقہ سطح مرتفع پوٹھوار سے شروع ہو کر کوٹ مٹھن تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ خطہ پانچ دریاؤں کی سرزمین بھی کہلاتا ہے۔ یہ میدان دریاؤں کی لائی ہوئی نرم اور زرخیز مٹی سے بنا ہے۔ ان دریاؤں میں دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج شامل ہیں۔ بعض مقامات پر ان دریاؤں سے نہریں بھی نکالی گئی ہیں۔ نہروں کے اس جال کی وجہ سے اس علاقے میں فصلوں کو آسانی سے پانی دستیاب ہو جاتا ہے۔

2۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان (Lower Indus Plain)

صوبہ پنجاب کا جنوبی حصہ اور صوبہ سندھ کا زیادہ تر حصہ مل کر دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔ یہ علاقہ کوٹ مٹھن سے شروع ہو کر بحیرۂ عرب تک پھیلا ہوا ہے۔ کوٹ مٹھن کے مقام پر دریائے سندھ کے معاون دریا (دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے ستلج اور دریائے راوی) دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح دریائے سندھ اکیلا ہی کوٹ مٹھن سے بحیرہ عرب تک بہتا ہے۔ یہ میدان بھی انتہائی زرخیز ہے۔ جسے دریائے سندھ اور اس سے نکالی گئی نہریں سیراب کرتی ہیں۔ اس میدان کا مشرقی حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔

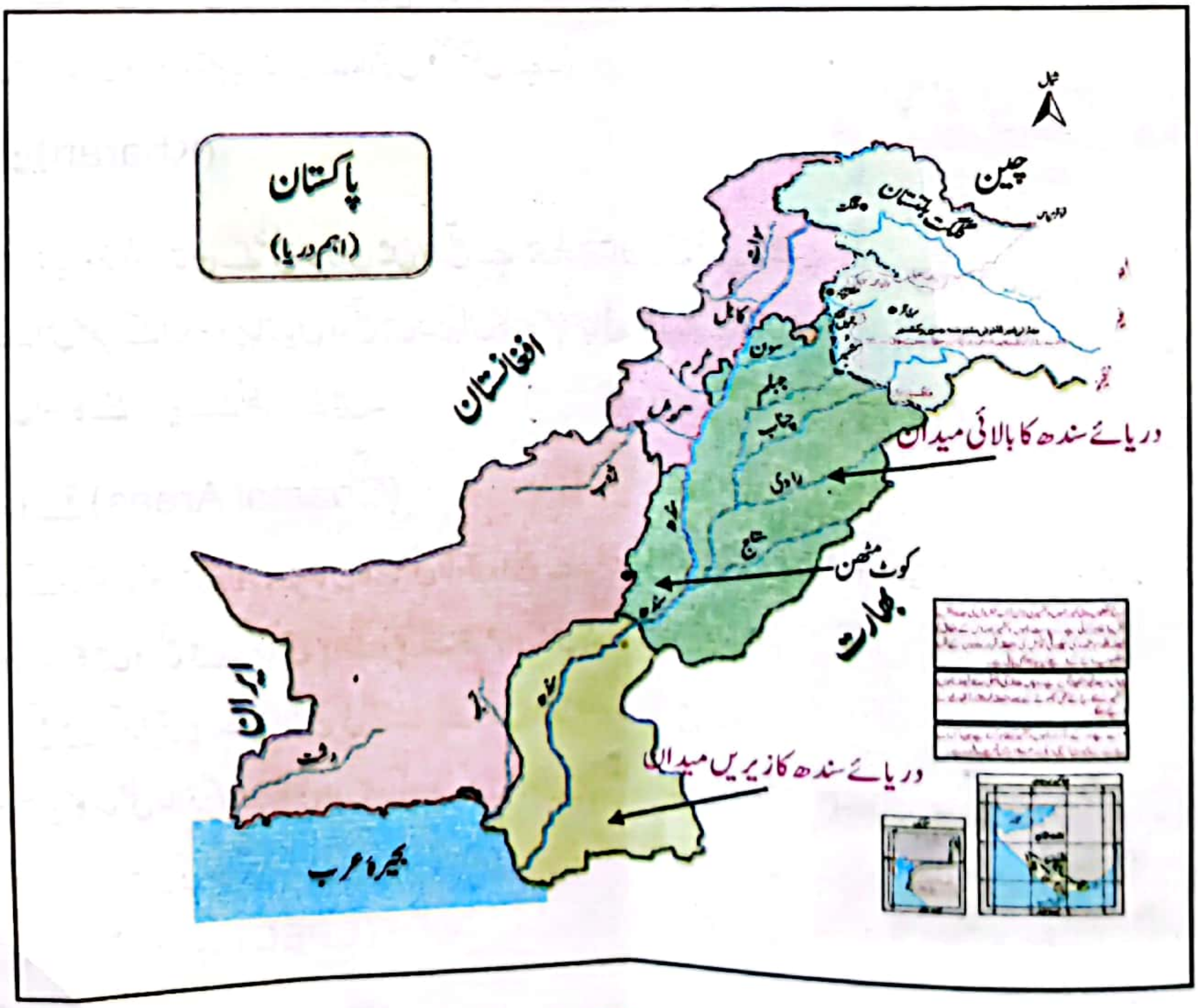

Scanned with CamScanner

صحرائی علاقے (Deserts)

پاکستان کے صحرائی علاقے انتہائی ریتیلے اور گرم ہیں۔ پاکستان کے بڑے بڑے صحرا یہ ہیں:

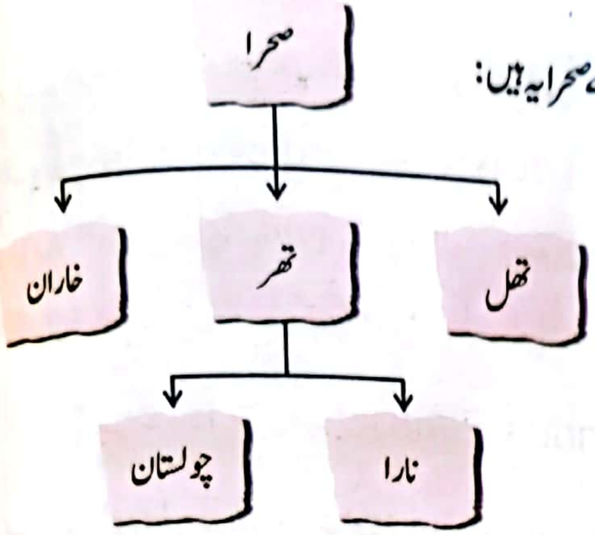

1۔ تھل (Thal)

تھل کا ریگستان پنجاب میں دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ صحرا خوشاب، بھکر، جھنگ اور مظفر گڑھ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔

2۔ تھر (Thar)

تھر کا ریگستان سندھ کے مشرقی اور جنوب مشرقی حصے پر مشتمل ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا صحرا ہے۔ سندھ کے علاوہ اس کا کچھ حصہ مشرقی پنجاب میں بھی پایا جاتا ہے۔ سندھ میں جو حصہ پایا جاتا ہے وہ ''صحرائے نارا'' (Nara Desert) کہلاتا ہے۔ یہ حصہ گھوٹکی، سانگھڑ، میر پور خاص اور تھرپارکر کے علاقوں پر مشتمل ہے اور پنجاب میں تھر کا جو حصہ ہے اسے ''چولستان'' (Cholistan Desert) کہتے ہیں۔ پنجاب میں یہ صحرا بہاول نگر، بہاول پور اور رحیم یار خان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
کوہ چاغی اور سیہان کے درمیان ایک وسیع صحرا (خاران) واقع ہے۔ اس صحرا میں نمکین پانی کی ایک جھیل واقع ہے جسے ہامون مشخیل کہا جاتا ہے۔

3۔ خاران (Kharan)

خاران کا صحرا زیادہ تر بلوچستان کے ضلع خاران میں واقع ہے، جو بلوچستان کے مغربی حصے پر مشتمل ہے۔ اس صحرا کے اردگرد پہاڑیاں واقع ہیں۔ یہاں کا موسم انتہائی خشک ہے۔ اس صحرا میں جھاڑیاں اور کانٹے دار پودے نظر آتے ہیں۔

ساحلی علاقے (Coastal Areas)

بحیرہ عرب کے ساتھ ساتھ سندھ اور بلوچستان کا ساحلی علاقہ واقع ہے۔ جس کی لمبائی تقریباً 1,050 کلومیٹر ہے۔ اس ساحلی علاقے میں تفریحی مقامات اور بندرگاہیں واقع ہیں۔ کراچی پورٹ، پورٹ قاسم اور کیٹی بندر، سندھ کے ساحلی علاقے پر واقع ہیں۔ کراچی پورٹ پاکستان کی سب سے بڑی اور مصروف ترین بندرگاہ ہے۔ بلوچستان کا ساحلی علاقہ گوادر، پسنی اور جیوانی کی بندرگاہوں پر مشتمل ہے۔ گوادر کی بندرگاہ مستقبل میں پاکستان کی معاشی سرگرمیوں کا اہم مرکز ہوگی۔ یہ بندرگاہ ''چین پاکستان اقتصادی راہداری'' یعنی سی پیک (CPEC) کا اہم حصہ ہے۔ یہ چین اور پاکستان کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کا ایک منصوبہ ہے۔

گوادر کی بندرگاہ

مختلف خطّوں میں آباد لوگوں کا طرزِ زندگی
(Lifestyle of the People in different regions)

پاکستان کے مختلف طبعی خِطّوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیاں دوسرے خطوں میں رہنے والوں سے مختلف ہوتی ہیں۔ آیئے! پاکستان میں رہنے والے لوگوں کے طرزِ زندگی کے بارے میں جانتے ہیں:

Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چارٹ پر پاکستان کے نقشے کا خاکہ بنائیں۔ اس میں مختلف رنگوں کا استعمال کرتے ہوئے پاکستان کے طبعی خِطّے دکھائیں۔ جیسے پہاڑی سلسلہ دکھانے کے لیے بھورا رنگ استعمال کریں۔ میدانی علاقے کے لیے سبز رنگ، سطح مرتفع کے لیے پیلا رنگ، صحرائی علاقے کے لیے نارنجی رنگ اور ساحلی علاقہ دکھانے کے لیے نیلا رنگ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

1۔ پہاڑی خِطّے (Mountainous Region)

پہاڑی علاقوں میں موسم سرما میں شدید سردی پڑتی ہے اور اکثر برف باری بھی ہوتی ہے۔ اس علاقے کے لوگ موٹے اونی کپڑے پہنتے ہیں تا کہ سردی سے محفوظ رہ سکیں۔ موسم گرما متعدل رہتا ہے۔ گلہ بانی یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ اس کے علاوہ سیاحت بھی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ کاشت کاری کا پیشہ وادیوں میں رہنے والے لوگ اپناتے ہیں۔

2۔ سطح مرتفع (Plateaus)

پاکستان کی سطح مرتفع میں رہنے والے لوگوں کو گرمیوں میں شدید گرمی اور سردیوں میں شدید سردی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ البتہ یہ علاقے معدنی وسائل سے مالا مال ہیں۔ اس لیے یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ کان کنی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ علاقوں میں کاشت کاری بھی کی جاتی ہے۔ موسم کی شِدّت کے باعث سطح مرتفع کے لوگ ڈھیلے ڈھالے سوتی لباس کا استعمال کرتے ہیں۔ سطح مرتفع بلوچستان کے بعض علاقوں میں پینے کا صاف پانی بھی دور دراز مقامات سے لانا پڑتا ہے۔ بعض مقامات پر لوگ پانی کی عدم دستیابی کے باعث جوہڑ کا پانی پینے پر بھی مجبور ہیں۔ آب پاشی کے لیے کاریز کا نظام استعمال ہوتا ہے۔

کاریز

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

Scanned with CamScanner

3۔ میدانی علاقے (Plain Areas)

میدانی علاقوں میں رہنے والے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ زراعت ہے۔ اس کے علاوہ لوگ صنعت کاری سے بھی وابستہ ہیں۔ پاکستان کے میدانی علاقے گنجان آباد ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہاں کی زرخیز زمین، سازگار موسم اور آب و ہوا ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)

پاکستان کے میدانی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگی کس طرح سطحِ مرتفع میں رہنے والے لوگوں سے مختلف ہے یا ملتی جلتی ہے؟

4۔ صحرائی علاقے (Desert Areas)

پاکستان کے صحرائی علاقے انتہائی گرم ہیں۔ ریتیلے علاقوں اور پانی کی کمی کی وجہ سے یہاں کاشت کاری نہیں کی جاسکتی۔ یہاں لوگ خانہ بدوشوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور بھیڑ بکریاں پال کر گزر بسر کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں اونٹ بھی پالے جاتے ہیں۔

5۔ ساحلی علاقے (Coastal Areas)

پاکستان کا ساحلی علاقہ بندرگاہوں کی موجودگی کی وجہ سے معاشی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ یہاں زیادہ تر لوگ تجارت اور صنعت کے پیشے سے وابستہ ہیں۔ ماہی گیری بھی یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔ یہاں کی آب و ہوا معتدل ہے۔ ساحلی علاقے کی ہوا میں زیادہ نمی پائی جاتی ہے۔ ساحلی علاقے گنجان آباد ہیں اور آبادی کی گنجانی کے باعث وسائل کی کمی ہے۔ مثال کے طور پر یہاں رہنے والے لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی میں دشواری کا سامنا ہے جس کی وجہ سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- پاکستان کے طبعی خطوں میں شامل ہیں: پہاڑی سلسلے، سطحِ مرتفع، میدانی علاقے، صحرائی علاقے اور ساحلی علاقے۔
- پاکستان کے مختلف طبعی خطے مختلف خصوصیات کے حامل ہیں۔ ہر طبعی خطے کے لوگوں کا طرزِ زندگی مختلف ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے کرنے کے کام
(Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) طبعی خطّہ کسے کہتے ہیں؟
ii) پاکستان کے اہم طبعی خطّوں کے نام لکھیں۔
iii) سطح مرتفع بلوچستان میں پائے جانے والے اہم دریاؤں کے نام لکھیں۔
iv) کے ٹو کے بارے میں تین سطور تحریر کریں۔
v) گوادر کی بندرگاہ کی کیا اہمیت ہے؟

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے طبعی خدوخال کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.britannica.com/place/Pakistan/The-Himalayan-and-Karakoram-ranges

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i) پاکستان کے میدانی علاقوں پر ایک جامع نوٹ لکھیں۔
ii) پہاڑی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کی زندگیوں کا موازنہ صحرائی علاقوں میں رہنے والے لوگوں سے کریں۔
iii) سیاحت کے حوالے سے پاکستان کے متنوع (Diverse) طبعی خدوخال کی کیا اہمیت ہے؟ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

3۔ دی ہوئی جگہ میں پاکستان کے پہاڑی سلسلوں، سطح مرتفع، میدانی علاقوں اور صحراؤں کے نام لکھیں۔

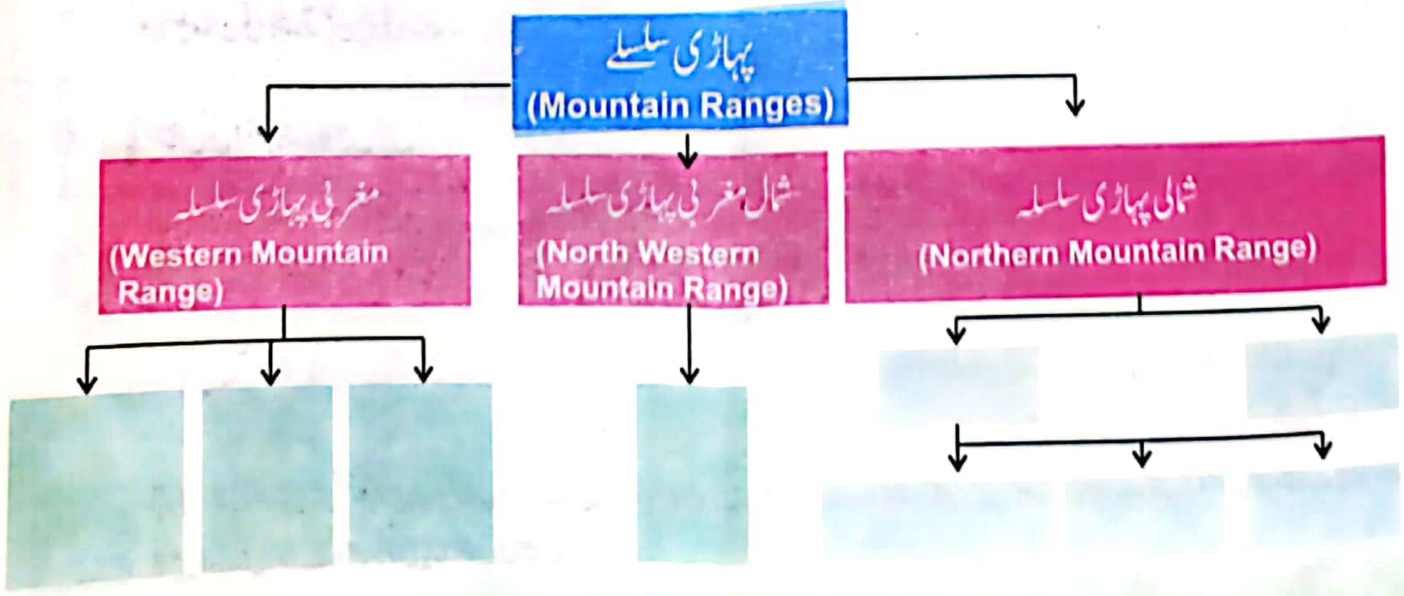

Scanned with CamScanner

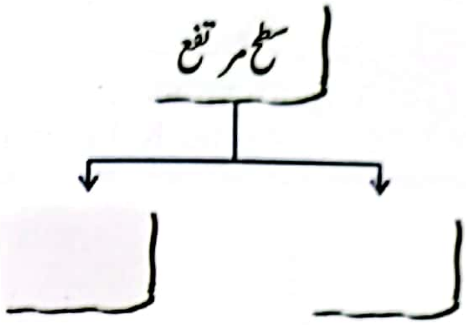

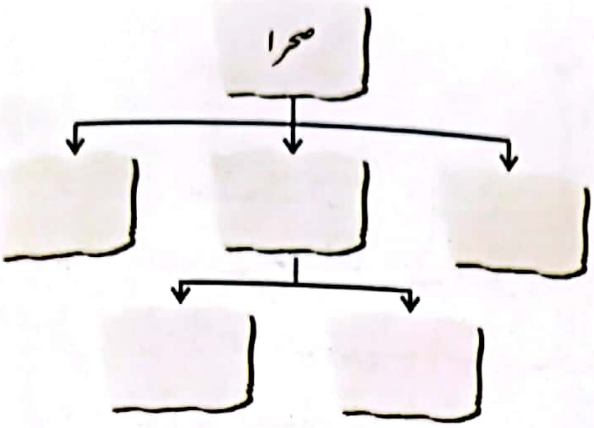

4۔ دیے ہوئے جدول میں پاکستان سے متعلق معلومات فراہم کریں۔

قراقرم کی بلند ترین چوٹی ہے:	
ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی ہے:	
ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے:	
پاکستان کی سب سے بڑی نمک کی کان ہے:	
کوہِ سلیمان کی بلند ترین چوٹی ہے:	
پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں:	

سرگرمی: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ وہ پاکستان کے سیاحتی مقامات کے نقشے اکٹھے کریں۔ بعدازاں ان سے کہیں کہ اہم سیاحتی مقامات کی فہرست بنائیں اور ہوٹل، سرائے، اہم سڑکوں یا راستوں کی نشان دہی کریں۔

Scanned with CamScanner

موسم اور آب وہوا
(Weather and Climate)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ایسے عوامل بیان کرسکیں جو آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آب وہوا کے بدلنے اور گلوبل وارمنگ (Global warming) کے اثرات بیان کرسکیں۔
- قدرتی آفات کی شناخت کرسکیں اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات بیان کرسکیں۔
- سیلاب اور زلزلے کی صورتوں میں احتیاطی تدابیر تجویز کرسکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- پاکستان کے پہاڑی اور میدانی علاقوں کے موسم میں کیا فرق ہے؟ ______________________________

____

- درجہ حرارت ناپنے کے لیے کس آلے کا استعمال کیا جاتا ہے؟ تصویر بنائیں۔

موسم ہر روز اور ہر لمحہ تبدیل ہوتا ہے۔ صبح سے شام تک موسم میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ مثلاً اگر دن کے وقت کسی جگہ شدید گرمی کا موسم ہو اور وہاں شام تک بارش ہو جائے تو موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

موسم اور آب وہوا (Weather and Climate)

دی ہوئی اسلام آباد کی موسمی رپورٹ پر ایک نظر ڈالیں۔

موسمی رپورٹ (Weather Report)						
4 جنوری ہفتہ	5 جنوری اتوار	6 جنوری پیر	7 جنوری منگل	8 جنوری بدھ	9 جنوری جمعرات	10 جنوری جمعہ
						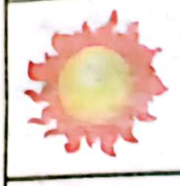
9^0C	8^0C	8^0C	8^0C	7^0C	8^0C	8^0C

اس رپورٹ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ پورے ہفتے کا موسم ایک جیسا نہیں ہے۔ کبھی دھوپ نکلی ہے تو کبھی بادل اور بارش۔ دھوپ، بارش، بادل وغیرہ موسمی کیفیات ہیں۔ کسی خاص جگہ اور وقت میں اردگرد کے ماحول کی کیفیت کو موسم (Weather) کہتے ہیں۔

جب یہ اوسط موسم زیادہ عرصے تک کسی جگہ پر برقرار رہے تو آب وہوا (Climate) کہلاتا ہے۔ دنیا کے کئی خطّوں کی آب وہوا شدید سرد ہے اور کئی خطّوں کی شدید گرم۔ ان خطّوں میں آب وہوا کی یہ کیفیت کئی سالوں تک ایک جیسی رہتی ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
موسم اور آب وہوا میں کیا فرق ہے؟

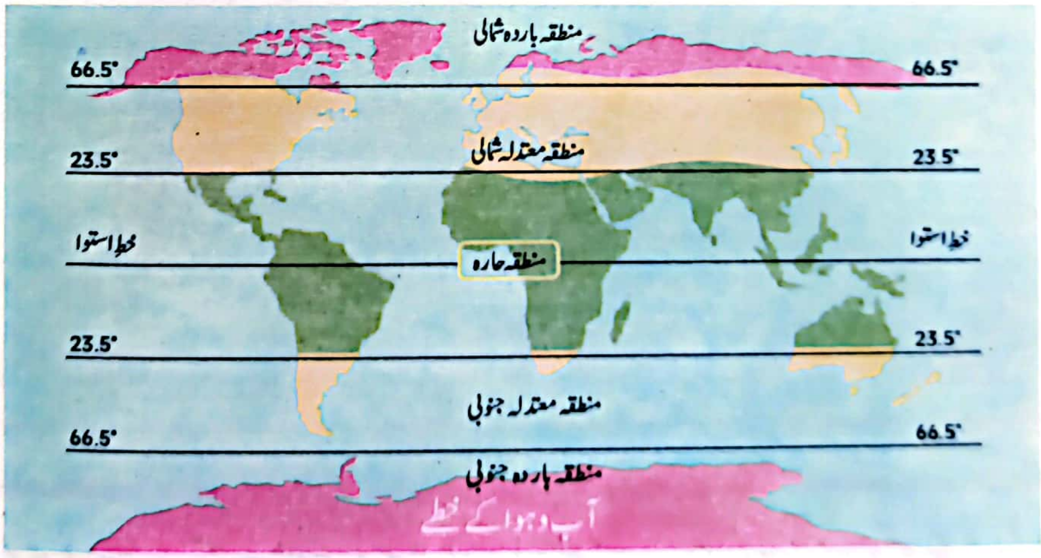

طلبہ کو ایک ہفتے کی موسم کی رپورٹ کی مدد سے بتائیں کہ موسم ہر گھنٹے، ہر دن غرض ہر وقت بدلتا رہتا ہے جب کہ کسی علاقے کی آب وہوا ایک لمبے عرصے تک ایک جیسی رہتی ہے۔

آب وہوا پر اثر انداز ہونے والے عوامل (Factors Affecting Climate)

دنیا کے مختلف خطّوں کا موسم مختلف ہے۔ کسی خطے کی آب وہوا گرم ہے تو کسی خطے میں شدید سردی پڑتی ہے۔ بہت سے عوامل ایسے ہیں جو دنیا کے خطّوں کی آب وہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آیئے! ان کا جائزہ لیتے ہیں۔

خطِ استوا سے فاصلہ (Distance from the Equator)

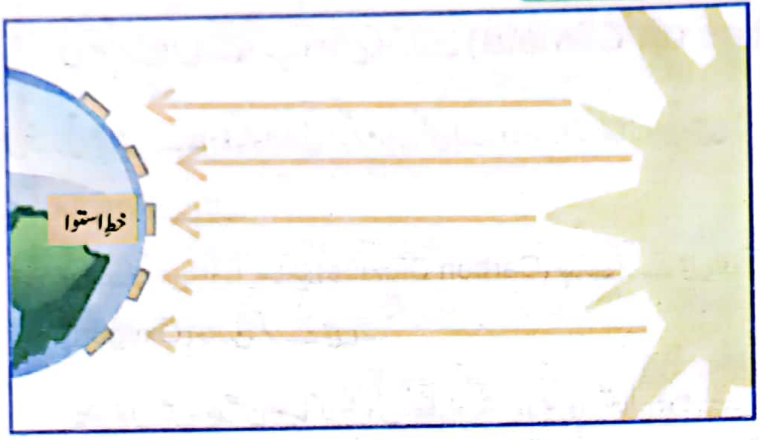

ایسے علاقے جو خطِ استوا (Equator) کے قریب واقع ہوتے ہیں، وہاں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ خطِ استوا پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایکواڈور، برازیل، کینیا، انڈونیشیا وغیرہ خطِ استوا پر واقع ہیں۔ وہ علاقے جو قطبین (Poles) پر واقع ہیں، وہاں درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔ کیوں کہ قطبین پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں۔ قطبِ شمالی کے قریب کینیڈا، ڈینمارک اور روس وغیرہ واقع ہیں۔

سطحِ سمندر سے بلندی (Altitude)

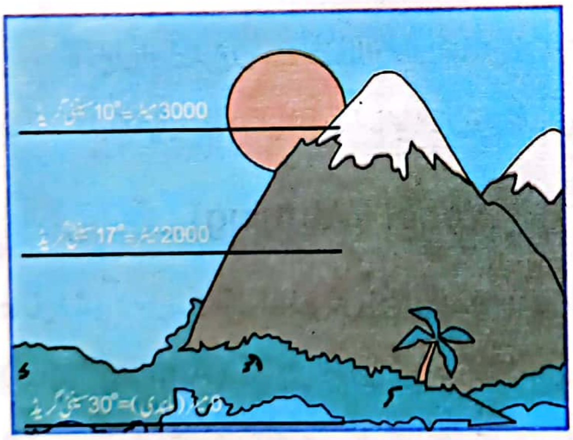

جیسے جیسے ہم بلندی کی طرف بڑھتے جاتے ہیں درجہ حرارت کم ہوتا جاتا ہے۔ پہاڑی علاقے سطحِ سمندر سے بلند ہوتے ہیں۔ اس لیے پہاڑی علاقوں کی آب وہوا سرد ہوتی ہے۔ اس کی نسبت میدانی علاقوں کی آب وہوا گرم ہوتی ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
مری اور کراچی کی آب وہوا میں نمایاں فرق کیوں ہے؟

بحری روئیں (Ocean Currents)

سمندر (بحر) میں پانی کے مسلسل بہاؤ کو بحری رو کہتے ہیں۔ عام طور پر بحری روئیں دو طرح کی ہوتی ہیں: گرم پانی کی روئیں اور ٹھنڈے پانی کی روئیں۔ جس علاقے سے گرم پانی کی روئیں اپنے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت زیادہ یا معتدل کر دیتی ہیں اور ٹھنڈے پانی کی روئیں اپنے ساحلی علاقوں کا درجہ حرارت کم کر دیتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

ہواؤں کا رخ (Direction of Winds)

گرم علاقوں سے آنے والی ہوائیں کسی علاقے کے درجہ حرارت میں مزید اضافہ کرتی ہیں۔ جب کہ ٹھنڈے علاقوں سے آنے والی ہواؤں سے درجہ حرارت میں کمی آتی ہے۔ سمندروں سے آنے والی ہوائیں عام طور پر بخارات سے بھرپور ہوتی ہیں۔ جو بعض اوقات بارش برسانے کا باعث بھی بنتی ہیں۔

انسانی سرگرمیوں کے آب و ہوا پر اثرات (Affect of Human Activities on Climate)

درختوں کی کٹائی

ان قدرتی عوامل کے علاوہ کچھ انسانی سرگرمیاں بھی آب و ہوا پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں درج ذیل ہیں:

- درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ (Carbon Dioxide) جذب کرتے ہیں اور آکسیجن (Oxygen) خارج کرتے ہیں۔
- فیکٹریوں میں ایندھن جیسا کہ پٹرول، کوئلہ اور گیس وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ اس ایندھن کے جلنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسیں فضا میں شامل ہوتی ہیں۔
- گاڑیوں اور فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بڑھاتا ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کاربن ڈائی آکسائیڈ گلوبل وارمنگ کی ایک بڑی وجہ ہے۔ آیئے! گلوبل وارمنگ کے بارے میں جانتے ہیں۔

گلوبل وارمنگ (Global Warming)

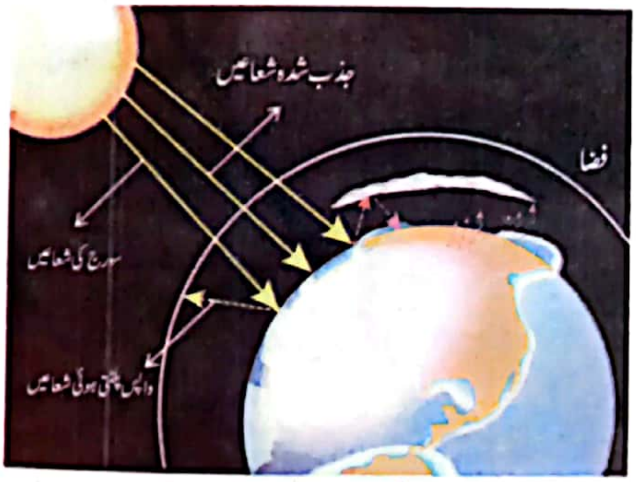

گرین ہاؤس ایفیکٹ

ہماری زمین گیسوں کے ایک غلاف میں لپٹی ہوئی ہے۔ اسے کرہ ہوائی (Atmosphere) کہتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں گیسوں کے اس غلاف سے گزر کر زمین تک پہنچتی ہیں۔ ان شعاعوں میں سے کچھ زمین میں جذب ہو جاتی ہیں اور کچھ واپس مڑ جاتی ہیں۔ جب شعاعیں واپس مڑتی ہیں تو فضا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ اور دوسری گیسوں کی وجہ سے یہ شعاعیں کرہ ہوائی کے غلاف سے باہر نہیں نکل سکتیں۔ اس طرح یہ گیسیں زمین کے درجہ حرارت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ اسے گرین ہاؤس ایفیکٹ (Green House Effect) کہتے ہیں اور ان گیسوں کو گرین ہاؤس گیسیں (Green House Gases) بھی کہا جاتا ہے۔ گرین ہاؤس ایفیکٹ کی وجہ سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ گلوبل وارمنگ (Global Warming) کہلاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

گلوبل وارمنگ کے اثرات (Effects of Global Warming)

گلوبل وارمنگ کے چند اثرات یہ ہیں:

- گلیشیرز کا پگھلنا
- سمندروں میں پانی کی سطح کا بڑھ جانا
- شدید موسمی کیفیات
- جلد اور سانس کے امراض میں اضافہ

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

گلوبل وارمنگ کی وجہ سے درجہ حرارت میں اضافہ موسموں کی تبدیلیوں کا باعث بھی بنتا ہے۔اس کی مثال کراچی میں ہونے والی 2020ء کی مون سون بارشیں ہیں۔جن کے باعث کراچی شہر میں سیلاب کی صورتِ حال پیدا ہوئی اور لوگوں کا جانی و مالی نقصان ہوا۔کراچی میں گزشتہ ساٹھ ستر سالوں میں اتنی شدید بارش کبھی نہیں ہوئی۔

ان خطرات سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔صنعتوں سے پیدا ہونے والی زہریلی گیسوں کو کم کیا جائے۔ ایسی گاڑیاں استعمال کی جائیں جو کم سے کم دھواں چھوڑیں۔کم فاصلہ طے کرنے کے لیے پیدل چلیں۔کوئلے اور گیس کی بجائے توانائی کے متبادل وسائل استعمال کیے جائیں،جیسے سولر انرجی (Solar Energy) اور ونڈمل (Wind Mill)۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

فضا میں قدرتی طور پر کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار 0.03٪ ہے۔اگر فضا میں یہ مقدار بڑھ جائے تو گلوبل ٹمپریچر (Global Temperature) بھی بڑھ جائے گا۔جس سے زمین پر موجود زندگی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!

اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر گلوبل وارمنگ اور اس کے آب و ہوا پر منفی اثرات سے متعلق پوسٹر تیار کریں۔بعدازاں باقی طلبہ کو گلوبل وارمنگ سے متعلق آگاہی دیں۔

قدرتی آفات (Natural Disasters)

ایسے قدرتی عوامل اور فطری واقعات، جو انسانوں کی جان و مال اور دوسری زندگیوں کے لیے نقصان کے باعث ہوں، قدرتی آفات (Natural Disasters) کہلاتے ہیں۔مثلاً گرد باد، خشک سالی، زلزلے، تودوں کا گرنا اور سیلاب قدرتی آفات ہیں۔آیئے! قدرتی آفات کے اسباب اور ان سے ہونے والے نقصانات کے بارے میں جانیں۔

گرد باد

گرد باد (Cyclones)

بعض اوقات کسی جگہ پر درجہ حرارت بڑھنے کی وجہ سے ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔اس کے مقابلے میں اردگرد کے علاقے میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ایسی صورت میں ہوائیں زیادہ

Scanned with CamScanner

دباؤ والے علاقے سے کم دباؤ والے علاقے کی طرف چلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جس سے گرد باد بنتے ہیں۔ گرد باد شدید طوفانوں، بارشوں اور برف باری کا باعث بنتے ہیں۔ گرد باد سے شدید جانی اور مالی نقصان ہوتا ہے۔ درخت جڑوں سے اکھڑ جاتے ہیں۔ درختوں کے گرنے سے سڑکیں بند ہو جاتی ہیں۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ گرد باد خشکی کے علاقوں کے علاوہ سمندر میں بھی بنتے ہیں۔

تودے گرنا (Land Sliding)

تودے گرنا

زمین کی کشش، تیز ہواؤں یا بارش کے سبب جب پہاڑوں سے چٹانیں اور مٹی کے تودے نشیبی علاقوں کی طرف حرکت کریں، تو انھیں تودوں کا گرنا کہتے ہیں۔ اسے لینڈ سلائیڈنگ (Land Sliding) بھی کہا جاتا ہے۔ تودے اپنے راستے میں آنے والی چیزوں کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ راستے بند ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر بارشوں میں تودوں کے گرنے سے شاہراہیں اور سڑکیں بند ہو جاتی ہیں اور آمد و رفت کا سلسلہ متاثر ہوتا ہے۔

زلزلہ (Earthquake)

زلزلہ

جب زمین کے اندرونی حصّوں میں مختلف حرکات کے باعث زمین کی ظاہری سطح تھرتھرانے لگے تو اسے زلزلہ (Earthquake) کہتے ہیں۔ زلزلہ زمین کے کسی ایک اندرونی حِصّے میں پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی لہریں چاروں طرف سفر کرتی ہیں۔ بعض اوقات زلزلوں کی وجہ سے انسانی زندگیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ شاہراہیں، پُل اور عمارتیں بھی تباہ ہو جاتی ہیں۔ اکثر اوقات بجلی، گیس اور پانی کا نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔

سیلاب (Floods)

سیلاب

جب زیادہ بارشوں اور پہاڑوں پر برف پگھلنے کی وجہ سے دریاؤں میں پانی کی سطح بڑھ جائے اور پانی اپنے کناروں سے نکل کر باہر کی طرف بہنا شروع ہو جائے، تو اسے سیلاب کہتے ہیں۔ سیلاب سے زرعی زمینوں میں کھڑی فصلیں تباہ ہوتی ہیں۔ جانور پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور لوگوں کی جائیداد کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں سیلاب زدہ علاقے میں بیماریاں بھی پھیل جاتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

سیلاب سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر (Safety Measures against Floods)

- سیلاب کے خطرات کے پیشِ نظر لوگوں کو پہلے سے اطلاع دے دی جائے۔
- ایمرجنسی کی صورت میں وہ جگہ خالی کر دی جائے جہاں سیلاب کا خطرہ ہو۔
- سیلاب آنے کی صورت میں بجلی کی تاروں اور کھمبوں سے دور رہا جائے۔
- سیلاب کے پانی سے بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے گندے پانی سے دور رہا جائے۔
- کھانے پینے کی اشیا اور ابتدائی طبی امداد جیسی سہولتوں کی فراہمی ممکن بنائی جائے۔

ذرا رکیں اور بتائیں (Stop and Tell)

قدرتی آفات کس طرح انسانی زندگیوں کو نقصان پہنچا سکتی ہیں؟

زلزلے سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر (Safety Measures against Earthquakes)

- زلزلے کی صورت میں عمارتوں کو خالی کر دینا چاہیے۔
- ایک بار زلزلہ آنے کے بعد اس کے جھٹکے دوبارہ بھی آ سکتے ہیں۔ اس لیے خود کو دوبارہ آنے والے زلزلے کے جھٹکوں سے محفوظ رکھنے کے لیے تیار رکھیں۔
- ایسے علاقوں میں زیادہ بلند عمارتیں نہ بنائی جائیں، جہاں زیادہ زلزلوں کے امکانات ہوتے ہیں۔
- ابتدائی طبی سامان (First Aid Kit) اور کھانے پینے کا سامان اپنے ساتھ رکھا جائے۔
- لوگوں کو زلزلے سے بچاؤ کی مشقیں کروائی جائیں تاکہ وہ ہنگامی صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- کسی خاص جگہ اور وقت میں اردگرد کے ماحول کی کیفیت کو موسم کہتے ہیں۔
- کسی جگہ پر زیادہ عرصے تک رہنے والی موسمی کیفیات آب و ہوا کہلاتی ہے۔
- درختوں کی کٹائی، گاڑیوں، فیکٹریوں سے نکلنے والا دھواں، کوئلے اور گیس کا جلنا ایسی سرگرمیاں ہیں جو آب و ہوا پر اثرانداز ہوتی ہیں۔
- گردباد، تودے گرنا، خشک سالی، زلزلہ اور سیلاب قدرتی آفات کی چند مثالیں ہیں۔ ان آفات سے انسانوں، جانوروں اور پودوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

Scanned with CamScanner

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. موسم کسے کہتے ہیں؟

ii. آب وہوا سے کیا مراد ہے؟

iii. قدرتی آفات کیا ہوتی ہیں؟ چند مثالیں دیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. سطح سمندر سے بلندی، بحری رویئں اور ہواؤں کا رخ کس طرح آب وہوا پر اثرانداز ہوتے ہیں؟

ii. گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟ اس کے چند اثرات لکھیں۔

3۔ دی ہوئی تصویر غور سے دیکھیں۔ یہ سرگرمی کس طرح آب وہوا پر اثرانداز ہوتی ہے؟ اس بارے میں چند سطریں لکھیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے موسم کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.pmd.gov.pk/en/

Scanned with CamScanner

ہمارے کرنے کے کام
(Work for us to do)

سرگرمی 1: سیلاب اور زلزلے جیسی قدرتی آفات کی صورت میں چند احتیاطی تدابیر تجویز کریں اور چارٹ پیپر پر اپنی تجاویز لکھیں۔

زلزلے	سیلاب

سرگرمی 2: اسکول میں ارتھ ڈے (Earth Day) منائیں۔

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ ایسی تجاویز پیش کریں جن سے سیلاب اور زلزلے جیسی آفات سے بچا جا سکے اور ان آفات کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کو کم کیا جا سکے۔ بچوں سے کہیں کہ اپنی تجاویز چارٹ پر لکھیں اور بعد ازاں یہ چارٹ کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو ارتھ ڈے کے لئے مختلف پوسٹرز تیار کرنے کو کہیں۔ بعد ازاں یہ پوسٹر سکول میں نمایاں جگہوں پر لگائیں اور ارتھ ڈے کا اہتمام کریں۔

Scanned with CamScanner

آبادی
(Population)

حاصلات تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- آبادی میں اضافے کی شرح (Growth Rate) اور آبادی کی گنجائیت (Population Density) کی اصطلاحوں کی تعریف کر سکیں۔
- پاکستان میں آبادی میں اضافے کے عوامل (Factor of increasing population) بیان کر سکیں۔
- آبادی میں اضافہ کس طرح طلبہ کی روزمرہ زندگی کے معیار پر اثر انداز ہوتا ہے؟ بیان کر سکیں۔

اگر ہم دنیا کی آبادی کا جائزہ لیں تو ہمیں پتا چلے گا کہ 1800ء میں دنیا کی آبادی 1 بلین سے کم تھی اور اب یہ آبادی 7 بلین سے زیادہ ہو چکی ہے۔ دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور آبادی کی شرح دن بدن بڑھ رہی ہے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- مردم شماری سے کیا مراد ہے؟
- پاکستان کی حالیہ آبادی کتنی ہے؟ گزشتہ سالوں میں ہونے والی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی کا گراف بنائیں۔

Scanned with CamScanner

آبادی کی شرح (Growth Rate)

کسی ملک یا علاقے کی آبادی میں سالانہ اضافہ آبادی کی شرح کہلاتا ہے۔ دنیا کی آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح 1.1 فیصد ہے۔ جبکہ پاکستان کی آبادی میں سالانہ اضافے کی شرح 2.1 فیصد ہے۔ جو کہ بہت زیادہ ہے۔

آبادی کی گنجانیت (Population Density)

دنیا کے مختلف ممالک کی آبادی مختلف ہے۔ کچھ ممالک زیادہ گنجان آباد ہیں۔ جبکہ کچھ ممالک کم گنجان آباد ہیں۔ ایک مربع کلومیٹر میں رہنے والے لوگوں کی تعداد کو آبادی کی گنجانیت کہتے ہیں۔ چین، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سنگاپور اور ہانگ کانگ دنیا کے گنجان آباد ممالک ہیں۔ جب کہ گرین لینڈ، آسٹریلیا، کینیڈا اور منگولیا دنیا کے کم گنجان آباد ممالک ہیں۔

دنیا کی آبادی کی گنجانیت کا نقشہ

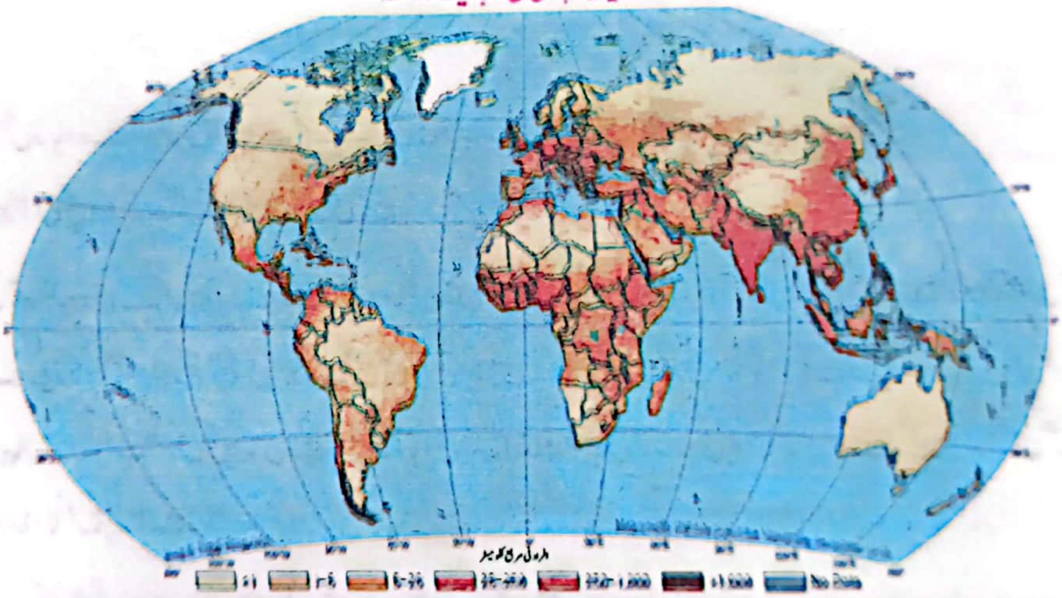

حوالہ

Center for International Earth (CIESIN)- Columbia University & NY: NASA Socioeconomic Data and Applications Center (SEDAC)

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کا طریقہ (Formula for Population Density)

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ جس کے مطابق افراد کی تعداد کو کل رقبے پر تقسیم کرنے سے آبادی کی گنجانیت معلوم ہو سکتی ہے۔

ذرا رکیں اور بتائیں

(Stop and Tell)

آبادی کی شرح اور آبادی کی گنجانیت میں کیا فرق ہے؟

$$\text{Density} = \frac{\text{Total Population}}{\text{Total Area}}$$

$$\text{آبادی کی گنجانیت} = \frac{\text{افراد کی کل تعداد}}{\text{علاقے کا کل رقبہ}}$$

طلبہ کو آبادی میں اضافے کی شرح اور آبادی کی گنجانیت مثالوں کے ذریعے سے سمجھائیں۔ بچوں کو ان عوامل کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔ جو پاکستان کی آبادی میں اضافے کا باعث ہیں اور یہ بھی بتائیں کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے ساتھ ہمیں اپنے وسائل بڑھانے کی ضرورت ہے۔

Scanned with CamScanner

آبادی کی گنجانیت معلوم کرنے کے لیے ایک مثال کی مدد لیتے ہیں۔ 2017ء کی مردم شماری کے مطابق سندھ کی آبادی تقریباً 47,886,051 افراد پر مشتمل ہے۔ سندھ کا کل رقبہ 140,914 مربع کلومیٹر ہے۔ اگر افراد کی کل تعداد کو کل رقبے پر تقسیم کیا جائے تو اس علاقے کی آبادی کی گنجانیت معلوم ہو جائے گی۔

$$\text{آبادی کی گنجانیت} = \frac{47,886,051}{140,914}$$

سندھ آبادی کی گنجانیت 339.8 افراد فی مربع کلومیٹر ہے۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
کراچی پاکستان کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔

ساتھیو! آج ہم نے آبادی میں اضافے کی شرح اور آبادی کی گنجانیت کے بارے میں کافی کچھ سیکھا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ دنیا کی آبادی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہمارے ملک پاکستان میں آبادی کی سالانہ شرح کافی زیادہ ہے۔ پاکستان کی آبادی میں اضافے کی کئی وجوہات ہیں۔ جیسے:

- شرحِ پیدائش زیادہ ہے اور شرحِ اموات کم ہے۔ جس کی وجہ سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔
- جدید طبی سہولتوں کی وجہ سے بھی آبادی بڑھ رہی ہے۔

آبادی کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ہمارے ملک کے وسائل میں بھی اضافہ ہو۔ یعنی اگر آبادی میں اضافہ ہوتا ہے تو لوگوں کو اس حساب سے رہائش، خوراک، روزگار، تعلیم اور تفریح کی سہولتیں بھی میسر آنی چاہیں۔ ورنہ معیارِ زندگی متاثر ہوتا ہے۔ یہ معیارِ زندگی کس طرح متاثر ہوتا ہے، اس کے لیے یہاں ہم طالب علموں کی مثال لیتے ہیں۔ آبادی میں اضافہ طلبہ کی کارکردگی کو متاثر کرسکتا ہے کیوں کہ انھیں تعلیمی وسائل اور سہولیات میں کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے:

- ایک استاد اور کئی شاگرد ہوں گے۔ اس طرح استاد ہر شاگرد پر توجہ نہیں دے سکے گا۔
- تفریحی سرگرمیوں میں کمی آئے گی۔ کیوں کہ کھیل اور دوسری سرگرمیوں کے لیے جگہ اور اشیا دونوں محدود ہو جاتی ہیں۔

اس لیے ضروری ہے کہ زیادہ آبادی کے لیے وسائل میں بھی اضافہ ہو۔ ان وسائل کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ہمیں حکومت کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
آبادی میں اضافے کے باعث کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اس عنوان پر بحث و مباحثہ کرتے ہوئے ایک تقریر تیار کریں اور کمرہ جماعت میں ساتھیوں کے سامنے پیش کریں۔

Scanned with CamScanner

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- دنیا کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور آبادی کی شرح دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔
- آبادی کی شرح سے مراد کسی ملک یا علاقے کی آبادی میں سالانہ اضافہ ہے۔
- ایک مربع کلومیٹر میں رہنے والے افراد کی تعداد آبادی کی گنجانیت کہلاتی ہے۔
- دنیا کے کچھ ممالک زیادہ گنجان آباد ہیں اور کچھ ممالک یا خطے کم گنجان آباد ہیں۔
- پاکستان میں ہر سال آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ آبادی میں اس اضافے کی وجہ شرح پیدائش کا زیادہ ہونا اور جدید طبی سہولتوں کی دستیابی ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. آبادی میں اضافے کی شرح (Growth Rate) سے کیا مراد ہے؟

ii. آبادی کی گنجانیت (Population Density) کسے کہتے ہیں؟

iii. آبادی کی گنجانیت کس طرح معلوم کی جاسکتی ہے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. ایسے کون سے عوامل ہیں جو پاکستان کی آبادی میں اضافے کا باعث ہیں؟

ii. آپ کی جماعت میں طلبہ کی تعداد بڑھنے سے آپ کس طرح متاثر ہوں گے؟

iii. آبادی بڑھنے سے لوگوں کے معیار زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

Scanned with CamScanner

4۔ دی ہوئی افراد کی تعداد اور زمین کے رقبے کو دیکھتے ہوئے آبادی کی گنجانیت معلوم کریں۔

	افراد کی تعداد	زمین کا رقبہ (مربع کلومیٹر)	آبادی کی گنجانیت
بلوچستان	12,344,408	347,190	
پنجاب	110,012,442	205,345	

5۔ زیادہ گنجان آباد اور کم گنجان آباد ممالک کی فہرست بنائیں۔

زیادہ گنجان آباد ممالک	کم گنجان آباد ممالک

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی: ایسے کون سے عوامل ہیں جو دنیا کی آبادی میں اضافے کا باعث بن رہے ہیں؟ ان عوامل کو نکات کی صورت میں لکھیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

آبادی کے مسائل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.un.org/en/sections/issues-depth/population/

سرگرمی: بچوں کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ ایسے عوامل تلاش کریں جن سے دنیا کی آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بچوں سے بات چیت کرتے ہوئے ان کے بتائے ہوئے نکات تختۂ تحریر پر لکھیں۔ بعدازاں ہر گروپ سے کہیں کہ وہ تمام نکات کی ایک فہرست مرتب کرے۔

Scanned with CamScanner

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i- ایسے نقشے جن کی مدد سے ممالک، سرحدیں، دارالحکومت اور اہم شہر تلاش کیے جا سکتے ہیں، کہلاتے ہیں:

(ا) موسمیاتی نقشے (ب) سیاسی نقشے (ج) مساحتی نقشے (د) راستے کے نقشے

ii- بیانیہ پیمانے میں نقشوں پر دیے ہوئے فاصلوں کو ظاہر کیا جاتا ہے:

(ا) خط کے ذریعے سے (ب) تصویروں کے ذریعے سے (ج) علامات کے ذریعے سے (د) الفاظ کے ذریعے سے

iii- خطوطِ عرض بلد تعداد میں ہوتے ہیں:

(ا) 360° (ب) 180° (ج) 90° (د) 30°

iv- ہمالیہ کی بلند ترین چوٹی ہے:

(ا) ترچ میر (ب) تخت سلیمان (ج) کے ٹو (د) نانگا پربت

v- 1800ء میں دنیا کی آبادی تھی:

(ا) 1 بلین (ب) 2 بلین (ج) 3 بلین (د) 4 بلین

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

i- 12 ٹائم زونز گرینچ کے شمال میں ہیں اور 12 گرینچ کے جنوب میں۔ ☐

ii- K2 پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔ ☐

iii- پاکستان کی سب سے بڑی نمک کی کان کھیوڑہ میں واقع ہے۔ ☐

iv- گلوبل وارمنگ سے زمین کے درجہ حرارت میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ ☐

v- چین، پاکستان اور بھارت دنیا کے گنجان آباد ممالک ہیں۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)			کالم (ب)
خطِ سرطان	◇	◇	23.5° جنوبی عرض بلد
خطِ جدی	◇	◇	66.5° شمالی عرض بلد
منطقہ باردہ جنوبی	◇	◇	23.5° شمالی عرض بلد
منطقہ باردہ شمالی	◇	◇	66.5° جنوبی عرض بلد

Scanned with CamScanner

باب ششم

معاشیات
(Economics)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- اشیا (Goods) اور خدمات (Services) کی تعریف کر سکیں۔
- عوامی اور نجی اشیا اور خدمات میں فرق کر سکیں۔
- صارفین (Consumers) اور پیدا کنندگان (Producers) کے افعال کی شناخت کر سکیں۔
- افراطِ زر اور قلت کی مختلف اقسام اور وجوہات کو بیان کر سکیں۔
- اشیا اور خدمات (سڑکیں، ہسپتال، اسکول، بجلی وغیرہ) کی فراہمی کے لیے ٹیکسوں (Taxes) اور حکومتی قرضوں (Loans) کی اہمیت کی نشاندہی کر سکیں۔
- تجارت (Trade)، برآمدات (Exports) اور درآمدات (Imports) کی تعریف کر سکیں۔
- پاکستان کی ترقی کے لیے بین الاقوامی تجارت (International Trade) کی اہمیت بیان کر سکیں۔
- نقل و حمل کے بڑے ذرائع کی شناخت کر سکیں۔

معاشیات ایک ایسا علم ہے جو اشیا اور خدمات کی پیداوار، تقسیم اور ان کے استعمال کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ چیزیں جنھیں ہم دیکھ سکیں، چھو سکیں اور اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکیں اشیا کہلاتی ہیں، جیسا کہ پھل، سبزیاں، درخت، کتاب، وغیرہ۔ اشیا کے علاوہ ہم خدمات سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جب کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے کام آتا ہے اور ان کے عوض پیسے کماتا ہے تو یہ خدمات کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک کسان فصل کاشت کر کے اسے بیچتا ہے۔ اس طرح لوگوں کی خوراک کی ضرورت پوری ہوتی ہے اور کسان پیسے بھی کما لیتا ہے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- اشیا اور خدمات میں کیا فرق ہے؟ اپنے ارد گرد موجود دو اشیا اور دو خدمات کے نام لکھیں۔

اشیا		
خدمات		

اشیا اور خدمات دو طرح کی ہوتی ہیں۔

عوامی اشیا اور خدمات	نجی اشیا اور خدمات

عوامی اشیا و خدمات (Public Goods and Services)

کسی بھی ملک کی حکومت اپنے شہریوں کو جو سہولتیں فراہم کرتی ہے۔ وہ عوامی یا سرکاری اشیا و خدمات (Public Goods and Services) کہلاتی ہیں۔

یہ سہولتیں حکومت اپنے شہریوں کو مفت فراہم کرتی ہے جیسا کہ تعلیم اور علاج معالجے کی سہولیات۔

ڈاکٹر

عوامی اشیا	عوامی خدمات
سڑکیں، بجلی کے کھمبے، بینچ، صاف پانی، ذرائع نقل و حمل، بجلی، گیس، وغیرہ۔	سرکاری اسکول اور کالج، سرکاری ہسپتال، ڈاک خانہ، اسٹیٹ بینک، عوامی لائبریری، پولیس، فوج، پارک، وغیرہ۔

چند بڑے عوامی ادارے:

- پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ (Pakistan Ordinance Factory Wah Cantt)
- پاکستان اسٹیل ملز (Pakistan Steel Mills)
- کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینیر نگ ورکس (Karachi Shipyard and Engineering Works)
- تیل و گیس ترقیاتی کمپنی لمیٹڈ (Oil and Gas Development Company Limited)
- پاکستان پوسٹ (Pakistan Post)

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
آپ کون کون سی عوامی اشیا اور خدمات سے فائدہ اُٹھاتے ہیں؟

نجی اشیا و خدمات (Private Goods and Services)

نجی اشیا اور خدمات (Private Goods and Services) وہ ہوتی ہیں، جو کسی شخص کی ذاتی ملکیت ہوں۔ نجی اشیا اور خدمات کا شعبہ براہِ راست حکومت کی ملکیت میں نہیں ہوتا۔ جب کہ عوامی اشیا و خدمات کا شعبہ براہِ راست حکومت کی ملکیت میں ہوتا ہے۔

طلبہ کو مختلف مثالوں کے ذریعے سے اشیا اور خدمات کی اقسام کے بارے میں بتائیں۔ جیسے نجی اشیا کی مثال گاڑی یا گھر ہے جو کسی کی ذاتی ملکیت ہو، جب کہ ایک سرکاری ہسپتال، سرکاری ڈاکٹر اور عوامی پارک، عوامی اشیا اور خدمات میں شامل ہیں۔ نجی خدمات میں نجی اداروں میں کام کرنے والے افراد کی خدمات شامل ہیں۔ مثلاً نجی ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹر، نرسیں، وغیرہ۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
چند ایسی سرگرمیوں کی فہرست بنائیں جو لوگوں کے لیے مفید ثابت ہوسکیں۔

نجی اشیا	نجی خدمات
خوراک، کپڑے، کھلونے، برتن، ذاتی گھر، گاڑی، کھیلوں کا سامان، وغیرہ۔	ہوٹل، نجی ذرائع آمد ورفت، نجی ہسپتال، نجی اسکول، حجام، نجی کاروبار، کاشت، کوریئر سروس، گھریلو صنعتیں، وغیرہ۔

صارف اور پیدا کنندہ (Consumer and Producer)

کسان

جو لوگ خدمات اور اشیا تیار اور فراہم کرتے ہیں انھیں پیدا کنندہ (Producer) کہتے ہیں۔ پیدا کنندہ میں کسان اور کارخانوں کے مالک شامل ہیں۔ کسان فصلیں کاشت کرتے ہیں اور انھیں بیچتے ہیں۔ فیکٹریوں اور صنعتوں کے مالک خام اشیا سے مختلف مصنوعات تیار کروا کر مارکیٹ میں بیچتے ہیں۔ وہ لوگ جو اشیا یا خدمات کے خریدار اور استعمال کنندہ ہوتے ہیں صارف (Cosumers) کہلاتے ہیں۔ صارف رقم کے عوض اشیا اور خدمات خریدتے ہیں۔

افراطِ زر (Inflation)

اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کی شرح کو افراطِ زر کہتے ہیں۔ افراطِ زر کی بنیادی وجہ کرنسی کی قدر میں کمی ہے۔ کرنسی کی قدر اشیا اور خدمات کی مالیت سے حاصل کی جاتی ہے، جسے مجموعی ملکی پیداوار (Gross Domestic Product, GDP) کہتے ہیں۔ GDP بڑھتا ہے تو کرنسی کی قدر میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور (GDP) کم ہوتا ہے تو کرنسی کی قدر میں کمی واقع ہوتی ہے جس سے افراطِ زر پیدا ہوتا ہے۔

Gross Domestic Product
GDP
کسی ملک میں ایک سال کے عرصے میں تیار شدہ اشیا اور خدمات کی مجموعی مالیت کو مجموعی ملکی پیداوار (GDP) کہتے ہیں۔

پاکستان میں افراطِ زر کی ایک بڑی وجہ پڑولیم مصنوعات کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ پاکستان یہ مصنوعات بین الاقوامی مارکیٹ سے خریدتا ہے۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بڑھنے سے پاکستان میں پٹرول اور ڈیزل وغیرہ کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے نتیجے میں اشیا کی منتقلی کی لاگت (Transportation Cost) میں اضافہ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے پھلوں، سبزیوں اور دیگر اشیا کی قیمتیں زیادہ ہوجاتی ہیں۔ اگر ملک میں پیداوار کم ہو اور اشیا باہر سے منگوانی پڑیں تب بھی اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔

طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ اُن سے پوچھیں کہ مختلف ممالک کی کرنسیوں کی قدر میں فرق کیوں ہے؟ اگر وہ 100 روپے، 100 ڈالر اور 100 ریال بازار لے کر جائیں تو کیا ان کے بدلے ایک مقدار یا ایک معیار کی اشیا خرید سکیں گے؟

Scanned with CamScanner

افراطِ زر کی اقسام (Types of Inflation)

افراطِ زر کی دو اقسام ہیں۔

لاگت کا دباؤ (Cost Pull Inflation)

کسی چیز کی تیاری پر آنے والے خرچ کو لاگت (Cost) کہتے ہیں۔ افراطِ زر کی یہ قسم تب پیدا ہوتی ہے جب اشیا کی لاگت بڑھ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ کا سائیکل بنانے کا کارخانہ ہے۔ آپ سائیکل بنانے کے لیے پلاسٹک اور اسٹیل کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے تو سائیکل کی قیمت بھی خود بخود بڑھ جائے گی۔

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چند اشیا کی فہرست بنائیں اور ان کی حالیہ قیمتوں کا موازنہ پچھلے سال کی قیمتوں سے کریں۔

طلب کا دباؤ (Demand Pull Inflation)

کسی چیز کو خریدنے کا ارادہ اور خریدنے کی قوت (Purchasing Power) کو طلب (Demand) کہا جاتا ہے۔ افراطِ زر کی یہ قسم تب پیدا ہوتی ہے جب طلب کے مقابلے میں اشیا محدود ہوں۔ مثال کے طور پر آپ کمپیوٹر خریدنے بازار جاتے ہیں۔ بازار میں صرف دس کمپیوٹر ہیں اور خریدار زیادہ ہیں۔ آپ کمپیوٹر خریدنے کے لیے زیادہ پیسے دینے پر بھی راضی ہو جاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر دکان دار کمپیوٹر کی قیمت بڑھا دیتا ہے۔

قِلّت (Scarcity)

> **قلت**
> قلت کا مطلب ہے لوگوں کی طلب کے مقابلے میں اشیا کا محدود ہونا۔

ذرا سوچیے! آپ کو سیب بہت پسند ہیں اور آپ سیب خریدنے بازار جائیں اور وہ نہ ملیں تو آپ کیا محسوس کریں گے؟ لوگوں کو روزمرہ زندگی میں جب اس قسم کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑے تو اسے قِلّت کہتے ہیں۔ جب انسانی وسائل (مزدور) اور سرمایہ کے وسائل (کمپیوٹر، مشین، بجلی، پٹرول، خام مال) اتنی اشیا و خدمات پیدا نہیں کرتے کہ ہر انسان کی ضروریات پوری کی جا سکے تو قلت پیدا ہوتی ہے۔ قلت کئی چیزوں کی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر پانی کی قلت، خوراک کی قلت، عام استعمال کی چیزوں کی قلت وغیرہ۔

اشیا کی قلت کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں:

- قدرتی آفات کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ موسم کی تبدیلی یا خرابی کی وجہ سے بھی فصلیں بروقت تیار نہیں ہو پاتیں جس سے خوراک اور خام مال کی فراہمی رُک جاتی ہے۔
- بجلی اور گیس کی قلت کی وجہ سے فیکٹریوں میں اشیا بروقت تیار نہیں ہو سکتیں۔
- ذخیرہ اندوزی بھی قلت کی بڑی وجہ ہے۔

Scanned with CamScanner

اب تک ہم پڑھ چکے ہیں کہ عوامی اشیا اور خدمات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آیئے! جانتے ہیں کہ حکومت کس طرح یہ ذمہ داری پوری کرتی ہے۔

ٹیکس اور قرضے (Taxes and Loans)

عوامی اشیا اور خدمات مہیا کرنے کے لیے حکومت کو پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت یہ پیسا ٹیکس کی صورت میں لوگوں سے وصول کرتی ہے۔ بعض اوقات حکومت ٹیکس کے ذریعے سے حاصل ہونے والی رقوم سے اپنے اخراجات پورے نہیں کر سکتی۔ اس صورت میں ملکی معیشت کو رواں دواں رکھنے کے لیے وہ بینکوں، بین الاقوامی مالیاتی اداروں (IMF, World Bank) اور دوسرے ممالک سے قرضے حاصل کرتی ہے۔ ان قرضوں سے مختلف ترقیاتی منصوبے شروع کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں (GDP) کا ایک بڑا حصہ ان قرضوں کو چکانے میں صرف ہوتا ہے۔

کرتے ہیں کچھ نیا!
Let's do something new!
حکومت لوگوں کو ٹیکس ادا کرنے پر کس طرح آمادہ کر سکتی ہے؟ تجاویز دیں۔

ٹیکس

- **انکم ٹیکس**: آمدنی پر ٹیکس
- **ٹول ٹیکس**: سڑکیں استعمال کرنے پر ٹیکس
- **پراپرٹی ٹیکس**: گھر، پلاٹ یا زمین کی ملکیت پر ٹیکس
- **سیلز ٹیکس**: اشیا اور خدمات پر ٹیکس

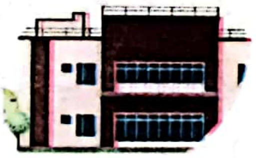

تجارت (Trade)

اشیا کے لین دین یا مال کی خرید و فروخت کو تجارت (Trade) کہتے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ایسا نہیں جو ہر چیز میں خود کفیل ہو۔ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اسے دوسرے ممالک سے بعض اشیا خریدنی پڑتی ہیں۔ دو ملکوں کے درمیان ہونے والی ایسی تجارت کو بین الاقوامی تجارت کہتے ہیں۔

طلبہ کو ٹیکس کے نظام کے بارے میں آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ پاکستان ان ممالک کی فہرست میں شامل ہے جہاں بہت کم لوگ ٹیکس دیتے ہیں۔ طلبہ سے پوچھیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں نیز لوگوں کو ٹیکس دینے پر کیسے آمادہ کیا جا سکتا ہے؟ طلبہ کو بتائیں کہ برآمدات کا انحصار چند باتوں پر ہے: زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ، اشیا کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانا اور دوسرے ممالک سے سفارتی اور تجارتی تعلقات کا بہتر ہونا۔

Scanned with CamScanner

پاکستان کی ترقی کے لیے بین الاقوامی تجارت کی اہمیت
(Importance of International Trade in the Development of Pakistan)

سوچیں اور بتائیں!
Think and Answer!
زرِمبادلہ کسے کہتے ہیں؟

بین الاقوامی تجارت سے ملکوں کو مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لیے بھی بین الاقوامی تجارت بہت اہمیت کی حامل ہے جیسے کہ:

- جب پاکستان کی برآمدات میں اضافہ ہوگا تو ان کی تیاری کے لیے اور زیادہ صنعتیں لگیں گی۔
- صنعتیں قائم ہونے سے لوگوں کو روزگار ملے گا۔
- برآمدات سے حاصل ہونے والی آمدن سے ملک کے زرِمبادلہ میں اضافہ ہوگا۔
- غربت میں کمی ہوگی اور لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوگا۔

درآمدات (Imports)	برآمدات (Exports)
درآمدات سے مراد وہ اشیا ہیں جو ضرورت پوری کرنے کے لیے دوسرے ممالک سے خریدی جاتی ہیں۔ پاکستان کی اہم درآمدات میں پیٹرولیم مصنوعات، خوردنی تیل، مشینری، لوہا، لوہے سے بنی اشیا، ادویات، کیمیکلز، کھاد، دفاعی ساز و سامان، غذائی اجناس، گاڑیاں اور جہاز شامل ہیں۔ پاکستان جن ممالک سے یہ اشیا درآمد کرتا ہے۔ ان میں چین، امریکہ، جاپان، یورپ، متحدہ عرب امارات اور کویت شامل ہیں۔	برآمدات سے مراد وہ اشیا ہیں جو ایک ملک دوسرے ملک کو فروخت کرتا ہے۔ پاکستان کی اہم برآمدات میں سوتی کپڑا، سوتی دھاگا، تیار کپڑے، بستر کی چادریں، پردے، چاول، چمڑے کا سامان، کھیلوں کا سامان، آلات جراحی، کٹلری اور پھل شامل ہیں۔ پاکستان جن ممالک کو یہ اشیا برآمد کرتا ہے ان میں امریکہ، چین، یورپ، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، اور دیگر ممالک شامل ہیں۔

برآمدات (Export)

سوتی دھاگے سے بنی مصنوعات

دھاگا

چاول

درآمدات (Import)

مشینری

لوہااور سٹیل

پٹرولیم مصنوعات

ذرائع نقل وحمل (Means of Transportation)

ملک کے اندر یا ملک سے باہر اشیا اور لوگوں کو لانے اور لے جانے کے ذرائع کو ذرائع نقل وحمل (Means of Transport) کہتے ہیں۔ ذرائع نقل وحمل کے بغیر تجارت ممکن نہیں۔ پاکستان کے اہم ذرائع نقل وحمل یہ ہیں:

شاہراہ

ریل گاڑی

ہوائی اڈا

بندرگاہ

Scanned with CamScanner

- پاکستان میں نقل و حمل کا سب سے بڑا ذریعہ شاہراہیں ہیں۔ پاکستان میں کل 39 قومی شاہراہیں ہیں۔ ان شاہراؤں کی کل لمبائی تقریباً 2,63,775 کلومیٹر ہے۔ N5 نیشنل ہائی وے (کراچی۔طورخم) پاکستان کی سب سے طویل شاہراہ ہے۔
- پاکستان میں ریلوے لائنوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ ان کی کل لمبائی 1,181 کلومیٹر ہے۔
- پاکستان کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں ہوائی اڈے موجود ہیں۔ پاکستان کا سب سے بڑا ہوائی اڈا جناح انٹرنیشنل ایئرپورٹ (Jinnah International Airport) کراچی میں ہے۔
- کراچی پورٹ، بن قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?

کان مہترزئی (بلوچستان) پاکستان کا بلندترین ریلوے اسٹیشن تھا۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- وہ چیزیں جنھیں ہم دیکھ سکیں، چھو سکیں اور اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکیں اشیا کہلاتی ہیں۔
- جب کوئی شخص اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے دوسروں کے کام آتا ہے اور ان کے بدلے پیسے بھی کماتا ہے تو یہ خدمات کہلاتی ہیں۔
- اشیا اور خدمات دو طرح کی ہوتی ہیں: عوامی اشیا اور خدمات، نجی اشیا اور خدمات۔
- اشیا کے لین دین یا مال کی خرید و فروخت کو تجارت کہتے ہیں۔
- بین الاقوامی تجارت سے ملکوں کو مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔
- ذرائع نقل و حمل کے بغیر تجارت ممکن نہیں۔ ذرائع نقل و حمل میں شاہراہیں، ریلوے لائنیں، ہوائی اڈے اور بندرگاہیں شامل ہیں۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) عوامی اور نجی اشیا اور خدمات میں کیا فرق ہے؟

ii) حکومت ٹیکس کیوں لیتی ہے؟

iii) پاکستان کے اہم ذرائع نقل و حمل کون کون سے ہیں؟

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

پاکستان کے ذرائع نقل و حمل کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔ http://www.ntrc.gov.pk/

Scanned with CamScanner

سوچیں اور بتائیں!
Think and Answer!
برآمدات کو بڑھانے اور درآمدات کو کم کرنے کے لیے حکومت کو کیا اقدامات کرنے چاہیے؟

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i افراطِ زر کسے کہتے ہیں؟ نیز افراطِ زر کی اقسام کو مثالوں سے واضح کریں۔

ii قلت کسے کہتے ہیں اور یہ کیوں پیدا ہوتی ہے؟ نیز اس پر کیسے قابو پایا جا سکتا ہے؟

3۔ پاکستان کی اہم درآمدات اور برآمدات لکھیں۔ نیز ان ممالک کے نام بھی لکھیں جہاں سے اشیا درآمد اور برآمد کی جاتی ہیں۔

درآمدات	
ممالک	
برآمدات	
ممالک	

ہمارے کرنے کے کام
(Work for us to do)

سرگرمی 1: پاکستان کی اہم شاہراہوں، ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کی فہرست بنائیں۔

شاہراہیں:

ہوائی اڈے:

بندرگاہیں:

سرگرمی 2: خدمات فراہم کرنے والے پیشوں کی فہرست تیار کریں۔ نیز بتائیں کہ آپ ان میں سے کون سا پیشہ اختیار کریں گے اور کیوں؟

سرگرمی 1: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے کہیں کہ انٹرنیٹ کی مدد سے پاکستان کی معاشی سرگرمیوں میں نمایاں کردار ادا کرنے والی شاہراہوں، ہوائی اڈوں اور بندرگاہوں کی فہرست بنائیں۔

Scanned with CamScanner

کاروبار

(Entrepreneurship)

حاصلاتِ تعلم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- کاروباری ذہنیت (Entrepreneurial Mindset) کی وضاحت کر سکیں۔
- مختلف اقسام کے کاروبار (Entrepreneurial Businesses) کی وضاحت کر سکیں اور ان میں فرق کر سکیں۔
- کاروبار سے متعلق مختلف رویوں کی وضاحت کر سکیں۔
- کاروبار سے متعلق ہر رویے اور اس کی افادیت کی نشان دہی کر سکیں۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- کاروباری کسے کہتے ہیں؟ ________________________________
____
- آپ کے خاندان کے افراد کس کاروبار سے منسلک ہیں؟ نام لکھیں۔

مختلف لوگ مختلف روزگار سے وابستہ ہوتے ہیں اور کوئی نہ کوئی کام کرتے ہیں۔ جیسے کوئی شخص پھل بیچتا ہے تو کوئی گوشت۔ کوئی کپڑے سیتا ہے تو کوئی جوتے گانٹھتا ہے۔ اس طرح مختلف لوگ اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے روزگار کے مواقع پیدا کرتے ہیں۔ روزگار کے نئے نئے مواقع کاروبار (Entrepreneurship) میں شامل ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

کاروباری / انٹر پرینورشپ (Entrepreneurship)

کاروباری (Entrepreneur)

کاروباری اس شخص کو کہتے ہیں جو منافع کمانے کے لیے اپنا کاروبار کرتا ہے۔

ایسی سرگرمیاں جو منافع کمانے کی غرض سے اختیار کی جائیں۔ ان سرگرمیوں کے لیے مواقع تلاش کیے جائیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جائے، اسے کاروبار (Entrepreneurship) کہتے ہیں۔ آیئے انٹر پرینورشپ کو ایک کہانی کے ذریعے سے سمجھتے ہیں:

ایک دن راضیہ باغیچے میں جھولا جھول رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بہت سے مالٹے ٹوٹ کر نیچے گرے ہوئے ہیں۔ اس نے سوچا یہ مالٹے اس کے خاندان کی ضرورت سے زائد ہیں۔ اتنے زیادہ مالٹوں کا وہ کیا کریں گے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی امی جان مالٹے کا جوس بنا کر لے آئیں۔ جوس پیتے ہوئے راضیہ کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ اور اس کے گھر والے مالٹے کا جوس تیار کر کے بیچنا شروع کر دیں۔ اس نے اپنا یہ خیال اپنے بڑے بھائی کو بتایا۔ بھائی کو یہ خیال بہت پسند آیا۔ اس طرح انھوں نے اپنے کاروباری منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اپنے ابا جان کی مدد سے انھوں نے ایک گلاس جوس کی قیمت طے کی۔ اس قیمت میں انھوں نے جوس میں استعمال ہونے والے اجزا کی قیمت کے علاوہ اپنا منافع بھی شامل کیا۔

مالٹے + نمک + جوس مشین + گلاس + برف + منافع = قیمت

منصوبہ بنانے کے بعد انھوں نے جوس کی ایک دکان کھول لی۔ پہلے دن چند لوگوں نے ان سے جوس خریدا۔ دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ راضیہ نے دیکھا کہ ان کی دکان کے پاس ٹھنڈے مشروبات کی ایک دکان ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ لوگ ان کی دکان پر نہیں آتے۔ وہ سوچنے لگی کہ وہ کون سا ایسا کام کرے کہ زیادہ لوگ ان کی دکان پر آئیں۔ اس نے اپنے منصوبے میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ اس نے مالٹے کے جوس کو بوتلوں میں بھر دیا۔ اس کے علاوہ اس نے اپنے جوس کا ایک اشتہار بنایا۔ ایک بڑے چارٹ پیپر پر اس نے تازہ جوس کی غذائی اہمیت اور فوائد کے بارے میں چند جملے لکھے۔ اس نے اشتہار میں مالٹے کی تصاویر بھی بنائیں۔ اس نے یہ اشتہار اپنی دکان کے سامنے بورڈ پر لگا دیا۔ ایسا کرنے سے ان کا جوس زیادہ بکنے لگا۔ اس طرح راضیہ اور اس کے بھائی کا کاروبار چل پڑا۔

طلبہ کو کاروباری ذہنیت اور کاروبار کی اقسام کے بارے میں مثالوں کے ذریعے سے آگاہ کریں۔ انھیں بتائیں کہ کون سے رویے کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔ اپنا کاروبار کرنے کے لیے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان سے کہیں کہ اپنے والدین، بہن، بھائی یا رشتہ داروں سے ان کے کاروبار سے متعلق معلومات حاصل کریں۔

Scanned with CamScanner

اگر آپ بھی اسی طرح کوئی کاروبار شروع کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں تو آپ ایک آجر ہیں۔ یعنی آپ کاروباری ذہنیت رکھتے ہیں۔

کاروباری ذہنیت (Entrepreneurial Mindset)

اگر آپ نئے مواقع تلاش کرتے ہیں، ان مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہیں، ناکامیوں سے سیکھتے ہیں اور ان پر قابو پاتے ہیں تو آپ ایک کاروباری ذہنیت کے مالک ہیں۔ کوئی بھی کاروبار شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگوں کو کس چیز کی طلب زیادہ ہے۔ اس حساب سے کاروبار شروع کیا جاتا ہے۔

کاروباری افراد معاشی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔ نوکریاں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ وہ ایسی اشیا اور خدمات مہیا کرنے میں مدد دیتے ہیں جو لوگوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں۔

کاروبار کی اقسام (Types of Entrepreneurial Businesses)

کاروبار کی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ جیسے: چھوٹے پیمانے کا کاروبار اور بڑے پیمانے کا کاروبار

کاروبار مقامی، قومی یا بین الاقوامی سطح پر کیے جاتے ہیں۔

چھوٹے پیمانے کا کاروبار (Small Business Entrepreneurship)

چھوٹے پیمانے کا کاروبار وہ ہوتا ہے جس میں آجر اپنے کاروبار کا واحد مالک ہوتا ہے اور اس کے نفع و نقصان کا وہ خود ذمے دار ہوتا ہے۔ حجام، گروسری اسٹور، ٹریول ایجنٹ، بڑھئی، پلمبر، الیکٹریشن، وغیرہ چھوٹے پیمانے کے کاروبار کی مثالیں ہیں۔

بڑے پیمانے کا کاروبار (Large Company Entrepreneurship)

بڑے پیمانے کے کاروبار میں ایک یا ایک سے زیادہ افراد کاروبار کے مالک ہو سکتے ہیں۔ جب لوگ مل کر ایک گروہ کی شکل میں کاروبار چلاتے ہیں تو نفع و نقصان تمام کاروبار چلانے والوں پر برابر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ ایسے کاروبار چلانے کے لیے کئی لوگوں کو ملازمت پر بھی رکھا جاتا ہے۔ ٹیکسٹائل مل، ہوٹل، گاڑیوں کے شوروم، شاپنگ مال، وغیرہ بڑے کاروبار کی مثالیں ہیں۔

چھوٹے اور بڑے پیمانے پر لوگ مختلف قسم کے کاروبار کرتے ہیں۔ آیئے ان کے بارے میں جانتے ہیں۔

صنعتی کاروبار (Industrial Entrepreneurship)

اس کاروبار کا تعلق مصنوعات کی تیاری سے ہے۔ کاروباری افراد صارفین کی ضروریات کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہ صنعتیں لگاتے ہیں اور وسائل کا انتظام کرتے ہیں۔ خام مال، مزدوروں، مشینوں اور ٹیکنالوجی کی مدد سے

Scanned with CamScanner

چیزیں تیار کی جاتی ہیں اور صارفین کو بیچی جاتی ہیں۔ صنعتوں میں مختلف مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ مثلاً کپڑا، کھانے کی اشیا (بسکٹ، ٹافیاں)، دوائیاں، مشینیں، گاڑیاں، سیمنٹ، کھلونے، وغیرہ۔

زراعت کا کاروبار (Agricultural Entrepreneurship)

یہ کاروبار زرعی مصنوعات کی پیداوار اور ان کی فروخت سے متعلق ہے۔ زرعی کاروباری منافع کمانے کے لیے فصلیں کاشت کرتے ہیں، پھلوں کے باغ لگاتے ہیں، جانوروں کی افزائش کرتے ہیں اور درخت لگاتے ہیں۔ زراعت کے کاروبار میں ڈیری، باغبانی اور جنگلات شامل ہیں۔ زرعی کاروباری زراعت کے طریقوں میں مسلسل جِدّت اور بہتری لانے کی کوشش میں رہتے ہیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں
(Stop and Tell)
ڈیری مصنوعات کون کون سی ہوتی ہیں؟

تجارتی کاروبار (Trading Entrepreneurship)

اس کاروبار میں کاروباری افراد تیار شدہ مصنوعات خرید کر صارفین کو فروخت کرتے ہیں۔ تجارت کو مؤثر بنانے کے لیے وہ نئے نئے طریقے اختیار کرتے ہیں۔

Do you want to know more? کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

سماجی کاروبار (Social Entrepreneurship)

یہ افراد یا گروہوں پر مشتمل ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو معاشرتی، معاشی یا ماحولیاتی مسائل کو حل کرنے کے لیے جدید طریقوں کا استعمال کرتا ہے۔ معاشرے میں بہتری لاتا ہے۔ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتا ہے۔ ان میں رفاہی تنظیمیں، صحت اور تعلیم کے پروگرام شامل ہوتے ہیں۔

Do you want to know more? کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟

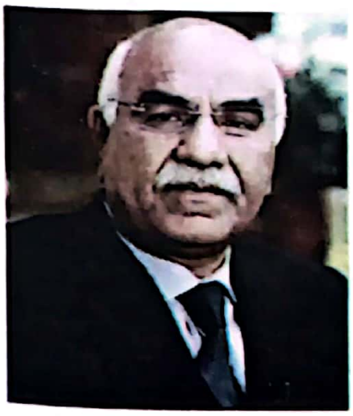

ڈاکٹر محمد امجد ثاقب

ڈاکٹر محمد امجد ثاقب مصنف اور سماجی کاروباری ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان سے ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مائیکرو فنانس تنظیم (Islamic Micro Finance Organization) ''اخوت'' کے بانی ہیں۔ یہ تنظیم ضرورت مند افراد کو بلا سود قرضے فراہم کرتی ہے۔ اخوت نے پاکستان کی پہلی فیس فری (Fees Free) یونیورسٹی کا آغاز بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر امجد کی خدمات پر انھیں حکومتِ پاکستان کی طرف سے ستارہ امتیاز سے نوازا گیا۔ 2018ء میں انھیں ورلڈ اکنامک فورم (World Economic Forum) کی طرف سے سال کے بہترین سوشل انٹرپرینور (Entrepreneur of the year) کا ایوارڈ دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

ڈیری فارم کا کاروبار

کپڑے کا کاروبار

مٹھائی کا کاروبار

پھلوں کا کاروبار

خدمات کا کاروبار(Services Entrepreneurship)

اس کاروبار میں خدمات فراہم کرنے والے ادارے شامل ہیں۔ یہ ادارے لوگوں یا دوسرے اداروں کو مشورے اور پیشہ ورانہ مہارتیں فراہم کرتے ہیں۔ ان میں اسکول، ہسپتال، بینک، مشاورتی اور قانونی ادارے، حجام، مرمت کی دکانیں شامل ہیں۔

کاروبار میں جِدّت(Modernisation in Entrepreneurship)

کرتے ہیں کچھ نیا!

Let's do something new!

طلبہ سے مختلف کاروباروں کی فہرست بنوائیں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ ان میں کس طرح جدت پیدا کر سکتے ہیں۔

کاروبار میں جدت تب پیدا ہوتی ہے جب کوئی ادارہ اپنے کاروبار میں بہتری لانے کے لیے نئی مصنوعات، خدمات یا طریقے متعارف کرواتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک کپڑے دھونے والی مشین بنانے والی کمپنی نے ایک ایسی مشین متعارف کروائی ہے جو خودکار طریقے کے تحت کپڑے دھوتی اور خشک کرتی ہے۔ دوسری مثال یہ ہے کہ ایک کار بنانے والی کمپنی نے بجلی سے چلنے والی کار متعارف کروائی ہے۔

کاروباری رویّے(Entrepreneurial Behaviors)

اکثر اوقات کاروبار کی کامیابی یا ناکامی کی وجہ کاروبار سے متعلق رویے ہوتے ہیں۔ آیئے! جانتے ہیں کہ وہ کون سے رویے ہیں جو ایک کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔

مثبت رویہ(Positive Attitude)

مثبت رویہ ایک کامیاب کاروبار کی طرف پہلا قدم ہے۔ مثبت رویہ اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ مثبت سوچ رکھتے ہوئے مشکل سے مشکل حالات میں بھی پُرامید رہتے ہیں اور کاروبار آگے بڑھانے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ اس طرح کاروبار میں بہتری کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

تخلیقی صلاحیت (Creativity)

ایک کاروباری کا ذہن ہمیشہ نئے نئے خیالات کی تلاش میں رہتا ہے۔ نئے خیالات کاروبار اور مصنوعات میں جدت پیدا کرتے ہیں۔ تخلیقی صلاحیت کا حامل کاروباری ہمیشہ یہ سوچتا ہے کہ چیزوں کو بہتر اور مختلف کیسے بنایا جا سکتا ہے۔

قائل کرنے کی صلاحیت (Persuasiveness)

اگر آپ بات چیت کے ذریعے سے دوسروں کو اپنی مصنوعات خریدنے پر راضی کر سکتے ہیں تو آپ ایک اچھے کاروباری ہیں۔ اس صلاحیت کا استعمال کرتے ہوئے آپ اپنے صارفین سے تعلقات بہتر بنا سکتے ہیں۔ یہ آپ کے کاروبار کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

ناکامیوں سے سیکھنا (Learning from Failures)

جب آپ کوئی کاروبار کرتے ہیں تو آپ امید کرتے ہیں کہ آپ کو کامیابی ملے گی۔ کامیابی کی امید ضرور رکھنی چاہیے۔ لیکن ناکامیوں سے بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھیں تاکہ آپ اپنے کاروبار کو بہتر بنا سکیں۔ اپنی ناکامی سے دل برداشتہ نہ ہوں۔ ہمیشہ پر امید رہیں اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- نئے مواقع کی تلاش، مواقع سے فائدہ اٹھانا، ناکامیوں سے سیکھنا اور ان پر قابو پانا کاروباری ذہنیت کی اہم خصوصیات ہیں۔
- کاروبار چھوٹے اور بڑے پیمانے پر کیے جاتے ہیں۔
- صنعتی کاروبار، زراعت کا کاروبار، تجارتی کاروبار اور خدمات کا کاروبار، کاروبار کی مختلف اقسام ہیں۔
- مثبت رویہ، تخلیقی صلاحیت، قائل کرنے کی صلاحیت اور ناکامیوں سے سیکھنا کسی کے کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

کاروباری منصوبے کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں
https://www.wikihow.com/Start-a-Business-(for-Kids)

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i) کاروبار سے کیا مراد ہے؟

ii) چھوٹے پیمانے کا کاروبار (Small Business Entrepreneurship) کیا ہوتا ہے؟

Scanned with CamScanner

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i مختلف اقسام کے کاروبار کی وضاحت کریں اور ان میں فرق بیان کریں۔

ii کون کون سے رویے آپ کے کاروبار کو کامیاب بناتے ہیں؟

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟
Do you want to know more?
تحقیق (Research) نئی ایجادات کے لیے علم اور ہنر پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

3۔ اپنے محلے یا علاقے کا دورہ کریں اور تحقیق کریں کہ لوگ کس قسم کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ ان کی ایک فہرست بنائیں۔

4۔ کون سے تین ایسے کاروبار ہیں جو آپ کرنا چاہتے ہیں؟ دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ اپنے محلے/گاؤں/شہر/ملک کے کسی کامیاب کاروباری کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور دی ہوئی جگہ میں لکھیں۔

نام (کاروباری): ____________________

کاروبار کا نام: ____________________

کاروبار کی قسم: ____________________

کاروبار کی جگہ (شہر): ____________________

مصنوعات یا خدمات کے نام: ____________________

سرگرمی 2۔ اپنے کاروبار کا منصوبہ بنائیں۔

سرگرمی 1: طلبہ کو کہیں کہ اپنے محلے کا دورہ کریں اور فہرست بنائیں کہ وہ کس قسم کے کاروباریوں سے ملے ہیں۔ مثلاً مکئی بیچنے والا، فروٹ بیچنے والا، آئسکریم بیچنے والا۔ پھر ان سے کہیں کہ وہ جن دکانوں پر جاتے ہیں ان کی نشاندہی کریں اور ان کی فہرست بنائیں۔ جو کچھ وہ بیچتے ہیں اس کی فہرست بنائیں۔ طلبہ سے ان کے پسندیدہ ریستوران/ہوٹل کے بارے میں بھی پوچھیں۔ ان سے کہیں کہ اپنے پسندیدہ ریستوران کے مالک سے انٹرویو لیں کہ اس نے یہ کاروبار کیسے شروع کیا۔ پھر اپنے ساتھیوں کو بتائیں۔
سرگرمی 2: طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ان سے پوچھیں کہ وہ کون سا کاروبار کرنا چاہتے ہیں۔ پھر ان سے اس کاروبار کا منصوبہ بنوائیں۔ منصوبے میں کاروبار کا نام، کاروبار کے وسائل، مصنوعات کی قیمتیں اور صارفین کا تعین کریں۔

Scanned with CamScanner

رقم کا ارتقا
(Evolution of Money)

حاصلاتِ تعلّم: Learning Outcomes

اس سبق کی تکمیل کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- زر/رقم کے ارتقا (Evolution of Money) اور زر متعارف ہونے سے پہلے بارٹر کے ذریعے سے ہونے والی تجارت کو مثالوں کے ذریعے سے بیان کر سکیں۔
- برصغیر میں سکوں اور کاغذی نوٹ کی تاریخ کا سراغ لگا سکیں۔
- مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نام بتا سکیں۔
- لوگوں کی زندگی میں زر کے کردار اور اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- لوگوں کی زندگی میں بینکوں کے کردار کی وضاحت کر سکیں۔
- اسٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) کے کردار کی شناخت کر سکیں۔

رقم (Money) ہماری زندگی کا اہم حصہ ہے۔ رقم کو زر اور پیسا بھی کہتے ہیں۔ اس کی بدولت ہم خوراک، لباس اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ ان ضروریات کے علاوہ پیسا کاروبار، تعلیم اور دوسری بہت سی ضروریات اور خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

سوچیں اور جواب دیں! (Think and Answer!)

- سوچیں اور بتائیں اگر آج رقم موجود نہ ہوتی تو لوگ کیسے لین دین کرتے؟
- آپ اپنے پیسوں/جیب خرچ سے کیا خریدتے ہیں؟

Scanned with CamScanner

قدیم زمانے میں لوگ ایک دوسرے سے لین دین کے لیے پیسوں کا استعمال نہیں کرتے تھے کیونکہ اس وقت رقم یا کرنسی کا کوئی نظام نہ تھا۔ اُس دور میں لوگ ایک دوسرے سے چیزوں کا تبادلہ کرتے تھے۔ اس کو بارٹر سسٹم کہتے ہیں۔

بارٹر سسٹم (Barter System)

ایک دوسرے سے لین دین کرتے ہوئے آپس میں چیزوں کا تبادلہ بارٹر سسٹم (Barter System) کہلاتا ہے۔ بارٹر سسٹم لین دین کا ایک قدیم نظام ہے۔ جو چیز لوگوں کے پاس زیادہ مقدار میں ہوتی تھی، اسے دوسرے لوگوں کو دے کر وہ اپنی ضرورت کی چیز لے لیتے تھے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کو کپڑوں کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ جولاہے سے کپڑا لے لیتا اور بدلے میں اُسے گندم یا چاول دے دیتا۔ لوگ اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لیے دوسروں کو مرغی، بکری، وغیرہ جیسے جانور بھی دیتے تھے۔ بارٹر سسٹم کافی عرصہ چلتا رہا۔ پھر تقریباً 1200 قبل مسیح میں لوگ سیپیوں اور قیمتی پتھروں کے ذریعے سے لین دین کرنے لگے۔ پھر انسان نے کانسی اور تانبے جیسی دھاتیں دریافت کرلیں۔

ذرا رکیں اور بتائیں (Stop and Tell)
بارٹر سسٹم کی جگہ لوگوں نے پیسوں کا استعمال کیوں شروع کیا؟

دھات کے سکے (Metallic Coins)

تقریباً 1000 قبل مسیح میں چین میں کانسی اور تانبے کے سکے بنائے گئے۔ انھیں موجودہ دور کے سکوں کی ابتدائی شکل سمجھا جاسکتا ہے۔ ان سکوں میں سوراخ ہوتے تھے۔ تاکہ ان کو ایک زنجیر کی صورت میں اکٹھا کیا جاسکے۔ تقریباً 500 قبل مسیح میں یورپ کے علاقے لیڈیا (Lydia) میں آج کی شکل کے گول سکے تیار کیے گئے۔ سکے بنانے کی ان تراکیب کو دوسری قوموں نے بھی نقل کیا۔ انھوں نے چاندی، کانسی اور سونے کا استعمال کرتے ہوئے ان سکوں کو مزید بہتر بنایا۔ دھاتوں سے بنے ہوئے سکے بھاری ہوتے تھے۔ جس کی وجہ سے انھیں اٹھائے پھرنا مشکل ہوتا تھا۔ بالآخر ان کی جگہ کاغذی نوٹوں نے لے لی۔

چمڑے کے پیسے
تقریباً 118 قبل مسیح میں چین میں چمڑے کے ٹکڑوں کو پیسوں کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ ٹکڑے سفید ہرن کی کھال سے بنائے جاتے تھے۔

برائے اساتذہ: طلبہ کو بارٹر کا مفہوم سمجھانے کے لیے لین دین کا عملی مظاہرہ کروائیں۔ بارٹر سسٹم سے لے کر کرنسی نوٹوں کے ارتقا کے مراحل کو کہانی کی صورت میں بچوں کو بتائیں۔ انھیں بتائیں کہ پہلے کوڑیوں (سیپیوں) Sea Shells کے ذریعے سے لوگ ایک دوسرے سے اشیا خریدتے تھے۔ دس کوڑیاں ایک دمڑی کے برابر ہوتی تھیں۔ سیپیوں کے بعد سکوں اور اس کے بعد کاغذی نوٹوں کا دور شروع ہوا۔

Scanned with CamScanner

کاغذی نوٹ (Paper Currency)

کاغذی نوٹ

تقریباً 806 عیسوی میں چین میں کاغذی نوٹ متعارف کروائے گئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دوسری قوموں نے بھی کاغذی نوٹ بنانا شروع کر دیے۔ 18 ویں صدی کے آخر تک، کاغذی نوٹ دنیا کے دوسرے حصوں میں پھیل چکے تھے۔ اب ان کاغذی نوٹوں کی جگہ پلاسٹک کے نوٹوں (Polymer Notes) نے لے لی ہے۔ آسٹریلیا اور انڈونیشیا پولیمر نوٹ جاری کرنے والے اولین ممالک میں سے ہیں۔

پلاسٹک کی رقم (Plastic Money)

کریڈٹ کارڈ

20 ویں صدی میں بینکوں نے کریڈٹ کارڈ (Credit Card) اور ڈیبٹ کارڈ (Debit Card) متعارف کروا دیے۔ انھوں نے کسی حد تک نقد رقم کی ضرورت کو ختم کر دیا۔ موجودہ دور ڈیجیٹل دور ہے۔ لوگ بآسانی اپنی رقم کو الیکٹرانک طور پر ایزی پیسہ (Easypaisa) یا کمپیوٹر کے ذریعے سے دوسروں کو منتقل کر سکتے ہیں۔ اس لیے جیب میں زیادہ پیسے رکھنے کا رواج ختم ہوتا جا رہا ہے۔

برصغیر میں کرنسی کی تاریخ (History of Currency in the Subcontinent)

- برصغیر میں سکے بنانے کا آغاز چھٹی صدی قبل مسیح کے آغاز میں ہوا۔ ان سکوں کو پانا کہا جاتا تھا۔ یہ سکے چاندی سے بنائے جاتے تھے۔ ان کی کوئی واضح شکل نہیں ہوتی تھی۔ ان پر مختلف علامتیں بنی تھیں۔
- اس خطے پر بہت سی بیرونی قوموں مثلاً ایرانیوں، ترکوں، عربوں، انگریزوں اور یونانیوں کی حکومت رہی۔ ان قوموں اور حکومتوں نے مختلف شکلوں اور علامتوں والے سکے متعارف کروائے۔
- 712 عیسوی میں عربوں نے اس خطے کو فتح کر لیا۔ سلاطین دلی اور اُس کے بعد مغلوں نے اپنے سکے جاری کیے۔ ان سکوں پر اسلامی خطاطی نے علامتوں کی جگہ لے لی۔ 13 ویں صدی کے دوران میں خالص چاندی اور سونے کے بنے سکے استعمال ہونے لگے۔ ان کو اشرفی کہا جاتا تھا۔

- 1857ء میں برصغیر پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ انگریزوں نے چاندی، کانسی اور نکل کے سکے جاری کیے۔ ان میں روپیا اور آنہ شامل تھے۔ ان سکوں پر برطانیہ کے شاہی حکمرانوں کی تصاویر بنی ہوتی تھیں۔ اسی دور میں روپے کو سرکاری کرنسی بنا دیا گیا۔

شیر شاہ سوری نے چاندی کا سکّہ متعارف کروایا جسے ''روپیا'' کا نام دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

کرنسی (Currency)

> سوچیں اور بتائیں!
> **Think and Answer!**
> آپ کے ملک کی کرنسی کا کیا نام ہے؟

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں رقم کو سکوں یا کاغذی نوٹ کی شکل میں لین دین کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ معاشی زبان میں اسے کرنسی کہتے ہیں۔ ہر ملک کی اپنی ایک کرنسی ہوتی ہے۔ جیسے پاکستان کی کرنسی روپیا ہے۔

پاکستان (روپیا)

سعودی عرب (ریال)

امریکہ (ڈالر)

برطانیہ (پاؤنڈ)

چین (یوآن)

ترکی (لیرا)

رقم کی اہمیت اور کردار (Role of Money and Importance)

رقم انسانی زندگی میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

- ہر شخص خوراک، لباس اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات کے لیے رقم پر انحصار کرتا ہے۔ دوسری بہت سی ضروریات اور خواہشات بھی اسی سے پوری ہوتی ہیں۔

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے۔

Scanned with CamScanner

- رقم تعلیم حاصل کرنے، کاروبار کرنے، زمین اور زیور خریدنے کے کام بھی آتی ہے۔
- رقم سے نہ صرف ہم ضرورت کی اشیا خریدتے ہیں بلکہ مختلف خدمات بھی حاصل کرتے ہیں۔ جیسے ایک مکینک یا معمار کی خدمات حاصل کرنے کے لیے اس کو اجرت پیسوں کی صورت میں دی جاتی ہے۔
- رقم لوگوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرتی ہے۔

بینک (Bank)

بینک ایک مالیاتی اور تجارتی ادارہ ہے۔ یہاں لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد زائد رقم محفوظ کرواتے ہیں۔ لوگ بینکوں میں کھاتا (Account) کھلواتے ہیں اور اپنی رقم جمع کرواتے ہیں۔ اس کے علاوہ:

> **زرمبادلہ کے ذخائر**
> کسی بھی ملک میں مرکزی بینک کے پاس موجود غیر ملکی کرنسی، سونا اور دیگر اہم مالی اثاثہ جات کو اس ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر کہا جاتا ہے۔

- تاجر، صنعت کار، کاشت کار اور ضرورت مند افراد بینک سے قرض لیتے ہیں۔
- بینکوں کے ذریعے سے لوگ اپنی رقوم ایک شہر سے دوسرے شہر یا ایک ملک سے دوسرے ملک بآسانی منتقل کر سکتے ہیں۔
- سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کے بلوں کی ادائیگی بھی بینکوں کے ذریعے سے ہوتی ہے۔
- حج اور عمرہ کی درخواستیں بھی بینکوں کے ذریعے سے جمع کروائی جاتی ہیں۔
- بینک میں لوگ لاکرز میں اپنے زیورات اور اہم کاغذات محفوظ کر سکتے ہیں۔

> **کرتے ہیں کچھ نیا!**
> **Let's do something new!**
> اپنے ساتھی کے ساتھ مل کر تحقیق کریں اور بتائیں کہ کرنسی کون جاری کرتا ہے اور اس کا کیا طریقہ کار ہے؟

یہ سب کام کمرشل بینک کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ملک میں ایک مرکزی بینک بھی ہوتا ہے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan)

ہر ملک کا ایک مرکزی بینک ہوتا ہے، جو ریاست کی مجموعی معیشت کی نگرانی کرتا ہے۔ پاکستان کے مرکزی بینک کا نام اسٹیٹ بینک آف پاکستان (State Bank of Pakistan) ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان 1948 میں بنا تھا، اس کا ہیڈ کوارٹر کراچی میں ہے۔ یہ بینک پاکستان میں موجود تمام بینکوں کے مالی معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔ ان کے لیے پالیسیاں بناتا ہے۔ کرنسی نوٹ بھی اسٹیٹ بینک ہی جاری کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک زرمبادلہ کا نگران ہوتا ہے۔ یہ درآمدات اور برآمدات میں توازن رکھتا ہے تاکہ زرمبادلہ کے ذخائر محفوظ رہیں۔

> طلبہ سے کہیں کہ وہ اپنے والدین، بہن، بھائی یا رشتہ دار سے ان کے بینک کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ نیز بچوں کو کسی بینک کا دورہ کرائیں اور انھیں بتائیں کہ بینک میں کون سی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

Scanned with CamScanner

کیا آپ مزید جاننا چاہتے ہیں؟ Do you want to know more?

مختلف ممالک کے مرکزی بینکوں کے نام یہ ہیں:

امریکہ: فیڈرل ریزرو (Federal Reserve)	ویت نام: اسٹیٹ بینک آف ویت نام (State Bank of Vietnam)
برطانیہ: بینک آف انگلینڈ (Bank of England)	برازیل: سنٹرل بینک آف برازیل (Central Bank of Brazil)

میں نے سیکھا! (I have learnt!)

- بارٹر سسٹم لین دین کا ایک قدیم نظام ہے۔
- برصغیر میں سکے بنانے کا آغاز چھٹی صدی قبل مسیح کے آغاز سے ہوا۔
- ہر ملک کی اپنی ایک کرنسی ہوتی ہے۔
- بینک ایک مالیاتی اور تجارتی ادارہ ہے۔
- ہر ملک کا ایک مرکزی بینک ہوتا ہے جیسے پاکستان میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان ہے۔

میرے کرنے کے کام (Work for me to do)

1۔ دیے ہوئے سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i. بارٹر سسٹم سے کیا مراد ہے؟

ii. موجودہ دور میں جیب میں زیادہ پیسے رکھنے کا رواج کیوں ختم ہوتا جا رہا ہے؟

iii. کوئی سے تین ممالک کے مرکزی بینک کے نام بتائیں۔

2۔ دیے ہوئے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیں۔

i. برصغیر میں سکوں اور کرنسی نوٹ کی تاریخ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ نوٹ لکھیں۔

ii. لوگوں کی زندگی میں بینکوں کا کیا کردار ہے؟ وضاحت کریں۔

انٹرنیٹ لنک (Internet Link)

رقم کے ارتقا کے بارے میں جاننے کے لیے درج ذیل ویب سائیٹ ملاحظہ کریں۔
https://www.britannica.com/video/187664/history-money

یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی جانب سے تعلیمی سال 2025ء کے لیے مفت تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے

Scanned with CamScanner

3۔ مختلف ممالک کی کرنسیوں کے نام لکھیں۔

ملک کا نام	کرنسی	ملک کا نام	کرنسی
سعودی عرب		کوریا	
متحدہ عرب امارات		ملائیشیا	
ترکی		کینیڈا	
تھائی لینڈ		کویت	

4۔ پیسے کے ارتقا کو ٹائم لائن کی صورت میں پیش کریں۔

بارٹر سسٹم ←	←	←	

ہمارے کرنے کے کام (Work for us to do)

سرگرمی 1۔ کمرۂ جماعت میں ایک ڈمی/فرضی بینک بنائیں۔ بینک کی خدمات مثلاً رقم کی منتقلی اور ترسیل ڈرامے کی صورت میں پیش کریں۔

سرگرمی 2۔ سکوں اور کاغذی نوٹوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور ایک کتابچے کی شکل میں پیش کریں۔ تصاویر بھی چسپاں کریں۔

سرگرمی 3۔ پاکستان کے کرنسی نوٹوں پر موجود جگہوں کی تصاویر کا مشاہدہ کریں اور ان جگہوں کے نام بتائیں۔

سرگرمی 1: میزوں اور کرسیوں کی مدد سے کمرہ جماعت میں ایک ڈمی بینک بنائیں۔ طلبہ کو بینک مینیجر، کیشیئر اور بینک میں موجود دوسرے لوگوں کے کردار کرنے کو کہیں۔ انھیں بتائیں کہ بینکوں میں رقم کی ترسیل اور منتقلی کا طریقہ کار کیا ہے۔ بینک کے عملے اور مختلف کاؤنٹروں کے بارے میں ان کو بتائیں۔ بچوں سے عملی مظاہرہ کرواتے ہوئے بینک میں کھاتا کھلوائیں۔ اُن سے ڈمی بینک کا نام بھی تجویز کروائیں۔

سرگرمی 2: طلبہ کو اپنے علاقے یا شہر کے عجائب گھر کا دورہ کروائیں۔ انھیں ماضی کے سکوں اور کرنسی نوٹوں کی تاریخ بتائیں۔ ان سے کہیں کہ وہ معلومات ایک کاپی میں لکھتے جائیں۔ ان معلومات کو اکٹھا کر کے ایک کتابچے کی صورت میں اپنی جماعت کے سامنے پیش کریں۔

سرگرمی 3: کمرہ جماعت میں پاکستان کے کرنسی نوٹوں کے بارے میں ذہنی آزمائش کے کھیل (Quiz) کا اہتمام کریں۔ بچوں کو کرنسی نوٹ دکھائیں۔ بچوں کو کرنسی نوٹوں پر موجود مختلف جگہوں اور تصویروں کی شناخت کرنے کے لیے کہیں۔

Scanned with CamScanner

حصّہ معروضی
(Objectives)

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں اور (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ گھر، پلاٹ یا زمین کی ملکیت پر ٹیکس کو کہتے ہیں:

(ا) انکم ٹیکس (ب) سیلز ٹیکس (ج) ٹول ٹیکس (د) پراپرٹی ٹیکس

ii۔ لوگوں کی طلب کے مقابلے میں اشیا کے محدود ہونے کو کہتے ہیں:

(ا) افراطِ زر (ب) تفریطِ زر (ج) تجارت (د) قلت

iii۔ ڈیری، باغبانی اور جنگلات مثالیں ہیں:

(ا) صنعتی کاروبار کی (ب) زرعی کاروبار کی (ج) تجارتی کاروبار کی (د) خدمات کے کاروبار کی

iv۔ تقریباً 806 عیسوی میں کاغذی نوٹ متعارف کروائے گئے:

(ا) پاکستان میں (ب) ایران میں (ج) چین میں (د) ترکی میں

v۔ برصغیر میں روپیا متعارف کروایا:

(ا) سکندر اعظم نے (ب) شیر شاہ سوری نے (ج) محمود غزنوی نے (د) قطب الدین ایبک نے

2۔ درست جملے کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

i۔ سرکاری اسکول، ڈاکخانہ اور اسٹیٹ بینک نجی خدمات میں شامل ہیں۔ ☐

ii۔ اشیا اور خدمات کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کو قلت کہتے ہیں۔ ☐

iii۔ صنعتی کاروبار کا تعلق مصنوعات کی تیاری سے ہے۔ ☐

iv۔ مثبت رویہ ایک کامیاب کاروبار کی طرف پہلا قدم ہے۔ ☐

v۔ دھات کے سکے چین نے متعارف کروائے۔ ☐

3۔ کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)		کالم (ب)
نجی اشیا اور خدمات	◇ ◇	منافع کمانے کے لیے اپنا کاروبار کرنے والے کو کہتے ہیں۔
صارف	◇ ◇	کسی شخص کی ذاتی ملکیت ہوتی ہیں۔
اسٹیٹ بینک	◇ ◇	مصنوعات یا خدمات خریدنے والے کو کہتے ہیں۔
کاروباری	◇ ◇	ملک کا مرکزی بینک ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

فرہنگ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ارتقا	ترقی، بتدریج بڑھنا	سیاحت	سیر کرنا
اجتماع	مجمع، جلسہ	طبّی	علم طب سے متعلق
تحفظ	حفاظت، بچاؤ	عزم	ارادہ
تخلیق	پیدا کرنا، پیدائش	عمودی	سیدھا
تدریس	درس دینا، تعلیم دینا	عقیدہ	اعتقاد، ایمان
تہذیب	طرزِ معاشرت، رہنے سہنے کا انداز، تمدن	غصب	ناجائز قبضہ، زبردستی کرنا
ثقافتی تنوع	تہذیب کی رنگا رنگی	قطب	محورِ زمین کا شمالی اور جنوبی سرا
خانقاہ	درویشوں کے رہنے کی جگہ	کابینہ	مجلسِ وزرا
جدت	نیاپن	گردباد	بگولہ، جس میں غبار ملا ہو
حاشیہ	کنارہ، چوطرفہ پٹی	گلہ بانی	بھیڑ بکریاں چرانا
دفاع	حفاظت، بچاؤ	گنجان	گھنا، علاقہ جہاں آبادی زیادہ ہو
ذرائع ابلاغ	پیغام رسانی کے ذرائع	معاشرہ	باہم مل جل کر رہنا، سماج
زر	روپیا، پیسا یا دولت	ملکیت	مال اسباب، حق
زرِ مبادلہ	غیر ملکی تجارت سے حاصل ہونے والی رقم	معتدل	نہ گرم نہ سرد
سفیر	غیر ملکی سرکاری نمائندہ	نقطۂ نظر	اندازِ فکر، دیکھنے یا سوچنے کا انداز
سلطنت	مملکت، ریاست	ہجرت	وطن کا چھوڑنا
سماجی	معاشرتی	نشیب	ڈھلان، اترائی

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں

یہ کتاب یکساں قومی نصاب 2020 کے مطابق اور قومی نظر ثانی کمیٹی کی منظور کردہ ہے۔ جملہ حقوق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ محفوظ ہیں۔ منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ لیٹر نمبر: SO (Acad:) 2-12021/2289-93 مورخہ 14 اکتوبر 2021ء این او سی نمبر 316-19/CB مورخہ 17/12/2021 دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ۔ یہ درسی کتاب بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ نے سرکاری و نجی اسکولوں اور مدارس کے لئے طبع کی ہے۔ اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

- رشوت لینے اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔
- بدعنوانی ملکی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔
- بدعنوانی سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی روکیں۔
- بدعنوانی اور رشوت ستانی ضمیر کی موت ہے۔
- بدعنوانی اخلاقی دیوالیہ پن کو جنم دیتی ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد　　کِشورِ حَسِین شاد باد
تُو نشانِ عَزمِ عالی شان　　اَرضِ پاکِستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَر زمین کا نِظام　　قُوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت　　پائِندہ تابِندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہِلال　　رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ اِستِقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر SST V=504/SNC.2020.(2022)

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2025	اول	1,31,000	مفت تقسیم

Scanned with CamScanner